# eri ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسباق کی مکمل منصوبہ بندی

# اسلامیات

## رہنما برائے اساتذہ

### چھٹی جماعت کے لیے

ایڈریس: F-77 بلاک-B نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ فون : 021-36624151,36626236 ای۔میل: contact@eri.edu.pk ویب سائٹ: www.eri.edu.pk

# بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

# حرف اوّل

محترم اساتذۂ کرام،

## السّلا م علیکم و رحمة الله و بر کا ته

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے القرآن سیریز کی کتب کی تدریس کو مؤثر، آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے راہ نما برائے اساتذہ ترتیب دے دی گئی ہے۔ جس کی مدد سے اساتذہ نصاب کی تدریس جدید اسلوب کے مطابق اس طرح کرنے کے قابل ہو سکیں گے کہ القرآن سیریز میں دیئے گئے مواد کو دل نشین انداز میں کمرۂ جماعت میں لاسکیں خاص طور پر اسباق کی منصوبہ بندی کی وضاحت کے لئے علیحدہ دیئے گئے وضاحتی نکات، مشقی سوالات کے جوابات اور گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات کو اس طرح ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اساتذہ دورانِ تدریس کسی الجھاؤ کا شکار بھی نہ ہوں اور طلبہ کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کو بھی واضح کرتے چلیں۔ ان اسباق کی تدریس کے لئے، متنوع طریقے دئے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور طلبہ یکسانیت سے اکتا کر جمود کا شکار نہ ہوں اور کمرہ جماعت میں جمود کے بجائے بیداری اور حرکت کا ماحول بن سکے۔ امید کی جاتی ہے کہ راہ نما درج بالا تمام نکات کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے دلوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اور اسلام کی ہمہ گیریت کو اجاگر کرنے اور زندگیوں میں اسلامی اُصولوں کی پاسداری رکھنے میں بھی مؤثر و مددگار ثابت ہوگی۔ انشا اللہ

## القرآن سیریز کا تعارف

اسلامیات کی روایتی نصابی کتب عموماً خشک، مشکل زبان سے آراستہ اور بھاری اصطلاحات سے بوجھل ہیں جو طلبہ کو عملی زندگی سے کاٹ کر ایک ماورائی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ القرآن سیریز لکھنے کا مقصد طلبہ کو دلچسپ اور آسان انداز میں دین کا علم دینا ہے تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کا شوق اور اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہو۔ القرآن سیریز کی نصابی کتب میں مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

**۱۔ اندازِ تحریر:** ان کتب کے اندازِ تحریر کو سہل اور دلچسپ رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ شوق سے پڑھیں اور آسانی سے سمجھ کر عمل کے لئے آمادہ ہوسکیں۔

**۲۔ زبان:** ان کتب کی زبان کو مشکل، بوجھل اور نامانوس الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے حتی الامکان آسان، عام فہم اور طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق رکھا گیا ہے۔

**۳۔ متوازن نصاب:** ان کتب کے نصاب کو متوازن رکھتے ہوئے اس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرتِ نبی ﷺ، تاریخِ اسلام اور عربی کو شامل کیا گیا ہے۔ پہلی سے آٹھویں کی کتاب تک ان تمام سلسلوں کو تدریج کے ساتھ بڑھاتے ہوئے تفصیل اور گہرائی کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

**۴۔ بنیادی نظریات:** اسلام کے بنیادی نظریات کی بے حد عام فہم اور آسان انداز میں وضاحت کی گئی ہے تاکہ نظریات کی درستگی اس کی پختگی کا بھی باعث ہو۔

**۵۔ حقیقی زندگی سے قریب:** کتب کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے حقیقی زندگی سے قریب تر مثالیں دی گئی ہیں تاکہ طلبہ میں ان کتب کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں مشاہدہ کرنے کے بہتر طریقہ سے فہم حاصل کرنے اور عمل کرنے کا شوق ابھر سکے۔

**۶۔ بنیادی ماخذ:** اسلام کو روایات کے بجائے اس کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و حدیث سے سیکھنے کی تربیت کے لئے قرآنی آیات و احادیث شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے۔

**۷۔ دلچسپ مہارتی سرگرمیاں:** طلبہ کی بنیادی مہارتوں مثلاً مشاہدہ، شناخت کرنا، اخذ کرنا، فہم، انطباق، تجزیہ اور غور و فکر وغیرہ کی نشوونما کے لئے دلچسپ مہارتی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

**۸۔ عملی ترغیب:** کتب میں دئے گئے علم کو طلبہ کے سیرت و کردار کا حصہ بنانے کے لئے عملی ترغیب مؤثر اور بھرپور انداز میں دی گی ہے۔

**۹۔ فقہ کو حقیقی زندگی سے جوڑنے کے لئے:** فقہ کو قانونی انداز کے بجائے عام فہم زبان اور عملی انداز میں لکھا گیا ہے تاکہ طلبہ کے لئے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

**۱۰۔عربی سے واقفیت:** قرآنی آیات واحادیث کا عربی متن شامل کر کے انہیں حفظ اوران کی لفظی اورر رواں ترجمہ کرانے اور خوشخط لکھنے کی مشق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

**۱۱۔تدریسی تجربے کا نچوڑ:** ان کتب کے مواد کو بار بار کمرۂ جماعت میں آزمانے اور مکمل تدریسی مراحل سے گذارنے کے بعد تحریری شکل دی گئی ہے۔

**۱۲۔آئندہ جماعتوں میں آسانی:** ان کتب کو پڑھنے کے بعد طالب علم کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کا مرتب کیا ہوانصاب پڑھنااور پرچۂ سوالات حل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

## تجاویز برائے تدریس

اس رہنما سے بہتر طور پر استفادہ کے لئے ان تجاویز وہدایات پر عمل مفید ہوگا۔

۱۔اساتذہ سے گزارش ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری Lesson Planing ضرور کرلیں تاکہ تمام نکات اور مراحل کے سامنے واضح ہوں اور بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔یکساں طریقہ تدریس، تدریس کے عمل کو غیر مؤثر بنادیتا ہے لہذا کوشش کی گئی ہے کہ سبق میں طریقہ میں طریقہ تدریس کو کچھ تبدیل کرلیا جائے۔

۳۔رہنما میں مزکور طریقہ ہائے تفرید کی وضاحت آسان انداز میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر ان پر صرف سرسری نظر ڈال کرنہ گذارا جائے ان کو کوئی تدریسی کورس کئے بغیر بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

۴۔ہر سبق کی منصوبہ بندی تین یا چار پیریڈز کے لئے کی گئی ہے۔اساتذہ اس منصوبہ بندی کو دستیاب وقت اور دونوں کے لحاظ سے کمی یا اضافہ کررہے ہیں۔

۵۔مشق میں دیا گیا تمام تحریری کام سبق کے اختتام پر نہ کرایا جائے بلکہ سبق کے جس حصے کی وضاحت ہوجائے مشق میں شامل اسے متعلق سوالات اسی وقت کرالئے جائیں۔یہ طریقہ زیادہ مؤثر رہے گا۔

۶۔اس کتاب میں تحریری کام کے تحت سوالات کے جوابات دئے گئے ہیں جو صرف اساتذہ کی سہولت کے لئے ہیں۔امید ہے کہ اساتذہ طلبہ کے جوابات لکھوانے کے بجائے ان کو خود حل کرنے کا موقع دیں گے تاکہ ان کی مہارتوں کے نشونما پانے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

۷۔اس کتاب میں کئی مقامات پر آیات و احادیث سے متعلق چند سوالات دئے گئے ہیں۔اس کا مقصد طلبہ کی غور وفکر اور فہم کی صلاحیتوں کو نشونما دینا ہے۔یہ طلبہ کو خود کرنے دیں اور اگر ان کو زیادہ وقت محسوس ہو تو ان سوالات پر کلاس میں تبادلہ خیال کرلیا جائے پھر انشاالله طلبہ اس کو خود کرسکیں گے۔

۸۔ہر سبق میں قرآنی آیات واحادیث کو عربی متن کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اوران کو مشق میں بھی شامل رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ میں دین کو اس بنیادی ماخذ سے سیکھنے کا رجحان پیدا ہو اور عربی زبان سے آشنائی ہو۔آیات واحادیث کلاس میں آویزاں کی جائیں۔طلبہ ان کو کاپیوں میں لکھیں، اور لفظی اور رواں ترجمہ کریں۔

۹۔طالبات کے قرآنی آیات لکھنے کے سلسلے میں تدریسی مقاصد کے لئے دی گئی نرمی کو اختیار کرتے ہوئے آیات لکھوایا جائے۔طالبات پر بھی اس بات کو واضح کردیا جائے۔

۱۰۔جو آیات واحادیث حفظ کرنے کے لئے ہیں ان کو یاد کروانے پر توجہ دی جائے۔ان کا یاد کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔اس طرح طلبہ کو قرآنی احادیث یاد کرنے کی عادت ہوگی جو مسلمان کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے اور آئندہ بڑی کلاسوں کے امتحان میں مددگار ثابت ہوگا۔

۱۱۔فقہ سے متعلق اسباق کے بعد چند فرضی مگر عملی زندگی سے قریب مسائل دئے گئے ہیں۔اس کتاب میں اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ان کے جوابات دئے گئے ہیں مگر اساتذہ یہ مسائل طلبہ کو خود حل کرنے دیں تاکہ ان میں عملی انطباق کی صلاحیت پیدا ہو۔اگر طلبہ نہ کرسکیں تو کلاس میں یہ سوال زبانی پوچھے جائیں اور طلبہ سے درست جواب حاصل کرنے کے بعد سبق کے متعلقہ جملے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی وجہ بتائی جائے۔انشاءَ الله طلبہ سبق پڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔

۱۲۔تحقیقی کام کے تحت قرآن پاک یا دیگر کتب مواد جمع کرنے کا کام دیا گیا ہے۔اس سے طلبہ کی جستجو میں اضافہ اور تحقیق کرنے کی صلاحیت مقصود ہے۔قرآن پاک کے سلسلے میں طلبہ کو دقّت محسوس ہو تو ان کو سورۃ کا نام بتادیا جائے۔دیگر تحقیقی کام کے لئے طلبہ کو اسکول لائبریری سے کتب فراہم کی جائیں۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو طلبہ کو کسی اور ذریعہ سے کتب حاصل کرنے یا چند طلبہ کو یہ کتب خریدنے کی ہدایت کی جائے۔اگر پوری کلاس میں پانچ چھ کتب بھی دستیاب ہوسکیں تو طلبہ کتب کا تبادلہ کرکے کام کرلیں اور اگر ایک یا دو کتب ہی مل سکیں تو اس میں متعلقہ حصہ پڑھ کر سنا دیا جائے تاکہ سب اپنے الفاظ میں لکھ لیں۔

۱۳۔تحقیقی کام مشقی کام سے علیحدہ ہے اس لئے تحقیقی کام سبق کی ابتداٴ ہی میں کرنے کے لئے دے دیا جائے اور اس کام کے لئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے۔

۱۴۔ ہر سبق میں گروپ ڈسکشن دیا گیا ہے۔اس کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔اسی وجہ سے ان کے موضوعات غور وفکر کے حامل ہیں۔ذیل میں گروپ ڈسکشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

☆ چار چار طلبہ کے یا دو ڈیکسوں پر جتنے طلبہ ہوں ان کے گروپ بنادئے جائیں۔

☆ ہر گروپ کو ایک نمبر یا نام دے دیں۔

☆ طلبہ کو تبادلہ خیال کر کے لکھنے کے لئے ۱۰ سے ۱۵ منٹ یا کوئی متعین وقت دیں۔

☆ اس دوران معلم صرف جائزہ لے اور اس بات پر نظر رکھے کہ گروپ کے تمام لوگوں کو کام کرنے کا یکساں موقع مل رہا ہے یا نہیں۔

☆ وقت پورا ہوتے ہی ان کو روک دیا جائے اور سب معلم کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

☆ ہر گروپ سے ایک طالب علم کھڑا ہو کر اپنے گروپ کے نکات باری باری بتائے یا طلبہ کو کاپی پر جواب لکھنے کا وقت تقریباً ۵ سے ۱۰ منٹ کی جائیں۔

☆ اس طرح ہر گروپ کے تمام طلبہ کا جواب یکساں ہوگا۔بار بار کے تجربے سے گروپ ڈسکشن بہت نظم وضبط کے ساتھ اور تیزی سے ہونے لگے گا اور اساتذہ وطلبہ دونوں اس کے فوائد کو محسوس کریں گے۔

۱۵۔ معلوماتی جال دراصل کسی بھی موضوع کی تمام تر تفصیلات کو ایک نظر میں واضح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ جال کو بنانے کے لئے معلومات کو جال کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں موضوع کا نام نکات میں لکھ کر نکات کی شاخیں در شاخیں نکال دی جاتیں ہیں۔

۱۶۔ سمعی وبصری تدریسی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل کو آسان اور مؤثر بناتی ہیں لہٰذا ان کو حتی الامکان تدریسی عمل میں شامل رکھا جائے۔

۱۷۔ حوالہ جاتی کتب اساتذہ کے لئے سبق کی تیاری میں معاون و مددگار رہوتی ہیں لہذا حتی الامکان ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

۱۸۔ بلند خوانی اسلامیات کے مضمون کے لئے مؤثر نہیں ہے لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۹۔ یہ راہ نما حرفِ آخر نہیں لہٰذا اس پر من وعن عمل ضروری نہیں ہے۔اس سے رہنمائی ضرور لی جائے۔البتہ اساتذہ اگر اس سے بہتر طریقے اختیار کر سکیں تو ضرور کوشش کریں۔

# فہرست


| نمبر شمار | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | سورۃ الرحمٰن | ۶ |
| ۲ | تاریخِ حفاظتِ قرآن | ۹ |
| ۳ | تعارفِ حدیث | ۱۱ |
| ۴ | تعارفِ فقہ | ۱۳ |
| ۵ | طہارت | ۱۶ |
| ۶ | نماز | ۱۸ |
| ۷ | روزہ | ۲۲ |
| ۸ | شکر | ۲۶ |
| ۹ | انفاق فی سبیل اللہ | ۳۰ |
| ۱۰ | امر بالمعروف ونہی عن المنکر | ۳۶ |
| ۱۱ | نبی ﷺ کی آمد سے قبل | ۴۳ |
| ۱۲ | نبی ﷺ کا بچپن اور جوانی | ۴۶ |
| ۱۳ | دعوت اور اس کا ردِّ عمل | ۴۸ |
| ۱۴ | ہجرت | ۵۱ |

# سورہ الرحمٰن کی ابتدائی آیات

**منصوبہ بندی:**

**آمادگی: بذریعہ سوالات**

س۔عروس القرآن کون سی سورۃ کو کہتے ہیں؟ س: اسے عروس القرآن کیوں کہتے ہیں؟

س: اس کی خاص بات کیا ہے؟

☆ اب ہم سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیات پر غور وفکر کریں گے۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنائیں۔طلبہ کو گروہی تبادلہ خیال کا طریقہ کار واضح طور پر بتادیں کہ ہر گروپ کے طلبہ متعلقہ آیات پر آپس میں ستبادلہ خیال کر کے سمجھ میں آنے والے نکات لکھ لیں۔

☆ تبادلۂ خیال کو آسان بنانے والے اور درست راہ پر رکھنے کے لیے کتاب کے سوالات کے علاوہ چند مزید سوالات دیے جا رہے ہیں۔ یہ سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کر دیں۔

تبادلۂ خیال کو آسان اور منظم بنانے کے لیے اس کو چار حصوں میں تقسیم کر دیں۔ پہلے مرحلے کے سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں اور ان پر تبادلہ خیال کے لیے پانچ منٹ کا وقت دیں، اس کے بعد دوسرے حصے کے سوالات تحریر کریں۔اس طرح ۲۰ منٹ میں تبادلۂ خیال مکمل ہو جائے گا

☆ پہلا حصہ:

س: سورۃ الرحمٰن کون سے پارے اور کون سے نمبر کی سورۃ ہے؟ س: یہ کب اور کہاں نازل ہوئی س: اس کا نام رحمٰن کیوں ہے؟

س: اس میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟ س: اس میں کون سی خاص باتیں بتائی گئی ہیں؟ س: اس کی نمایاں خصوصیت کیا ہے؟

☆ دوسرا حصہ: (آیت ۱ سے ۴)

''نہایت مہربان اللہ نے قرآن کی تعلیم دی۔اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا''

س: اللہ کی رحمت ہمیں کہاں کہاں نظر آتی ہے؟ س: قرآن اللہ کی رحمت کیسے ہے؟ س: قرآن نہ دیا جاتا تو کیا ہوتا؟

س: انسان کے علاوہ اللہ نے کون کون سی مخلوقات پیدا کی ہیں؟ س: تمام مخلوقات میں انسان کو بیان کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے کیا فضیلت حاصل ہے۔

س: انسان اس صلاحیت کا شکر کیسے کر سکتا ہے؟

☆ تیسرا حصہ (آیت ۵ سے ۶)

سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔

س: چاند سورج کس حساب کے پابند ہیں؟ س: اگر یہ حساب کے پابند نہ ہوں تو کیا ہو؟

س؛ چاند سورج کی چیزوں کا حساب کی پابندی کرنے پر غور کرنے سے کیا بات سمجھ میں آتی ہے؟ کیا سبق ملتا ہے؟

☆ چوتھا حصہ (آیت ۷ سے ۹)

آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی اس کا تقاضہ یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

س: میزان سے کیا کیا جاتا ہے؟ س: میزان قائم کرنے کا کیا مطلب ہے؟ س: انسانوں کو کیا حکم دیا گیا ہے؟

س: کیا یہاں صرف تولتے وقت انصاف کرنے کا حکم ہے؟ س: جہاں سب لوگ سارے کام عدل اور انصاف کے مطابق کرتے ہیں وہاں کیا ہوتا ہے۔

س: جب لوگ اپنا حق پورا لینا چاہتے ہیں اور دوسروں کا حق پورا نہیں دیتے تو کیا ہوتا ہے؟

☆ تبادلۂ خیال کا وقت مکمل ہونے کے بعد سب طلبہ استاد کی جانب متوجہ ہوں اور ہر گروپ باری باری پہلے حصہ سے متعلق اپنے نکات بتائے۔اس کے بعد دوسرے، تیسرے اور پھر چوتھے حصے کے نکات سنے جائیں۔اس طرح تمام گروپوں کے نکات تمام کلاس کے سامنے آجائیں گے اور بھرپور وضاحت ہو جائے گی۔

**تفویض کار:** مشقی سوالات، سوال نمبرا (۱)،(۲)،(۳)

دوسرا دن:

آمادگی: گزشتہ دن کے گروہی تبادلہ خیال کے بارے میں طلبہ کے تاثرات معلوم کریں اور معلومات کا مختصراً اعادہ کریں۔

☆ گذشتہ دن کے طریقۂ کار کے مطابق گروپ بنائیں۔ طریقۂ کار مختصراً بتائیں اور چار مرحلوں میں گروہی تبادلۂ خیال کی ابتدا کروائیں۔

☆ پہلا حصہ: (آیت ۱۰ سے ۱۳)

زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

س: اللہ کی کون کون سی مخلوق کہاں رہتی ہے؟ س: اپنی مخلوقات کے لیے اللہ نے زمین پر کیا کچھ بنایا ہے؟

س: پھلوں کی فہرست بنائیں۔ س: کون سے پھل نرم غلافوں میں ہوتے ہیں اور کون سے سخت پیکنگ میں؟

س: غلے میں کیا کیا شامل ہے؟ س: بھوسے کا کیا فائدہ ہے؟ س: اللہ کن دونوں سے مخاطب ہیں؟

س: نعمتوں کو کس کس طرح جھٹلایا جاتا ہے؟ تین نکات بتائیں۔

☆ دوسرا حصہ (آیت ۸ سے ۱۴)

"انسان کو اس نے ٹھکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں سب کا مالک و پروردگار وہی ہے پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

س: انسان کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟ س: اللہ نے انسان کو اس کی تخلیق کے بارے میں کیوں بتایا ہے؟

س: جنوں کے بارے میں ہمیں قرآن وحدیث سے اور کیا باتیں معلوم ہوئی ہیں (پانچ نکات لکھیں)

س: یہاں خاص کر کس نعمت کو جھٹلانے کی طرف اشارہ ہے؟

س: دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ (شمال مشرق، جنوب مغرب، یعنی تمام سمتوں کا رب وہی ہے)

س: اس آیت کے ذریعے اللہ نے کون سی حقیقت بتائی ہے؟

☆ تیسرا حصہ: (آیت ۱۹ سے ۲۵)

"دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا ہے کہ آپس میں مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان اتک پردہ حائل ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتے۔ پس اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور یہ جہاز اسی کے ہیں اسی کی رحمت کی بدولت پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

س: یہ کون سے سمندر کا ذکر ہے؟ س: ان کے درمیان کیسا پردہ حائل ہے؟

س: اس میں ہمارے لئے کیا نشانی ہے؟ س: یہ پانی کے جہاز اللہ ہی کے کیسے ہیں

س: یہ جہاز اللہ کی نعمت کیسے ہیں؟ س: ان آیات میں اللہ کی کن کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

س: ان چیزوں پر غور کرنے سے کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں؟

☆ چوتھا حصہ: (آیت ۲۶ سے ۲۸)

''ہر چیز جو زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''

س: زمین پر موجود کون سی چیزیں ہیں جن کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ رہے گی جبکہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

س: ہر چیز ختم ہو جائے گی اس حقیقت کے معلوم ہونے کے بعد انسان کو کیا کرنا چاہیے؟

س: یہاں اللہ نے کس نعمت کا ذکر کیا ہے؟ س: کہ ایک دن ہر چیز کا ختم ہو جانا اللہ کی نعمت اور احسان ہے؟

س: اللہ نے بار بار اپنی نعمتوں کو کیوں گنوایا ہے؟

☆ تبادلۂ خیال کا وقت ختم ہو جانے کے بعد گزشتہ دن کے طریقہ کار کے مطابق ہر گروپ سے اس کے نکات سن لیے جائیں۔

**تفویض کار:** عملی کام کے دونوں سوالات

**مشقی کام:**

س ا۔(i) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بہت محبت کرتے ہیں۔اللہ پاک چاہتے ہیں کہ اس کے بندے صرف اس کی ہی بندگی کریں، گمراہی سے بچیں اور سیدھے راستے پر چلیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل کیا جو ہمیں سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے۔سیدھا راستہ ہی انسان کو امن وسکون کی زندگی مہیا کرسکتا ہے۔یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نمونہ ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز عبث پیدا نہیں کی۔اللہ پاک نے اپنی ہر تخلیق کا مقصد اور اس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیا۔انسان اپنی بولنے کی قوت سے قرآن کا حق اس طرح ادا کرسکتا ہے کہ وہ اس سے اپنے پیدا کرنے والے کی حمد وثنا بیان کرے، اس رہنمائی و ہدایت کو، جو قرآن کی صورت میں اس کے پاس ہے، اللہ کی مخلوق تک پہنچائے۔ اچھے اور برے کاموں سے مخلوق کو آگاہ کرے۔

(iii) چرند، پرند، ہوا، بادل، سمندر، آگ، پانی، پہاڑ، آسمان، سیارے، بجلی، سورج، چاند، پودے، پھل ، سمندر میں جہاز

# تاریخ حفاظت قرآن

**منصوبہ بندی**

**پہلا دن:** (حفاظت قرآن عہدِ رسالت اور اس کے بعد)

**آمادگی:** کلاس میں قرآن پاک دکھا کر پوچھا جائے۔ س۔ یہ کیا ہے؟ س۔ یہ کس کی کتاب ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اور بھی کتابیں بھیجی ہیں؟

کون کون سی کتابیں بھیجی ہیں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ کی کون سی کتاب محفوظ اور اسی شکل میں موجود ہے جس شکل میں نازل ہوئی تھی؟

قرآن پاک کے اس طرح محفوظ رہنے کی کیا وجہ ہے؟

☆ طلبہ کے جواب سننے کے بعد سورۃ حجر کی آیت نمبر ۹ ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ آیت کی مختصر وضاحت کریں چونکہ قرآن آخری آسمانی کتاب ہے۔ اب نہ کوئی نبی سے آئے گا اور نہ کوئی آسمانی کتاب۔ اس لئے قیامت تک اس کی حفاظت ضروری تھی۔

☆ تختہ سیاہ پر ایک سوال ''قرآن کو محفوظ کیسے کیا گیا؟'' تحریر کریں۔ اس بات کو تفصیل سے سمجھنے کے لیے صفحہ نمبر ۸، ۹، ۱۰ کا خاموش مطالعہ کریں اور اہم نکات کشید کریں پھر اس میں سے سوال کیے جائیں گے۔

☆ خاموش مطالعہ کے لیے چار سے پانچ منٹ کا وقت دیں۔

☆ طلبہ سے سوال کریں کہ قرآن کا نزول کب اور کیسے شروع ہوا؟ صحابہ کرامؓ وحی کی گئی آیات کو سن کر کیا کرتے تھے؟

کیا اللہ کے رسول وحی کو لکھواتے بھی تھے؟ ''عرضہ'' کس کو کہتے ہیں؟ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد قرآن کو ایک جگہ جمع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

قرآن کا مکمل نسخہ تیار کرنے کے لیے کیا طریقہ کار طے کیا گیا؟ اسلامی سلطنت کے دُور دُور پھیلنے کی وجہ سے تلاوتِ قرآن پر کیا اثر ہوا؟

حضرت عثمانؓ نے تلاوت کے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے کیا کیا؟ ان سوالات کے ذریعے صفحہ نمبر ۸، ۹، ۱۰ کے مکمل مواد کی وضاحت کر دی جائے۔

**تفویض کار:** س۲، ۴(i)، (v)

**دوسرا دن:** (تلاوتِ قرآن میں آسانی پیدا کرنے والے اقدام)

**آمادگی:** کلاس میں قرآن پاک لے کر جائیں اور تختہ سیاہ پر قرآن کی کوئی آیت بغیر زیر زبر کے لکھیں۔ کچھ طالب علموں کو اسے پڑھنے کے لیے کہیں۔ طلبہ کو بغیر زیر زبر کے پڑھنے میں دقت ہوگی۔

☆ طلبہ پر ان اعراب کی اہمیت واضح کریں۔

☆ طلبہ کو بتائیں کہ مصر کے عجائب گھر میں موجود حضرت عثمانؓ کے قرآن پاک کا نسخہ بغیر اعراب کے ہے اور آج بھی عرب دنیا میں بعض جگہ بغیر اعراب والے قرآن ہوتے ہیں۔

س: س: قرآن میں پہلے اعراب کیوں نہیں لگائے جاتے تھے؟ پھر اس کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ قرآن میں اعراب لگانے کا کام کس نے کیا؟ قرآن کے آخر میں دیا گیا رموز واوقاف کا صفحہ طلبہ کو دکھائیں۔ ان میں سے کچھ اشارے تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

س: یہ کیا ہیں ان کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ان کو کیا کہتے ہیں؟ رموز واوقاف کی اہمیت بیان کرنے کے بعد طلبہ سے چند اشارات کا مفہوم پوچھیں۔

س؛ قرآن کی کتنی منزلیں ہیں۔ سپارے کا نام کیا ہے؟ تیسرے اور پانچویں کا؟ آخری سپارہ کون سا ہے؟ یہ سپارے کیا ہیں؟ پاروں کی تقسیم کی وضاحت کریں۔

س؛ قرآن کی کتنی منزلیں ہیں؟ یہ منزل کیا ہے؟ تیسرے اور پانچویں کا؟ آخری سپارہ کون سا ہے؟ یہ سپارے کیا ہے؟ پاروں کی تقسیم کی وضاحت کریں۔

س: قرآن کی کتنی منزلیں ہیں۔ یہ منزل کیا ہے؟ منزل کی وجاحت کریں۔ تختہ سیاہ پر 'ع' لکھ کر پوچھیں کہ قرآن میں یہ علامت لکھی ہوئی نظر آتی ہے؟ یہ کس لفظ کا مخفف ہے؟ اس سے ہے اس سے کیا مراد ہے؟

رکوع کی وضاحت کریں۔

**تفویض کار:** سوال ۳ ، تحقیقی کام

**تیسرا دن:** (تعارف قرآن صفحہ ۱۱ ۱۲)

**آمادگی:** بذریعہ سوالات

س: قرآن کتنے سال میں نازل ہوا؟ رسول ﷺ اس عرصے میں کہاں کہاں رہے؟ کتنے سال مکہ میں رہے اور کتنے سال مدینہ میں؟ مکہ اور مدینہ مین نازل ہونے والی سورتوں کو کیا کہتے ہیں؟ کیا مکی سورتیں مکے میں اور مدنی سورتیں مدینے میں نازل ہوئیں؟ مکی اور مدنی سورتوں کی کیا خصوصیات ہیں؟

☆ تختہ سیاہ پر مکی اور مدنی کا عنوان لکھ کر طلبہ سے پوچھ کر ان کے نیچے خصوصیات لکھیں۔

☆ طلبہ سے مکی اور مدنی سورتوں کے نام پوچھیں۔ سورۃ الکوثر کا نام آنے پر پوچھا جائے یہ سورۃ کب نازل ہوئی اور اس کا پزمنظر کیا ہے۔

☆ جوابات کی روشنی میں شانِ نزول کی وضاحت کریں۔

چندسورتوں مثلاً معوذتین، اخلاص، فتح، فیل، توبہ، الِ عمران اور انفال وغیرہ کا شانِ نزول بیان کریں۔

چندسورتوں مثلاً معوذتین، اخلاص، فتح، توبہ، الِ عمران اور انفال وغیرہ کا شانِ نزول بیان کریں۔

س: شانِ نزول جاننے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ طلبہ سے پوچھیں۔ س: سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟ (سورۃ العلق کی آیات)

س: لیکن یہ آیات قرآنِ حکیم کے آخری حصے میں کیوں ہیں؟ قرآن کی یہ ترتیب کس نے کس کے حکم سے کی؟

☆ ترتیب قرآن کی وضاحت کیجیے۔ ☆ طلبہ سے پوچھیں قرآن ۲۳ سال میں نازل ہوا۔ یہ ایک وقت میں پورا کیوں نازل نہیں ہوا؟ تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی وجہ کیا ہے؟

صفحہ نمبر ۱۲ پر دیے گئے تینوں نکات کی وضاحت کرتے ہوئے یہ نکات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

**تفویض کار :** س۱، س۴ (ii) ، (iii) ، (iv)

**مشقی کام :**

س۱: (i) x (ii) x (iii) (iv) (v) x

(vi) x (vii) (viii) x (ix) (x) x

س۲: (i) عرضہ یا پیشکش سے مراد صحابہؓ اس تلاوت کو اپنے لکھے ہوئے نسخوں سے ملاتے تھے۔

(ii) لکڑی، چمڑے، جانوروں کی کھالوں، ہڈیوں، کپڑے اور درخت کی چھال وغیرہ پر لکھا گیا۔

(iii) وضو اور نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا گیا۔

(iv) شانِ نزول سے مراد وہ حالات وواقعات ہیں جن میں کوئی آیت نازل ہوئی اور واقعات اس کے نازل ہونے کے ظاہری سبب بنے۔

س۳۔**(i) رکوع:** قرآن کی وہ اوسط مقدار جو ایک رکعت میں پڑھی جا سکے۔

**(ii) پارہ:** قرآن کی تیس برابر حصوں میں تقسیم کے بعد ہر ایک حصہ پارہ کہلاتا ہے۔

**(iii) منزل:** ایک ہفتہ میں قرآن کو پڑھنے کے لیے ساتھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصہ ایک منزل کہلاتا ہے۔

**(iv) رموز واوقاف:** غیرعربی افراد کے لیے تلاوت میں آسانی کے لیے رکنے اور ملانے کے اشارے

س۴۔(i) صحابۂ اکرام اور تابعین، پورا قرآن مجید پورے ہفتے میں تلاوت کر لیتے تھے اور اس مقصد کے لئے انھوں نے روزانہ کی ایک مقدار مقرر کی تھی، اسی مقصد کے لئے قرآن مجید کو سات منزلوں میں تقسیم کر لیا گیا۔

(ii) قرآن مجید، کائنات کے مالک کا نازل کردہ ہے اور اسی نے اس قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور کوئی اس میں تبدیلی کا مجاز نہیں ہو سکتا۔

(iii) قرآن مجید تدریج کے ساتھ یعنی کہ تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ احکام دیے۔ اس سے مسلمانوں کے لیے ان پر عمل کرنا آسان ہو گیا

(iv) جو سورتیں ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے نازل کی گئیں وہ مکی اور جو ہجرت کے بعد نازل کی گئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔

(v) خلفائے راشدین کے دور میں حجرت ابوبکر نے صحابہ کرامؓ کے مشورے سے قرآن مجید کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کر کے لکھوایا اور پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس قرآن پاک کی نقول تیار کروا کر ہر علاقے میں بیج دیں اور لوگوں کو ہدایت کی کہ اس نسخہ کے مطابق دوسرے قرآن مجید تحریر کر لئے جائیں اور پہلے سے موجود نسخوں کو تلف کر دیا جائے۔

تحقیقی کام کا مقصد طلبہ کو تحقیق اور اضافی مطالعہ کی ترغیب دینا ہے۔ یہ کام انفرادی یا اجتماعی انداز میں طلبہ کو خود کرنے دیں۔

# تعارف حدیث

**منصوبہ بندی:** پہلا دن: حدیث کی ضرورت

**آمادگی: (بذریعہ سوالات)**

س: نماز کون کون پڑھتا ہے؟ س: نماز کا حکم کس نے دیا؟ س: نماز کا طریقہ کس نے بتایا؟

س: حدیث ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھیں ''صلّوا کما رایتمونی اصلّی''

☆ وضاحت کریں کہ رسول ﷺ نے اللہ کا پیغام لوگوں کو سنانے کے ساتھ ساتھ اللہ کے احکامات کی تشریح بھی کی اور اللہ کے احکام کی تفصیلات لوگو بتائیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

☆ سورۃ الحشر کی آیات ۷ ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھیں یا پہلے سے لکھی ہوئی کلاس میں لگائیں۔ س: اس آیت میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

س: کس کو حکم دیا گیا ہے؟

س: کس کو حکم دیا گیا ہے؟ س: یہ حکم کیوں دیا گیا ہے؟ س: کیا مسلمانوں نے اس حکم پر عمل کیا؟

س: اگر اس حکم پر عمل نہ کیا جائے تو کیا ہوگا؟ س: کیا رسول ﷺ کی ہدایت پر عمل کیے بغیر اسلام پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

س: رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان آپ ﷺ کے عمل کو دیکھتے، آپ ﷺ کی باتیں سنتے اور آپ ﷺ سے دریافت فرماتے مگر اب ہم اس حکم پر عمل کے لیے کیا کریں؟

☆ وضاحت کریں کہ مسلمانوں نے رسولِ اکرم ﷺ کی باتوں کو اور عمل کو یاد رکھا، لوگوں کو بتایا اور کتابوں میں لکھ کر بہت محنت سے محفوظ کیا۔ آج رسولِ اکرم ﷺ کا ہر عمل اور ہر ہدایت حدیث کے نام سے کتابوں میں موجود ہے۔

س: حدیث کسے کہتے ہیں؟ حدیث کے لفظی اور اصطلاحی معنی تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں گروپ ڈسکشن پر تبادلۂ خیال کر کے نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔

☆ اس کام کے لیے سات سے دس منٹ کا وقت دیں۔ گروپ ڈسکشن کے بعد ہر گروپ سے ایک ایک نکتہ سُن یا جائے۔

☆ طلبہ کو آئندہ کلاس میں کوئی بھی حدیث کی کتاب لانے کی ہدایت کریں۔ **تفویض کار** سوال ۱ ،(i) ، سوال ۲

**دوسرا دن: ( کتبِ حدیث )**

**آمادگی:** طلبہ کی لائی ہوئی حدیث کی کتب دی جائیں۔ اگر صحیح بخاری یا صحیح مسلم مہیا ہو سکیں تو طلبہ کو گروپ میں ان کا مشاہدہ کرنے کا موقع دیں۔

☆ مشاہدہ کریں کہ آج دنیا میں ہزاروں حدیث کی کتب ہیں جن میں اللہ کے رسول ﷺ کی تمام ہدایات اور پوری زندگی کا ریکارڈ موجود ہے۔ ایسا مکمل ریکارڈ تاریخ میں کسی شخصیت کا نہیں ہے سوائے رسولِ اکرم ﷺ کے۔

☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں ''حدیث لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی''؟ طلبہ سے پوچھنے کے بعد خود اس بات کی وضاحت کریں۔

(اس سلسلہ میں ساتویں کی درسی کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے؟)

☆ وضاحت کریں کہ علما نے احادیث جمع کرنے اور ان کی تحقیق کے لیے کس درجہ محنت کی کہ آج ہم اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں سب کچھ جان سکتے ہیں۔

س: محدث کسے کہتے ہیں؟

☆ محدث کی تعریف طلبہ سے پوچھنے کے بعد تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ بہت سے محدثین نے احادیث جمع کرنے اور ان کی چھان پھٹک میں اپنی پوری زندگیاں لگا دیں۔ کیا آپ چند محدثین کے نام جانتے ہیں؟

☆ کتاب میں دیے گئے محدثین کے ناموں کے ساتھ یہ نام بھی تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ ان محدثین نے حدیث کی بہت ساری کتب تحریر کیں۔ ان ہزاروں کتب میں سب سے زیادہ مشہور اور مستند کون سی کتب ہیں؟

☆ طلبہ سے پوچھ کر صحاح ستہ کے نام تختہ سیاہ پر تحریر کریں اور صحاح ستہ کی اصطلاح کی وضاحت کریں۔

☆ طلبہ کو حدیث کی کتب کا جائزہ لینے کی ہدایت کریں کہ حدیث کے آخر میں بریکٹ میں کتب کا نام لکھا ہوتا ہے۔ طلبہ سے پوچھیں کہ کون کون سے نام ہوتے ہیں؟

☆وضاحت کریں کہ عام افراد کی آسانی کے لیے حدیث کی ان مستند اور ضخیم کتب کی مدد سے حدیث کی چھوٹی کتابیں ترتیب دی گئی ہیں جن میں طویل حدیثوں کے بجائے مختلف موضوعات اور عنوانات کے تحت ان حدیثوں کے مختصر حصے اور صرف پہلے راوی کا نام تحریر کر دیا گیا اور حدیث کے آخر میں اس کتاب کا حوالہ دے دیا گیا۔ صحاح ستہ کا ترجمہ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں ہو چکا ہے اور حدیث کی مختصر کتابیں بھی ہر زبان میں موجود ہیں۔

☆عملی کام کا حصہ (i) کلاس میں کرائیں

**تفویض کار:** سوال ۱ (iii)، سوال ۳

**تیسرا دن:** (اسلوب حدیث)

**آمادگی:** معلم صفحہ نمبر ۱۷ پر دی گئی مکمل حدیث ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں۔

☆طلبہ کو صفحہ نمبر ۱۷ کھولنے کی ہدایت کی جائے۔ س: اس کے آخر میں بخاری لکھا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

س: اس میں رسول ﷺ کے الفاظ کون سے ہیں؟ ان الفاظ کو احادیث کا متن۔

س: ابتدا میں جو چار ناموں کی فہرست ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ راوی کا کیا مطلب ہے؟ س: راویوں کی فہرست کو کیا کہتے ہیں؟

☆راویوں اور محدث کے ناموں کو خط کشید کر کے بتائیں پھر سند کو خط کشید کریں اور پھر محدث کا متن۔

☆تختۂ سیاہ پر یہ اصطلاحات ترتیب سے لکھ کر ہر ایک کی وضاحت کرتے جائیں اور مختصر تعریف تختہ سیاہ پر بھی تحریر کریں مثلاً سند: راویوں کی فہرست

**حدیث:** رسول ﷺ کا عمل یا الفاظ، راوی: حدیث کو روایت کرنے والا فرد

**محدث:** حدیث کو جمع کرنے اور لکھنے والا عالم

☆سوال نمبر ۵ کرنے کی ہدایت کریں۔ ہر چیز کو علیحدہ رنگ دکھانے کی ہدایت کریں۔

☆معلم ایک حدیث تختہ سیاہ پر تحریر کرے۔ ''ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا ان سے ابوامامہ نے بیان کیا ابوامامہ نے برید سے سنا اور برید نے ابوامامہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی چھڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔'' (بخاری)

☆طلبہ سے اس حدیث کے مختلف حصوں کی وضاحت تختہ سیاہ پر ہی کرادی جائے۔

**تفویض کار:** سوال ۱ (ii) ، سوال ۴

**مشقی کام:**

سوال ۱۔ (i) اللہ کا حکم ہے کہ رسول اکرم ﷺ جو دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روک دیں رُک جاؤ اور جس نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اس لئے دین اللہ کے احکام یعنی قرآن پاک اور رسول ﷺ کی ہدایات و عمل یعنی حدیث کا مجموعہ ہے۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ دین کے مکمل اور واضح ہونے کے لیے رسول ﷺ کی ہدایات اور عمل کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ مسلمانوں نے اس ضرورت کو سمجھا اور آپ ﷺ کی ہر بات بہت تحقیق اور چھان پھٹک کر محفوظ کر لی۔

(ii)۔ سند لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ حدیث کس نے کس سے سنی اور کس کس نے روایت کی۔ اس زمانے میں تمام حدیث روایت کرنے والے افراد کے مکمل حالات زندگی لکھ لیے گئے ہیں اس لئے معلوم کرنا ممکن ہے کہ افراد کیسے تھے۔ اگر یہ افراد قابلِ اعتماد ہوں تو حدیث مستند ہوتی ہے۔ اس طرح سند کے لکھنے سے حدیث کی حیثیت صرف سنی سنائی بات کی نہیں رہی بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ رسول ﷺ کی ہی بات ہے۔

(iii)۔ صحاح ستہ وہ چھ کتابیں ہیں جن کو علمانے بہت تحقیق کے بعد مستند اور صحیح قرار دیا ہے۔ اب عام افراد کو تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ جو حدیث ان کتابوں میں سے کسی کی ہوگی وہ مستند ہے۔ یقین کیا جا سکتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہی حدیث ہے۔

س ۳:

| وَ | مَنْ | يُطِيع | الرَّسُوْلْ | فَقَد | اَطَاعَ | الله |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور | جس نے | اطاعت کی | رسول کی | پس یقیناً | اطاعت کی | اللہ کی |
| اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو پس یقیناً اس نے اللہ کی طاعت کی | | | | | | |

| وما | اٰتکُم | الرسول | فَخُذُوه | وَ مَا | نَھٰکُم | عَنه' | فَا نْتَھُوْا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور جو | دیں تم کو | رسول | پس اسے لے لو | اور جو | منع کریں | جس سے | رک جاؤ |
| اور رسول تم کو جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ | | | | | | | |

س۴: (i) حدیث: اللہ کے رسول ﷺ کے الفاظ اور آپ ﷺ کا عمل

(ii) سند: حدیث روایت کرنے والے افراد کے ناموں کی فہرست

(iii) متن: رسول اللہ ﷺ کے الفاظ یا عمل۔اصل حدیث

(iv) محدث: حدیثوں کی تحقیق اور حدیثوں کو جمع کر کے رکھنے والا عالم

(v) صحاح ستہ: حدیث کی وہ چھ مستند ترین کتابیں جن میں مستند ترین احادیث جمع کی گئی ہیں

(vi) راوی: حدیث کو سُن کر آگے دوسروں کو سنانے یا روایت کرنے والا فرد۔

س۵:

(i) اس حدیث کی سند یہ ہے: ''**حدثنا اسما عیل قال حدثنی مالک عن ابن شها ب عن حمید بن عبدالرحمٰن عن ابی هریرہؓ**

(ii) اس حدیث کا متن یہ ہے: **من قام رمضان ایما نا و احتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه**

(iii) اس حدیث کے راوی: حضرت ابوھریرہؓ، حمید بن عبدالرحمن، ابن شہاب، امام مالک اور اسماعیل بخاری ہیں۔

(iv) یہ حدیث مشہور محدث امام بخاری نے نقل کی ہے۔

(v) یہ حدیث، حدیث کی مشہور کتاب ''صحیح بخاری'' سے لی گئی ہے۔

(vi) یہ حدیث مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے۔

## تعارف فقہ

**منصوبہ بندی:** پہلا دن: تعارف فقہ

**آمادگی:** بذریعہ سوالات

س۱: نماز کی فرضیت کا حکم کہاں ہے؟ (قرآن میں)

س۲: نماز کے اوقات، رکعت اور طریقہ کار کا علم کہاں سے ہوا؟ (سنت سے)

س۳: نماز کے مسائل کے بارے میں کس سے رجوع کیا جا سکتا ہے، (فقہ سے)

۴۔فقہ کیا ہے؟ تختہ سیاہ پر تحریر کیجیے کہ فقہ کے لفظی معنی سمجھنا To understand ہیں اور دینِ اسلام کے احکامات کا تفصیلی علم 'فقہ' کہلاتا ہے۔

طلبہ کے جوابات سننے کے بعد تین سے چار منٹ کے لیے صفحہ نمبر ۲۲ اور ۲۳ کے پہلے پیرا گراف کا خاموش مطالعہ کرائیں گے۔

☆ خاموش مطالعہ کے بعد ان صفحات کے علمی مواد میں سے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھیں۔ان کے ذریعے علم، فقہ کی وضاحت ہو جائے گی۔اگر تشنگی محسوس ہو تو معلم خود وضاحت کر دے۔

☆ مشق کا سوال نمبر ۲ کرنے کی ہدایت کریں۔اس کام کے لیے پانچ منٹ دیں۔

☆ کام مکمل ہونے کے بعد اپنی کاپی کو ساتھ والے طالب علم سے تبدیل کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ ایک ایک سوال پڑھ کر طلبہ سے اس کا جواب پوچھتے جائیں اور طلبہ کی کاپی چیک کرتے جائیں اس طرح Pair Checking کے ذریعے یہ کام طلبہ سے چیک کروائیں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱ (i) ، (iii)

دوسرا دن: فقہ کی ترتیب

آمادگی:

☆معلم تختہ پر یہ آیت با ترجمہ تحریر کر کے آیت سے متعلق سوالات کرے۔

تفقھو فی الدین

ترجمہ: دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو س: دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے کیا مراد ہے؟ س: دین میں سمجھ بوجھ رکھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

س: فقہ کے عالم کو کیا کہتے ہیں؟ جواب: فقیہ

(مزید وضاحت کے لیے مثالیں دے سکتے ہیں۔حدیث کا ماہر محدث، قرآن کو حفظ کرنے والا حافظ اسی طرح فقیہ علمِ فقہ کے ماہر کو کہتے ہیں۔)

(طلبہ کو تین منٹ صفحہ نمبر ۲۲ کے خاموش مطالعہ کے لیے دیے جائیں گے)

س: فقیہ میں کن صلاحیتوں کا ہونا لازمی ہے۔

☆طلبہ کی طرف سے آنے والے جوابات نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆صفحہ نمبر ۲۵ پر موجود مواد کی روشنی میں فقیہ کے کام کی وضاحت کریں۔

س: مشہور فقہا کون کون سے ہیں؟ (چاروں فقہاء کے نام تختہ سیاہ پر لکھیں)

☆مشہور فقہاء کا مختصر تعارف کرائیں۔

☆مشق کے سوال نمبر ا کا جزو (ii) اور (iv) کلاس میں کروائیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ا جزو (v)

تیسرا دن: علم فقہ کی اہمیت

آمادگی: گروپ ڈسکشن کے اعلان کے ذریعے

☆گروہ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مدّنظر رکھتے ہوئے چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر دین اور مذہب کے فرق لکھنے کی ہدایت کریں۔

☆پانچ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک ایک نکتہ سن لیں۔

س: اسلام دین ہے یا مذہب؟ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆دین: زندگی گزارنے کا مکمل نظام

☆مذہب: صرف پرستش کے طریقے، رب کو خوش کرنے والی رسومات، چند روحانی اخلاقی ہدایات، چند مذہبی تہوار

☆اگر اسلام دین ہے تو اسلام میں کس کس شعبۂ زندگی کے بارے میں ہدایت ملنی چاہیے؟

☆طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات یہ ہو سکتے ہیں؟

ا۔ عبادت ۲۔خاندانی زندگی ۳۔اخلاق ۴۔کاروبار ۵۔ حکومتی قوانین ۶۔نظام حکومت ۷،عدالتی قوانین

س: کیا اسلام میں ان تمام شعبہ زندگی کی تفصیلات ملتی ہیں؟ (جی)

س: کیا یہ تفصیلات قرآن مجید میں ملتی ہیں؟ (نہیں) س: تو پھر کہاں سے ملتی ہیں؟ (فقہ سے)

س: ان تفصیلات سے کیا فائدہ ہوا؟ (ان تفصیلات سے اسلام پر عمل کرنا آسان ہو گیا)

س: علمِ فقہ کی وجہ سے اسلام پر عمل کرنا آسان کیسے ہو گیا؟ کوئی مثال دیں۔

☆طلبہ سے مثالیں سنیں:

☆اسلام پر عمل آسان ہونے کی مثالیں:

ا۔نماز روزے کی تمام جزئیات کی تفصیل کی وجہ سے عمل آسان ہو گیا۔

۲۔ بیماری اور معذوری کی حالت میں نماز اور روزے کی ادائیگی کیسے ہو؟ ۳۔ زکوٰۃ کس کو دی جاسکتی ہے اور کس کو نہیں؟ وضاحت کی وجہ سے عمل آسان ہو گیا۔

۴۔ پاکی کے طریقوں کی تفصیلات کی وجہ سے پاکی کا حصول آسان ہو گیا۔

س: علم فقہ سے خصوصی اور ہنگامی حالات میں سے پیدا ہونے والے مسائل میں کیسے رہنمائی ملتی ہے؟ مسائل کی مثالیں دے کر واضح کریں۔

☆ خصوصی اور ہنگامی حالات میں مثالیں:

۱۔ سفر میں وضو کے لیے پانی نہ ملے تو ۲۔ زخمی ہونے کی صورت میں وضو ۳۔ اس قسم کی بیماری میں روزہ قضا کیا جاسکتا ہے؟

۴۔ بدامنی کے حالات میں نماز باجماعت کا حکم ۵۔ دورانِ سفر بیوہ ہونے کی صورت میں عدت کا حکم

☆ اسلام دنیا کے ہر خطے کے لیے قابل عمل اور ہر زمانے کے لیے قابلِ عمل مکمل دین ہے۔

س: زمانے کی ترقی کے ساتھ کس قسم کے مسائل پیدا ہوتے ہیں جن کے حل کے لیے علمِ فقہ سے مدد لی جاتی ہے۔

☆ گروہی تبادلہ خیال کرائیں۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشق میں دیا گیا سوال نمبر ۳ پر تبادلہ خیال کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ پانچ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک ایک مسئلہ سن لیا جائے۔

**مشقی کام:**

سوال نمبر ۱: (i) علمِ فقہ سے مراد قرآن وسنت کی روشنی میں ترتیب دیا گیا تفصیلی قانون۔

(ii) علمِ فقہ کے اصولوں اور تفصیلات وجزئیات کو جاننے والے ماہر عالم کو فقیہ کہا جاتا ہے۔

(iii) قرآن وسنت میں دین کے بنیادی احکام تو موجود ہیں مگر ان احکام کی جزئیات و تفصیلات سمجھنا ہر فرد کے لیے مشکل ہے لہٰذا علماء کرام نے قرآن وسنت کے گہرے مطالعے کے بعد اسلام اور قوانین کے اصولوں کو واضح کر کے ترتیب دے دیا ہے اس قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے بھی علم فقہ کی ضرورت ہے۔

(iv) چار مشہور فقہا امام ابوحنیفہؒ ،امام شافعیؒ ،امام حنبلؒ اور امام مالکؒ ہیں۔

(v) فقیہ کے لیے قرآن وسنت کا گہرا علم۔ فقہ کے اصولوں اور بنیادوں کی سمجھ کے ساتھ ساتھ دین کی روح اور مقصد کی سمجھ اور زندگی کے معاملات میں دین کے اصولوں کے اطلاق کی صلاحیت ہونا ضروری ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سوال نمبر ۲: (i) | یہ قرآن بتاتا ہے | (ii) | یہ قرآن حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ |
| (iii) | اس کے لیے علم فقہ سے رجوع کریں گے | (iv) | حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ |
| (v) | قرآن وحدیث بتائیں گے | (vi) | علم فقہ بتائے گا۔ |
| (vii) | حدیث سے پتہ چلے گا | (viii) | علمِ فقہ سے پتہ چلے گا |
| (ix) | حدیث سے پتہ چلے گا | (x) | علمِ فقہ سے رجوع کریں گے۔ |

**گروہی تبادلۂ خیال:**

سوال نمبر ۳: جدید سائنسی ترقی سے پیدا شدہ حالات کی مثالیں:

۱۔ مصنوعی دانت لگانے کے بعد وضو کیسے کیا جائے گا؟

۲۔ ریل یا ہوائی جہاز میں نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

۳۔ کیسٹ کے ذریعے تلاوت سنیں تو آیات سجدہ پر سجدہ واجب ہو گا یا نہیں؟

۴۔ خون کا عطیہ دینا جائز ہے یا ناجائز؟

۵۔ انسان کو کسی دوسرے انسان کے اعضاء لگانا جائز ہے یا ناجائز؟

# طہارت

**منصوبہ بندی: پہلا دن: (ابتدائیہ + نجاست کی اقسام)**

**آمادگی:** چار طلبہ کو بلائیں پھر کلاس کو بتائیں کہ ان میں سے ایک کے کپڑوں پر آئس کریم گر گئی ہے۔ دوسرے کے کپڑوں پر گذرتے ہوئے گٹر کا پانی پڑ گیا۔ ہے۔ تیسرے کے کپڑوں ذبح ہوتے ہوئے جانور کے خون کے چھینٹے آگئے ہیں اور چوتھے کے کپڑوں پر کھیلتے ہوئے مٹی لگ گئی ہے۔ اب کیا اسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

☆ طلبہ کے جوابات کی روشنی میں وضاحت کریں کہ آئس کریم اور مٹی پاک ہے۔ آئسکریم اور مٹی لگنے سے بھی کپڑے گندے ہو گئے مگران مین نماز ہو جائے گی کیوں؟

س: صفائی اور پاکی میں کیا فرق ہے؟ طلبہ سے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے یہ واضح کریں کہ اسلام صفائی کی ترغیب دیتا ہے اور اس سے بڑھ کر پاکی یا طہارت کا حکم دیتا ہے۔ ۔اسلام کی صفائی کی ترغیب کی چند مثالیں دیں مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا کھانا، ہر چیز ڈھو کر کھانا، رفع حاجت کے بعد صفائی کی تاکید، کپڑے دھونے بستر کو جھاڑنے کی تاکید، مسواک کا طریقہ۔

☆ صفحے کا آخری جملہ ''مسلمان پاکی و ناپاکی کے بارے میں اپنی رائے، پسند و ناپسند یا معاشرے کے رواج کو دیکھنے کے بجائے شریعت کے حکم کو دیکھتے ہیں'' کی خاص طور پر وضاحت کریں۔ اس سلسلہ میں پاکی و ناپاکی کے بارے میں لوگوں میں پائے جانے والے غلط تصورات کا ذکر کرتے ہوئے بتائیں کہ شریعت نے جس چیز کو پا قرار دیا ہے اسے ناپاکی سمجھنے اور جس چیز کا ناپاک قرار دیا ہے اسے پاک سمجھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ فقہ میں نجاست کیا ہے؟ بالکل کھول کر بیان کر دیا گیا ہے س: فقہ میں نجاست کے بارے میں کیا وضاحت ہے؟

تختۂ سیاہ پر یہ خاکہ بنا کر نجاست کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔ یہ خاکہ پوسٹر شیٹ پر بنا کر بھی لگایا جاسکتا ہے۔

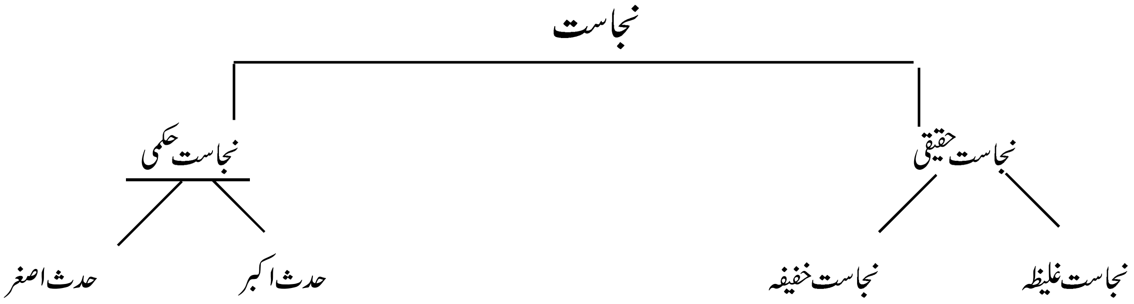


**دوسرا دن: (نجاست حقیقی سے پاکی کے طریقے)**

آمادگی: استاد کلاس میں چند چیزیں لے کے آئے مثلاً گلاس رومال وغیرہ اور طلبہ سے پوچھے ان پر نجاست حقیقی لگ گئی ہے، یہ کیسے پاک ہوں گی؟

س: ہمیں انہیں پاک کرنے کا درست طریقہ کس ذریعہ سے معلوم ہوگا؟ (فقہ سے) وضاحت کیجیے کہ شریعت نے جہاں نجاست کی قسمیں وضاحت سے بتائیں ہیں وہاں نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے طریقے بھی بتا دیے ہیں۔ شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں کو کافی سمجھتے ہوئے اس سے زیادہ کرنا اس سے کمی کرنا غلط روّیہ ہے۔

س: نجاست حقیقی کتنی مقدار میں معاف ہے؟

س: نجاست حقیقی میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں س؛ نجاست حقیقی سے پاکی کا کیا طریقہ ہے؟ صفحہ نمبر ۲۷ پر دیے گئے پاک کرنے کے چاروں اصولوں کی ایک ایک کر کے وضاحت کریں۔

☆ مشق میں دیا گیا سوال نمبر ۲ کرنے کی ہدایت کریں (اس کام کے لیے ۷ سے ۶ منٹ دیں۔)

☆ ن کام مکمل ہونے کے بعد کاپیاں اپنے برابر والے طالب علم سے تبدیل کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ اب ایک ایک نکتہ طلبہ سے پوچھیے اور اس کی اصلاح کراتے جائیں۔ اس طرح طلبہ چیک کرتے جائیں گے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱

**تیسرا دن: (تیمّم)**

آمادگی: طلبہ کو اپنا کوئی واقعہ سنائیں جب سفر میں تھے، وضو کے لیے بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگوں نے نماز چھوڑ دی۔ کچھ نے تیمّم کر کے نماز ادا کی۔

س: کن لوگوں کا عمل شریعت کے مطابق تھا؟ س: تیمّم کیا ہوتا ہے؟

☆ تیمّم کی تعریف تختہ سیاہ پر تحریر کیجیے۔

☆ تیمّم کر کے دکھائیں۔طلبہ میں سے بھی ایک کو بلا کر تیمّم کروائیں۔

س: تیمّم کا طریقہ کیوں بتایا گیا ہے؟ س: کیا تیمّم صرف پانی نہ ملنے کی صورت میں کیا جا سکتا ہے؟ کن حالات میں تیمّم کر سکتے ہیں؟ صفحہ نمبر ۳۲ پر دیے گئے پانچوں نکات ایک ایک کر کے تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں اور اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

☆ کیا آپ میں سے کسی نے کبھی تیمّم کیا ہے؟ س: کن حالات میں تیمّم کیا؟ س: تیمّم کس چیز سے کیا؟ س: کیا تیمّم ہر چیز سے کیا جا سکتا ہے؟

س: تیمّم کن چیزوں سے جائز ہے؟ تختۂ سیاہ پر تحریر کریں کہ تیمّم کن چیزوں سے جائز ہے؟

☆ ایک ایک نکتہ تختۂ سیاہ پر لکھتے جائیں اور اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

**چوتھا دن: (نواقص وضو)**

آمادگی: طلبہ کو بتائیں کہ میں نے ایک بچہ کو دیکھا جس نے وضو کیا پھر اسے واش روم جانا پڑا، وہاں سے آ کر وہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

س؛ کیا اس نے صحیح کیا تھا؟ اس نے کیا غلطی کی تھی؟

☆ وضاحت کریں کہ دین پر صحیح طریقہ سے عمل کے لیے دین کے احکام کا جاننا ضروری ہے۔اس بچہ کو نواقص وضو کا علم نہیں تھا اس وجہ سے اس نے یہ غلطی کی تختہ سیاہ پر عنوان تحریر کریں نواقص وضو۔

☆ نواقص وضو کتنی قسم کے ہیں؟ نواقص وضو کا ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں اور عملی مثالوں سے واضح کرتے جائیں۔

س: تیمّم کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

☆ اب سوال نمبر ۴ کرنے کی ہدایت کریں۔اس کام کے لیے نو سے دس منٹ دیں۔

☆ کام مکمل ہونے کے بعد کاپیاں آپس میں تبدیل کر لینے کی ہدایت کریں۔

☆ اب ایک ایک مسئلہ پر تبادلہ خیال کرتے جائیں اور اصلاح کراتے جائیں۔اس طرح طلبہ کا کام چیک کرتے جائیں گے۔

**مشقی کام:**

س۱۔ (i) نجاست حقیقی ۔نجاست حکمی (ii) حکمی (iii) اصغر (iv) تیمّم

س۲۔صحن کی کچی زمین: نجاست زمین میں جذب ہونے اور دھوپ سے خشک ہونے سے پاک ہو جائے گی۔

☆ پلاسٹک کی کرسی: دھو کر اور کپڑے سے پونچھ کر پاک کر لیں گے۔

☆ مٹی کا پیالہ دھو کر خشک کر لیں گے۔

☆ روئی کا گدّا: دھو کر چھوڑ دیں گے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔اس طرح تین مرتبہ کریں گے۔

☆ پتھر یا چونے کی دیوار : تین مرتبہ دھوئیں گے خشک ہو کر پاک ہو جائے گی۔

☆ لکڑی کا دروازہ: تین مرتبہ سے پاک ہو جائے گا۔

☆ شیشے کی پلیٹ: تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گی۔

☆ پلاسٹک کی چپل: تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گی۔

☆ استے کا گلاس: اچھی طرح دھونے یا آگ میں تپانے سے پاک ہوجائیگا۔

☆ کپڑے کا پردہ: تین مرتبہ دھو کر ہر بار نچوڑنے سے پاک ہو جائے گا۔

☆ ربڑ کے کھلونے :اچھی طرح دھونے سے پاک ہوجائیں گے۔

☆ لوہے کی میز: دھونے یا گیلے کپڑے سے نجاست صاف کر دینے سے پاک ہو جائے گی۔

☆ فوم کا کشن: تین مرتبہ دھو کر ہر بار نچوڑنے سے پاک ہو جائے گا۔

س۳: اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے اور اپنی چیزوں کو صحیح طرح پاک کرنے کے لیے نجاست اور ان کی اقسام کا جاننا ضروری ہے۔

س۴:

۱۔ اگر اسٹیشن آ گیا اور نماز کا اتنا وقت باقی ہے کہ اسٹیشن سے پانی لے کر وضو کیا جا سکتا ہے تو اس وقت تیمّم کرنا جائز نہیں رہتا لہٰذا غلط کیا۔

۲۔ غلط کیا کیونکہ میز پر گرد نہیں تھی تو اس سے تیمّم نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ صحیح کیا کیوں کہ دیوار مٹی یا پتھر کی قسم کی چیز ہے۔ اس پر گرد نہ بھی ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔

۴۔ اسد نے غلط کی صرف سردی لگنے کی وجہ سے تیمّم نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ ماموں جان نے درست کیا کیونکہ پانی کے استعمال سے ان کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ تھا۔

۶۔ ناہید نے غلط کیا کے کیونکہ آنکھ لگ جانے کی صورت میں اس کا وضو ٹوٹ گیا تھا۔

۷۔ عامر نے درست کیا کیونکہ صرف ذرا سا خون نکل جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹا

۸۔ ماموں جان نے غلط کیا، تیمّم پانی نہ ملنے کی صورت میں کیا جا سکتا ہے اور ہر نماز کے لیے نیا تیمّم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

۹۔ فوزیہ نے غلط کیا۔ اگر گھر میں پانی بالکل بھی نہ تھا تو پڑوس سے یا جا سکتا تھا اور اگر یہ بھی ممکن نہ تھا تو تیمّم کیا جا سکتا تھا۔

۱۰۔ ناہید نے درست کیا۔ پاک زمین پر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ فوزیہ نے غلط کیا اگر خون مسلسل نکل رہا تھا تو وجوکر کے منہ میں روئی رکھ کر نماز ادا کی جا سکتی تھی۔

۱۲۔ ماسی نے غلط کیا۔ پاک کرنے کے لیے کلمہ طیبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۱۳۔ دادی جان نے غلط کیا۔، ان کو امی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے تیمّم کی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیے تھا۔

۱۴۔ ابو نے غلط کیا مٹی ناپاک نہیں ہوتی س کے لگنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوئے تھے۔

۱۵ حامد نے غلط کیا۔ صرف گدلا ہونے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اگر پانی ناپاک بھی تھا تو تیمّم کر کے نماز ادا کی جا سکتی تھی۔

۱۶۔ تیمّم کر کے نماز ادا کرنے والوں نے درست کیا۔

۱۷۔ اسامہ نے غلط کیا۔ اگر پانی اتنا کم تھا کہ اس سے وضو نہیں کیا جا سکتا تھا تو پھر تیمّم کر لینا چاہیے تھا۔

۱۸۔ طلحہ نے درست کیا۔ صرف بارش کے قطروں سے قمیض ناپاک نہیں ہوئی، قمیض پاک تھی۔

## نماز

### منصوبہ بندی

**پہلا دن: نماز کی اہمیت۔** آمادگی: بذریعہ سوالات

س: آج فجر کی نماز کس کس نے پڑھی تھی؟ س: کون کون پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہے۔

☆ اعلان سبق س: نماز کی ادائیگی کیوں اہم ہے؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد صفحہ نمبر ۳۳ پر دی گئی حدیث ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆ حدیث پر تبادلہ خیال کریں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ارشاد سے نماز کی کیا اہمیت معلوم ہوتی ہے؟

س: ستون کیا ہوتا ہے ؟ س: ستون کا کام کیا ہوتا ہے؟ س: اگر ستون کمزور ہو تو کیا فرق پڑتا ہے؟

س: نماز دین کا ستون ہے کا کیا مطلب ہے؟ س: نماز کو قائم کرنے کا کیا مطلب ہے؟

☆ (ظاہری و باطنی تمام آداب کے ساتھ نماز ادا کرنا) س: نماز کے ظاہری اور باطنی آداب کیا ہیں؟

☆ طلبہ سے پوچھ کر پہلے تختہ سیاہ پر نماز کے ظاہری آداب لکھیں اور پھر باطنی آداب۔

نماز کے ظاہری آداب یہ ہو سکتے ہیں:

o جسم کا پاک ہونا o نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا

o قبلہ رخ ہونا o ستر ڈھکا ہونا

o نماز کے ارکان ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح ادا کرنا o رکوع وسجدہ اچھی طرح کرنا

o نماز جماعت سے ادا کرنا

☆نماز کے باطنی آداب یہ ہوسکتے ہیں:

o نماز میں پوری طرح متوجہ رہنا o یہ احساس رہنا کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہیں

o نماز کو سمجھ کر پڑھنا کہ کیا کہ رہے ہیں o اللہ کا خوف اور محبت محسوس کرنا

o یہ احساس ہونا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

س: تمام آداب کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کی سوچ پر کیا اثر پڑتا ہے؟ س: پھر اس کے عمل میں کیا تبدیلی آتی ہے۔

س: نماز کو قائم کرنے والے کا دین کیسے قائم ہوتا ہے؟ س: دین کے ڈھانے سے کیا مراد ہے؟ س: نماز کو ترک کردینے والے کا دین کیوں ڈھے جاتا ہے۔

☆تبادلۂ خیال ہونے کے بعد تختہ سیاہ پر لکھی ہوئی حدیث کے ایک ایک لفظ کے علیحدہ معنی پوچھیں۔

☆مشق کا سوال نمبر۲ کرنے کی ہدایت کریں۔(یہ سوال کتاب پر بھی کرایا جاسکتا ہے)

☆دو دو کے جوڑوں کی شکل میں تبادلہ خیال کرکے سوال نمبر۳ کرنے کی ہدایت کریں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر۱ (i) ، (ii)

**دوسرا دن؛ مفسدات نماز**

**آمادگی: بذریعہ سوالات**

س: نماز کی اہمیت کے بارے میں پڑھنے کے بعد، کیا آپ کی نمازیں کچھ بہتر ہوئیں؟

س: ہم اپنی نمازوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا کریں؟

☆طلبہ کی تجاویز سن کر نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں۔

☆طلبہ کو بتائیں نمازوں کو بہتر بنانے کے لیے اس کے ظاہری آداب کا جاننا بھی ضروری ہے۔

س؛ آپ نماز کے کون کون سے ظاہری آداب جانتے ہیں؟ س: نماز کی شرائط کیا ہیں؟ س: نماز کے ارکان کیا ہیں؟

س: سجدہ سہو کب کیا جاتا ہے؟ س: نماز کے واجبات کیا ہیں؟ س: نماز کس کس طرح ٹوٹ جاتی ہے؟

☆تختہ سیاہ پر تحریر کریں ''مفسدات نماز''

☆کتاب میں دیے گئے مفسدات کا ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھیے اور عملی زندگی کی مثالوں سے واضح کرتے جائیں۔

☆سوال نمبر۶ کرنے کی ہدایت کریں۔

☆اس کام کے لیے ۵ منٹ دیں

☆کام مکمل ہونے کے بعد برابر والے طالب علم سے کاپی کا تبادلہ کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ایک ایک سوال پوچھتے اور اس کی وضاحت کرتے جائیں۔اس طرح طلبہ کاپیوں میں اصلاح کرتے جائیں گے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر۴

**تیسرا دن: اوقاتِ نماز**

**آمادگی:** صفحہ نمبر۳۴ پر دی گئی سورۃ النساء کی آیت ۱۰۳ کو پوسٹر شیٹ پر ترجمہ کے ساتھ بڑے حروف اور گہرے رنگوں سے لکھ کر دکھائیں۔

س: اس آیت میں ہم کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ س: نمازوں کے اوقات کس نے بتائے ہیں؟ (کتاب میں دیا گیا بدو کے سوال کرنے کا واقعہ سنائیں)

س: پانچوں نمازوں کے اوقات کون کون سے ہیں؟

س: یہ اوقات کب شروع ہو کر کب تک رہتے ہیں؟ (طلبہ اندازاً بتائیں گے۔ان کے جوابات میں اختلاف ہوگا)

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ نمازوں کے اوقات سورج کے لحاظ سے مقرر کئے گئے ہیں۔س: نمازوں کے اوقات سورج کے لحاظ سے کیوں مقرر کیے گئے ہیں؟

☆ اس سوال کے جواب ضمن میں اسلام کا عالمگیر ہونا اور اس کی وسعت کو واضح کریں۔

☆ اب ہم نمازوں کے اوقات کو سورج کے لحاظ سے سمجھیں گے۔

☆ تختہ سیاہ پر عنوان تحریر کریں''نمازوں کے اوقات''

☆ ایک ایک نماز کا نام لکھ کر اس کے وقت کی وضاحت کرتے جائیں۔

☆ اوقات نماز کی وضاحت اگر تختہ سیاہ پر تصویری خاکہ بنا کی جائے کہ کس وقت سورج کہاں ہوگا اور کون سی نماز کا وقت ہوگا تو زیادہ مؤثر رہے گا۔

☆ اوقات نماز کی وضاحت کرتے ہوئے فقہی اصطلاحات مثلاً دومثل سایہ وغیرہ کی وضاحت اور نماز کے ممنوع اوقات اور افضل اوقات کی بھی خصوصی وضاحت کریں۔

☆ سورج کے لحاظ سے اقات نماز کی وضاحت کے بعد بتائیں کہ آج کل گھڑی کے لحاظ سے نمازوں کے اوقات کب سے کب تک ہیں۔

☆ سوال نمبرا، (iii) (iv) (v) کرنے کی ہدایت کریں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر۵ **عملی کام** :(۱) (۲)

**مشقی کام:**

س ا۔(i) نماز کے ظاہری آداب: سے مراد ہے نماز کے وہ فقہی احکام جن کا ظاہری طور پر اہتمام کیا جاتا ہے اوران پر عمل کرنا یا نہ کرنا نظر آتا ہے۔مثلاً نماز کی شرائط، نماز کے ارکان ،نماز کے واجبات اور مفسدات نماز وغیرہ۔

(ii) نماز کے باطنی اداب سے مراد وہ احکام اور آداب ہیں جن کا تعلق دل کی کیفیت اور نیت سے ہے۔اسے نماز ادا کرنے والا اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں اس میں اللہ کی حاضری کا احساس اللہ کی عظمت اور بڑائی کا احساس، دل کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔جو کچھ پڑھ رہے ہیں اس کو سمجھنا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔وغیرہ شامل ہیں۔

(iii) نماز کے اوقات سورج کے لحاظ سے رکھے گئے ہیں۔اس لیے دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والا انسان با آسانی نماز کے اوقات معلوم کر سکتا ہے اور کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا طریقہ پرانا یا نا قابل عمل نہیں ہوگا کیونکہ جب تک سورج کی گردش قائم ہے نمازوں کے اوقات معلوم کرنا ممکن ہے۔

(iv) نماز پڑھنا تین اوقات میں ممنوع ہے۔ایک فجر کا وقت ہونے کے بعد سورج نکلنے کی ابتدا سے جب تک سورج کی روشنی پھیل جائے۔دوسرا ظہر کی نماز سے پہلے جب سورج مکمل طور پر آسمان کے اوپر یعنی نصف النہار پر ہو۔تیسرا عصر کی نماز کے آخر اور مغرب کی نماز کے وقت سے پہلے جب سورج کی روشنی میں زردی آجائے اور چمک ختم ہو جائے۔

(v) نماز مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے فوری بعد شروع وتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک آسمان پر شفق کی سرخی ہو اور ہلکا ہکا اجالا پھیلا رہے اندھیر ہو جانے اور تارے نظر آنے پر وقت ختم ہو جاتا ہے۔

س۲۔

| الدین | عماد | الصلوۃ | رسول اللہ | قال |
|---|---|---|---|---|
| دین کا | ستون ہے | نے نماز | رسول اللہ ﷺ | فرمایا |

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔

| الدین | اقام | فقد | اقا مھا | من |
|---|---|---|---|---|
| دین کو | قائم کیا | یقیناً | قائم کیا اس کو | جس نے |

جس نے اس کو قائم کیا اس نے یقیناً دین کو قائم کیا۔

| الدین | ھدم | فقد | تر کھا | و من |
|---|---|---|---|---|
| دین کو | ڈھادیا | یقیناً | چھوڑ دیا اس کو | اور جس نے |

اور جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے یقیناً دین کو ڈھا دیا۔

س۳۔

(i) دین زندگی گزارنے کا وہ طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے انسانوں کو بتایا۔

(ii) نماز قائم کرنے کا مطلب ہے نماز کو اسکے ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ اہتمام سے ادا کرنا۔

(iii) نماز دین کا ستون ہے تو دین ایک عمارت کی مانند ہے۔

(iv) نماز کو دین کا ستون اس لئے قرار دیا گیا کیونکہ نماز سے اپنے بندہ ہونے کی حیثیت اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا احساس رہتا ہے اور یہ احساس جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی دین پر عمل اچھا ہوگا یعنی کہ نماز اچھی ہوگی تو دین اچھا ہوگا۔

(v) دین کو ڈھانے کا مطلب ہے دین کو مانا تو جائے مگر اس پر صحیح طرح عمل نہ کیا جائے۔کوئی بات مان لی اور کوئی نہ مانی تو یہ عمارت ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔

(vi) نماز ترک کردینے سے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ یہ یاد نہیں رہتا کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔جب یہ ہی یاد نہیں رہا تو اللہ کے حکم پر چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔اس طرح دین ڈھے جاتا ہے۔

س۴۔ یہ تحقیقی کام طلبہ کو خود کرنے دیں تاکہ ان میں تحقیق کا جذبہ پروان چڑھے۔

س۵۔(i) سایہ اصلی: عین زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے اس کو سایہ اصلی کہتے ہیں۔

(ii) صبح صادق: صبح کے وقت جب آسمان کے مشرقی کنارے پر ہلکی سی سفیدی پھیل جائے صبح صادق کہلاتا ہے۔

(iii) لقمہ دینا : نماز باجماعت کے دوران اگر امام تلاوتِ قرآن میں کوئی غلطی کرے تو مقتدی کا اس کی اصلاح کرنا اور درست قرأت بتانا لقمہ دینا کہلاتا ہے۔

(iv) دو مثل سایہ: سایہ اصلی کے علاوہ جب کسی چیز کا سایہ اس چیز کے سائے سے دوگنا ہو جائے تو اس کو دو مثل سایہ کہتے ہیں۔

(v) عمل کثیر: نماز پڑھتے ہوئے کوئی ایسا عمل کرنا کہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔

س۶۔ (i) اسد کی نماز فاسد ہوگئی کیونکہ دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(ii) حامد کی نماز فاسد ہوگئی کیونکہ وہ دورانِ نماز بول پڑا۔

(iii) آصف کی نماز فاسد ہوگئی کیونکہ اس نے امام سے سبقت کی۔

(iv) نیند کے معمولی جھونکے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(v) رضیہ کی نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ دوران،نماز اس کے منہ سے آہ نکل گئی۔

(vi) نیند کے معمولی جھونکے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(v) رضیہ کی نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ اس کا عمل قلیل تھا۔

(vi) اس کی نماز فاسد ہوگئی کیونکہ دورانِ نماز اس کے منہ سے آہ نکل گئی۔

(vii) دادی جان کی نماز فاسد ہوئی کیونکہ ان کا عمل عملِ قلیل تھا۔

(viii) باجی کی نماز فاسد ہوگئی کیونکہ امام کے سوا کسی کی قرأت درست کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور ناہید باجی کی امام نہیں تھی۔

# روزہ

**پہلا دن: (ابتدائیہ روزے کا مقصد)**

**آمادگی: بذریعہ سوالات**

ا۔ مسلمانوں کے نزدیک کون سا مہینہ سب سے مبارک اور افضل ہے؟ (رمضان المبارک)

۲۔ رمضان المبارک کی یہ اہمیت اور فضیلت کیوں ہے؟

طلبہ کی جانب سے مختلف جوابات سامنے آئیں گے۔ طلبہ کی جانب سے آنے والے جوابات نکات کی صورت میں تحریر کیے جائیں اور ہر نکتہ کی وضاحت کی جائے۔

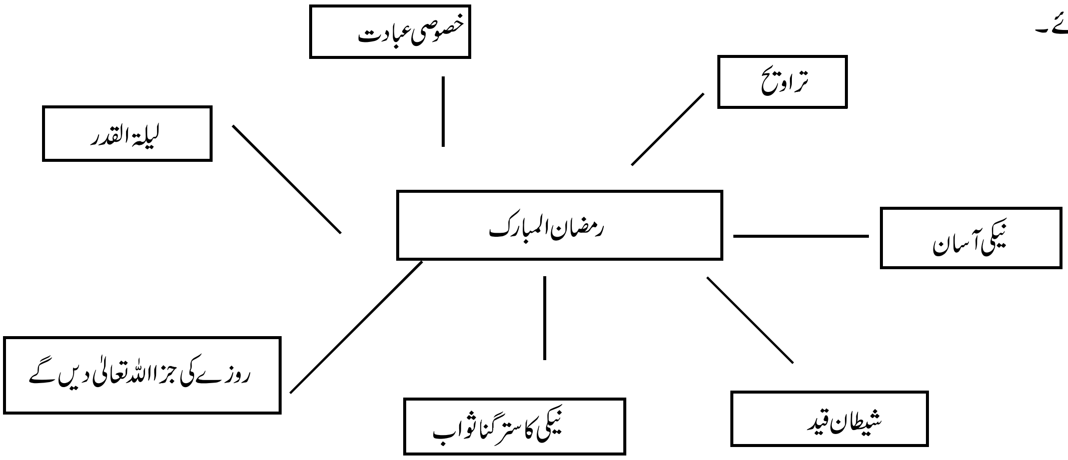


☆ گروپ ڈسکشن کا اعلان کیا جائے۔ گروپ ڈسکشن کے لیے جماعت کے طلبہ کو تین گروہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ خیال رہے کہ ہر گروہ میں طلبہ کی تعداد یکساں ہو۔

☆ ہر گروپ کو کتاب کے صفحہ نمبر ۴۳ پر موجود ایک حدیث پر تبادلہ خیال کر کے نکات تحریر کرنے کے لیے کہا جائے۔

☆ گروپ ڈسکشن کے دوران معلم طلبہ کے ہر گروہ میں باری باری جا کر ہونے والے تبادلہ خیال کو سنے تا کہ خیال کے دوران وقت ضائع نہ ہو اور اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو بآسانی حل ہو سکے۔

☆ پانچ منٹ کے بعد تمام گروہ سے باری باری متعلقہ احادیث کے بارے میں نکات سن لئے جائیں۔ نکات سننے کے دوران استاد تختہ سیاہ پر ہر حدیث کے متعلق نکتے کو مختصراً تحریر کر لیں مثلاً

| حدیث نمبرا | حدیث نمبر۲ | حدیث نمبر۳ |
|---|---|---|
| | | |

☆ ان احادیث پر تبادلہ خیال کی روشنی میں طلبہ سے مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں۔

ا۔ روزے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

۲۔ روزے سے اطاعت کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

۳۔ روزے میں کن باتوں سے پرہیز ضروری ہے؟

☆ ان تمام سوالات کے ذریعے طلبہ کو صفحہ نمبر ۴۴ کے بنیادی نکات وضاحت کے ساتھ بیان کیے جائیں کہ روزے کی روح دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے۔

☆ سوال نمبر ،کلاس میں کروائیں

**جماعت کا کام:** س:ا(i)

**دوسرا دن (سحری و افطار کے احکام)**

**آمادگی: بذریعہ سوالات**

س: روزے کا آغاز کس سے ہوتا ہے؟ (سحری سے) س: سحری کسے کہتے ہیں؟

☆ کتاب کے صفحہ نمبر ۴۰ پر موجود حدیث پڑھ کر سنائی جائے اور اس کی وضاحت کی جائے کہ سحری کھانا سنت ہے لہٰذا اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆ سحری ے حوالے سے مزید احادیث کے ذریعے سحری کی اہمیت کو واضح کی جائے۔

☆ سحری کے اوقات کے لحاظ سے معاشرے کے عمومی روّیے کی وضاحت کی جائے کہ آدھی رات ہی سے سحری کر لینا یا پھر سحری نہ کرنا اسلامی رویہ نہیں ہے۔

تاہم کسی مجبوری کی وجہ سے سحری نہ کرنے کی بنا پر روزہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں ہے۔

س: روزہ کب ختم ہوتا ہے؟ س: روزہ کھولنے کو کیا کہتے ہیں؟ س: افطار کے معنی کیا ہیں؟

☆ تعجیل افطار سے متعلق حدیث طلبہ کو سنائی جائے اور تبادلہ خیال کے ذریعے اس کی وضاحت کی جائے۔

☆ خاموش مطالعہ: صفحہ نمبر ۴۱ کا خاموش مطالعہ کرایا جائے

مطالعے ے بعد طلبہ سے افطار کے آداب باری باری دریافت کر لئے جائیں۔

☆ افطار کے وقت کی اہمیت: افطار کے وقت کی اہمیت بتانے سے پہلے طلبہ سے ان کے گھروں میں افطار کے وقت کے معمولات دریافت کر لئے جائیں کہ عام طور پر افطار کے وقت کیا ہوتا ہے پھر افطار کے وقت کی اہمیت واضح کی جائے۔

☆ افطار کے وقت اور افطارے بعد کی دعائیں کئی بار پوری کلاس کے ساتھ دہرائیں تاکہ وہ طلبہ کو یاد ہو جائیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ۱ (ii) (iii) ۴، ۵

**تیسرا دن: مفسدات و مکروہاتِ صوم**

**آمادگی: فرضی مسائل کے ذریعہ**

س: اگر آپ نے روزے میں غلطی سے پانی پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ س: اگر روزے میں مسوڑھوں سے خون نکل آئے تو؟

س: روزے کے لیے سحری کے لیے آنکھ نہ کھلے تو؟

☆ موضوع کا اعلان کیا جائے اور تختہ سیاہ پر تحریر کریں'' مفسداتِ صوم)

☆ لفظ 'مفسد' کی وضاحت کیجیے۔

☆ مفسدات صوم کا ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں اور اس کی عملی مثالوں سے وضاحت کرتے جائیں۔

☆ س: مکروہ کسے کہتے ہیں؟ س: مکروہ ہونے سے روزہ پر کیا اثر پڑتا ہے؟

☆ تختہ سیاہ پر مکروہات صوم کا عنوان تحریر کیجیے۔

☆ مکروہاتِ صوم کا ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھتے اور اس کی عملی مثالوں سے وضاحت کرتے جائیں۔

**تفویض کار: سوال نمبر :۳**

**چوتھا دن: فقہی سوال + گروپ ڈسکشن**

**آمادگی: فرضی صورتحال کے ذریعہ**

☆ طلبہ سے روزے سے متعلق چند فرضی فقہی سوالات پوچھیں مثلاً

س: اگر روزہ رکھ کر سارا دن فلمیں دیکھتے رہیں تو روزہ ہوا یا نہیں؟ س؛ روزے میں کاغذ نگل لیا تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟

س: روزے میں تھوک نگل لیا تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ (مزید سوالات بھی بنائے جاسکتے ہیں)

☆ سوال نمبر ۶ کرنے کی ہدایت کریں۔ (اس کام کے لیے پانچ سے سات منٹ کا وقت دیں)

☆ کام مکمل ہونے کے بعد طالب علم کو اپنے برابر والے ساتھی طالب علم سے اپنی کاپی بدلنے کی ہدایت کریں۔

☆اب سوال نمبر ۶ کا ایک ایک فقہی مسئلہ پوچھیں اور صحیح جواب کی نشاندہی کریں۔

☆ طلبہ ساتھ ساتھ کاپیوں پر تصحیح کرتے جائیں۔

☆ پھر چار چار کے گروپ بنا کر عملی کام نمبر ۱ اور ۲ پر تبادلہ خیال کر کے نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔

☆ دس منٹ کے بعد باری باری ہر گروپ سے اس کے نکات سن لیں اور یہ نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

عملی کام (i) (ii)

مشقی کام:

س1۔(i) روزے کا بنیادی مقصد دراصل اللہ تعالیٰ کی بے چون چرا اطاعت کی تربیت کرنا ہے۔

(ii) سحری سے متعلق پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ''سحری کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''

(iii) افطار کا وقت دعا کی قبولیت میں سے ایک ہے۔ روزے رکھنے والے بندے سے اللہ تعالیٰ افطار کے وقت بہت قریب ہوتا ہے لہٰذا اس وقت مانگی جانے والی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

س۔۲ (i) گناہ کے تمام کام مثلاً جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، لڑائی جھگڑا وغیرہ دراصل جھوٹ پر عمل کرنا ہوتے ہیں کیونکہ یہ تمام برائیاں دین کا الٹ ہیں ہمارا دین ہی سب سے بڑی سچائی ہے اور اس کا الٹ دراصل جھوٹ ہے اسی یے تمام برائیاں جھوٹ پر عمل کرنا کہلاتی ہیں۔

(ii) اس حدیث کے مطابق بظاہر تو روزہ رکھنے والا روزے سے ہوتا ہے لیکن ان برائیوں پر عمل کرنے کی وجہ سے وہ صرف فاقہ کر رہا ہوتا ہے۔ یہاں کھانا پینا چھوڑنے سے مراد فاقہ کرنا ہے جس کا کوئی اجر اللہ کے ہاں موجود نہیں ہے۔

(iii) اللہ تعالیٰ نے روزے کے باوجود برائی کا کام کرنے والے کے لیے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

(iv) اس حدیث سے روزے کے بارے میں یہ پتہ چلتا ہے کہ روزہ دراصل برائیوں سے بچنے اور اللہ کے حکم کے مطابق چلنے کا نام ہے۔ اگر انسان روزہ رکھ کر بھی وہی برائیاں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے روزے کی کوئی حاجت نہیں بلکہ وہ روزہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں فاقہ ہے جس کا کوئی اجر نہیں ہے۔

س۳۔ (i) تاخیر سحری: تاخیر سحری سے مراد دیر کرنا ہے یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے سحری کا کرنا

(ii) تعجیل افطار: سورج غروب ہوتے ہی کچھ کھا پی کر روزہ کھول لینا افطار کہلاتا ہے۔ تعجیل کا مطلب ہے جلدی کرنا یعنی غروبِ آفتاب کے فوراً بعد افطار کر لیا جائے۔

(iii) مفسداتِ صوم: وہ اعمال جن کے کرنے سے روزہ فاسد یعنی ٹوٹ جاتا ہے۔

(iv) مکروہاتِ صوم: وہ ناپسندیدہ اعمال جن کے کرنے سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں مگر بہتر اور عمدہ نہین رہتا۔ ان سے بچنے ک اہتمام کرنا چاہیے

س۴۔ (i) **لا یزا ل النا س بغیر ما عجلو الفطر**

لوگ اچھی حات میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کریں گے

(ii) **تسحرو فان فی السحور بر کۃ**

سحری کرو کیونکہ سری کھانے میں برکت ہے

(iii) **کم من صا ئم لیس لہ من صیا مہ الاظماء**

کتنے ہی روزدار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

س۶۔ ☆ وقت گزرجانے کے بعد سحری کھانے سے روزہ مفسد ہو گیا لہٰذا روزہ نہیں ہوا۔

☆ خالد کا روزہ مکروہ ہو گیا۔

☆ زید کی امی کا روزہ مفسد ہو گیا۔

☆ روزہ نہیں ہوا۔

☆ خالد کا روزہ ٹوٹا نہیں مگر مکروہ ہو گیا۔

☆ کوئی فرق نہیں پڑا۔

عملی کام:

ا۔ (i) آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے۔ (ii) غیبت، چغلی اور جھوٹ سے پرہیز کریں گے

(iii) نیکی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ (iv) قرآن وحدیث پڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

(v) عبادات کو ذوق وشوق سے اور بروقت ادا کریں گے۔ (vi) ہر ایک کام خود بھی کریں گے اور دوسروں کو بھی کرنے کی ترغیب دیں گے۔

۲۔ (i) وہ کیا سمجھتے ہیں؟

(i) روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام ہے؟ (ii) روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور برے کام سے پرہیز ضروری نہیں ہے؟

(iii) سحری کر لی سارا دن کچھ نہیں کھایا پیا اور شام کو افطار کر لیا تو روزے کے سارے اجر مل گئے؟ (iv) روزہ جیسے چاہے گزار سکتے ہیں، سو کر فلم دیکھ کر؟

(v) روزے کا اجر حاصل کرنے کے لیے چوری، جھوٹ، غیبت غرض اللہ کی کسی نافرمانی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے؟ (vi) روزہ صرف کھانے پینے سے ٹوٹتا ہے، برائیوں سے روزے کا کچھ نہیں بگڑتا؟ (vii) روزہ رکھ کر کھا پی لیا تو بہت گناہ ہوگا دوسری برائیوں سے کچھ نہیں ہوگا؟

وہ کیا کرتے ہیں؟

(i) روزہ رکھ کر بھی برے کام کرتے ہیں۔ ii) روزے میں بھی فضول اور گناہ کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔

(iii) روزے میں زیادہ نیکیاں کمانے کی فکر نہیں کرتے۔ (iv) وہ افطار اور سحری میں بہت سارا کھاتے ہیں

(v) وہ نمازوں کی فکر نہیں کرتے۔ کبھی پڑھی کبھی نہیں پڑھی یا پھر جلدی جلدی پڑھ لی۔ (vi) وہ روزے میں بھی لڑتے جھگڑتے اور گالم گلوچ کرتے ہیں۔

(vii) وہ روزے میں بھی گانے سنتے اور فلمیں دیکھتے ہیں۔ (viii) بار بار بھوک پیاس اور روزہ لگنے کا ذکر کرتے ہیں۔

# شُکر

**منصوبہ بندی:** پہلا دن

آمادگی: طلبہ سے اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں کی فہرست مرتب کرنے کے لیے کہا جائے۔ دومنٹ کے بعد طلبہ سے نعمتوں کے نام پوچھیں۔ بیس سے پندرہ نعمتوں کے نام پوچھنے کے بعد طلبہ کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے حساب نعمتوں سے نوازا ہے جن ااحاطہ کرنا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ فہرست میں موجود چند ایک چیزوں کے بارے میں طلبہ سے پوچھیں کہ ہم کس طرح ان چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مثلاً ہوا، اناج، غلہ، پھل، ہرے بھرے کھیت، صحت، ماں باپ، رشتہ دار وغیرہ طلبہ سے پوچھا جائے کہ

☆اس نعمت سے بھری دنیا میں انسان کو بھیجنے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

معلم طلبہ کے جوابات سننے کے بعد تختہ سیاہ پر تحریر کرے کہ انسان کو

دنیا میں بھیجنے کا مقصد

امتحان

نعمتوں کا

بندہ شکر گزار بنے یا ناشکرا بنے

اسی تبادلہ خیال کے دوران سورۃ الدھر (۳) آیت تحریر کردی جائے اور آیت کی وضاحت کریں۔ انسان کے پاس دو ہی راستے ہیں یا شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔

طلبہ سے پوچھا جائے کہ

☆ صبح شام اتنی ساری نعمتیں استعمال کرنے کے بعد انسان کا کیا روّیہ ہوتا ہے؟

☆اس سوال کے مختلف جوابات آئیں گے۔ معلم طلبہ کو صفحہ نمبر ۵۱ پر دیے گئے نکات تک لائے۔

۱۔انسان اس کا عادی ہوجاتا ہے۔ ۲۔انسان بھول جاتا ہے کہ نعمت کس نے دی ہے اور کیوں دی ہے۔

۳۔ نعمتوں کو پیدائشی حق سمجھتا ہے ۳۔ ان نعمتوں کو اپنی محنت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

اسی روّیے کی مزید وضاحت سورۃ الکھف میں بیان کردہ باغ والوں کے واقعے سے کی جائے کہ ایک شخص کا بڑا شاندار باغ تھا۔ وہ اپنے ساتھی سے کہتا ہے میں مال دار ساتھیوں میں تم سے زیادہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ سب ختم ہوگا اور اگر میں اپنے رب کی طرف پلٹایا گیا تو بھی مجھے امید ہے وہاں مجھے اس سے زیادہ ملے گا۔ ایک روز زور کی آندھی آتی ہے اور اس کا پورا باغ تلپٹ کرکے رکھ دیتی ہے۔ اس طرح جیسے وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔

(قرآن پاک سے واقعہ کا مطالعہ کرلیا جائے)

واقعے کی روشنی میں طلبہ کو بتایا جائے کہ ان نعمتوں کو پانے کے بعد ہمارا روّیہ شکر گزاری کا ہونا چاہیے۔

☆موضوع کے لحاظ سے طلبہ سے مزید سوالات کیے جائیں

۱۔شکر کے معنی کیا ہیں؟ (احسان مندی)

مثال دے کر سمجھایا جائے کہ جیسے انتہائی ضرورت کے وقت کوئی آپ کی مدد کرے تو دل میں احسان مندی کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان اللہ تعالیٰ کی محدود نعمتوں کو زندگی بھر استعمال کرتا رہتا ہے تو اس نعمتوں کو پانے کے بعد شکر گزار بندے کے احساسات احسان مندی کے ہوتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتوں کا اعتراف ہوتا ہے۔ مسلمان جانتا ہے کہ ان تمام نعمتوں کو عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ:

شکر کا حقیقی تصور

ایمان کا روّیہ

ہم اعتراف کریں ——— نعمتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں

احسان مند ہوں ——— یعنی شکر گزار ہوں

فرمانبرداری کریں ——— یعنی عبادت اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کی

تختہ سیاہ پر اس نقشے کے ذریعے شکر کا حقیقی تصور سمجھایا جائے۔

صفحہ نمبر ۵۱ پر تحریر کردہ سورۃ البقرہ کی آیت اور اس کا ترجمہ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ اس آیت میں شکر کے مقابلے میں کون سا لفظ استعمال کیا گیا ہے؟ (کفر)

☆ آیت سے کس بات کی وضاحت ہوتی ہے؟

☆ کفر کے روّیے کی کیا وجہ ہوتی ہے؟

☆ کفر کے اس رویے کو کیا کہتے ہیں (کفرانِ نعمت)

معلم طلبہ کے جوابات کا احاطہ کرتے ہوئے شکر ار کفر کے مابین فرق کو واضح کرے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۵ (i) (iv)

**دوسرا دن: (سب سے بڑی نعمت صفحہ نمبر ۵۶)**

**آمادگی:** حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے کردار کا تقابل

معلم تختہ سیاہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسری طرف فرعون کی سرخی لگائے۔ طلبا سے کہا جائے کہ تقابل کریں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا چیزیں عطا کی گئی تھیں۔

طلبہ کی طرف سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔

| حضرت موسیٰ علیہ السلام | فرعون |
|---|---|
| ۱۔ غلام قوم بنی اسرائیل سے تعلق | ۱۔ شاہی خاندان سے تعلق |
| ۲۔ اللہ کے نبی | ۲۔ وقت کا حاکم یعنی بادشاہ |
| ۳۔ معجزات | ۳۔ جھوٹے جادوگروں کا گروہ |
| ۴۔ مال و دولت کا نہ ہونا | ۴۔ بے انتہا طاقتور اور مال و دولت کی فراوانی |
| ۵۔ لوگوں کا تعلق اللہ سے جوڑنا | ۵۔ اپنے آپ کو خدا کہنا |

تقابل کے نکات کے بعد سے سوال کیا جائے کہ آپ کے خیال میں کامیاب کون تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا فرعون؟

اس سوال کا واضح جواب یہی ہے کہ کامیاب حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ طلبہ سے معلوم کیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیوں کامیاب ہیں؟ کیونکہ موسیٰ علیہ السام اللہ تعالیٰ کے پیامبر تھے اور فرعون اس کا منکر۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دیں حضرت موسیٰ نے اللہ کی راہ میں ہی خرچ کیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی ہدایت کا راستہ دکھایا جبکہ فرعون نے ان نعمتوں کا غلط طریقے سے استعمال کر کے لوگوں کو اذیت اور تکالیف پہنچائیں اور اللہ کا انکار کیا جس کی وجہ سے وہ عذاب کا حقدار ٹھرا۔

مندجہ بالا تبادلہ خیال کے بعد طلبہ سے صفحہ ۵۶ پر موجود سب سے بڑی نعمت کا خاموش مطالعہ کرایا جائے۔ خاموش مطالعے کے بعد طلبہ سے نکات معلوم کیے جائیں۔ طلبہ سے نکات سننے کے بعد اس بات کی وضاحت کی جائے کہ ہدایت کی دولت ہی انسان کو شکر گزار بندہ بنانے میں مدد دیتی ہے۔ حدیث ہے کہ

''اللہ تعالیٰ جب کسی کی بھلائی کا رادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے'' یہی دین کی سمجھ دراصل سب سے بڑی نعمت ہے۔

☆ تبادلہ خیال کے بعد جماعت کے چار گروہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ ہر دو گروہ کو صفحہ نمبر ۵۲ اور ۵۳ کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے اور شکر گزار اور ناشکرے انسان کے موضوعات سے متعلق

پانچ نکات تحریر کرنے کو کہا جائے۔طلبہ کو واضح ہدایت کی جائے۔

گروہ الف اور ب شکرگزار انسان اور گروہ ج اور ناشکرا انسان کا خاموش مطالعہ کریں۔

سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

س ۱: ناشکرا انسان کیسا ہوتا ہے؟ س ۲: شکرگزار انسان کیسا ہوتا ہے؟ س ۳: ناشکرے انسان کی کیا خامیاں ہیں؟ س ۴: شکرگزار انسان کی کیا خوبیاں ہیں؟

☆ طلبہ سے تمام نکات کی پیش کش کروائی جائے۔

تفویض کار: سوال نمبر ۵ (ii) سوال نمبر ۵ (iii) سوال نمبر ۷

**تیسرا دن :(جذبہ شکر کیسے پیدا کیا جائے)**

**آمادگی: بذریعہ اعادہ کے سوالات**

س: شکرگزار انسان کیسا ہوتا ہے؟ س: اس کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

س ناشکرا انسان کیسا ہوتا ہے؟ س: اس کو ناشکری سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

☆ ناشکری اس قدر نقصان دہ اور شکرگزاری کے اتنے فائدے ہیں تو پھر شکرگزار بننا چاہیے۔تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

''جذبہ شکر کیسے پیدا کیا جائے''

☆ کتاب میں دیے گئے نکات ایک ایک کر کے تختہ سیاہ پر لکھیں اور حقیقی زندگی کی مثالوں سے اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

☆ شکرگزار بننے کی دعا کلاس کے ساتھ چند بار دہرائی جائے اور اس کو زبانی یاد کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ س ۱ اور س ۲ پر تبادلہ خیال کریں اور پھر یہ سوالات کلاس میں کرنے کی ہدایت کریں۔

تفویض کار: سوال نمبر ۳، سوال نمبر ۶

**مشقی کام:**

س ۱۔اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا انسان نعمتوں کو اللہ تعالی کی رحمت کا نتیجہ سمجھتا ہے لہٰذا

i) وہ فخر و غرور میں مبتلا نہیں ہوتا۔

ii) نعمتیں اس کے ایمان میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔

iii) نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرتا ہے۔

iv) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

v) مایوسی اور بے سکونی سے محفوظ رہتا ہے۔

س ۲۔i) ایک ایسا شخص جس کے پاس ہدایت کی نعمت نہیں ہے وہ اللہ تعالی کی دی گئی تمام نعمتوں کو اپنی محنت اور صلاحیت کا نتیجہ سمجھے گا۔

ii) ہر چیز زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے گا۔

iii) اپنا مال و دولت سنبھال کر رکھے گا، کسی کی مدد نہیں کرے گا۔

iv) ہر نعمت کا ستعمال اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے بجائے جہاں دل چاہے کرے گا۔

v) اپنی نعمتوں سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور اللہ تعالی کو راضی کرنے کے بجائے اللہ تعالی کی ناراضگی اور گناہ حاصل کرے گا۔

س ۳۔i) امجد اپنی سائیکل پر پڑوس کے بچے کو بٹھا سکتا ہے۔

ii) اسلم کے گھر والے محلے کے دوسرے لوگوں کو کنویں سے پانی استعمال کرنے کی اجازت دے کر اس نعمت کا عملی شکر ادا کر سکتے ہیں۔

iii) ذہین لڑکے کمزور ذہن رکھنے والے لڑکوں کو اپنے ساتھ فارمولا دوبارہ سمجھا کر ان لڑکوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

iv) رضیہ کے پاس چونکہ ان چیزوں کی کوئی کمی نہیں ہے لہٰذا رضیہ کو چاہیے کہ وہ اپنی ہم جماعت کو یہ چیزیں استعمال کرنے دے دیا کرے تاکہ ہم جماعتوں کو کمی کا احساس نہ رہے۔

س۴۔i) شکر کے معنی ہیں نعمتوں کا اعتراف کر کے احسان مند ہونا۔

جب انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتیں دیکھتا ہے اور استعمال کرتا ہے تو اس کو یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ ان نعمتوں کو حاصل کرنے میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے اور یہ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی کوشش کے بغیر ہی عطا فرمائی ہیں۔ یہ احساس انسان کے دل میں اللہ کی محبت اور شکر کے جذبات کو بھر دیتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے ۔اسی احسان مندی اور فرمانبرداری کو شکر کہتے ہیں۔

مثال i۔ شکر گزار انسان خوش اس لئے رہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں پر راضی اور مطمئن ہوتا ہے۔ اس کو زیادہ حاصل کرنے کی ہوس نہیں ہوتی۔ اس طرح وہ بے سکونی اور مایوسی کی کیفیت میں بھی رہتا ہے۔ یہ ساری کیفیات اس کو اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کا باعث بنتی ہیں لہٰذا وہ خوش رہتا ہے جبکہ ناشکرا انسان نعمتوں کی قدر نہیں کرتا۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہے۔ نعمت کے مل جانے پر غرور و تکبر کرتا ہے اور چھن جانے پر اللہ تعالیٰ سے شکایتیں کرتا ہے لہٰذا وہ ہر وقت بے سکون اور ناخوش رہتا ہے۔

مثال ii۔ کسی شخص کا بچہ بہت بیمار ہو اور اس کے پاس علاج کے لیے پیسے بھی کم ہوں۔ وہ سخت پریشان ہو۔ ایسے میں کوئی نیک ڈاکٹر پوری توجہ سے اس کے بچے کا علاج کرے اور کوئی اضافی پیسے بھی نہ لے تو وہ غریب شخص اس ڈاکٹر کا شکر گزار ہوتا ہے۔ اسے دل میں داکٹر کے لیے محبت اور عقیدت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ زبان سے اس کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔ اس کی خدمت کرنے، اس کے کام آنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر کسی سے اس کی تعریف کرتا ہے۔

مثال iii۔ شکر گزار انسان خوش رہتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر مطمئن ہوتا ہے جبکہ ناشکرا انسان دوسروں کی نعمتیں دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا ہے اور یہ ہی سوچتا رہتا ہے کہ میرے پاس یہ نہیں ہے، وہ نہیں ہے۔ اس لئے ناخوش رہتا ہے۔

iii) (الف) ناشکرا انسان نعمتوں کو اپنی محنت کا نتیجہ سمجھتا ہے

(ب) ناشکرا انسان غرور و تکبر میں مبتلا رہتا ہے۔

(ج) نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس رہتا ہے۔

iv) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اللہ کی رحمت سمجھنے کے بجائے اپنی محنت کا نتیجہ سمجھنا اور اس کو اپنی مرضی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف استعمال کرنا دراصل ناشکری کا روّیہ کفران ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے انکار۔

س۵۔ پیارے رسول ﷺ نے یہاں ذکر کرنے، شکر کرنے اور عبادت کو خوبصورتی کے ساتھ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد مانگی ہے۔

س۶۔ ناشکرے انسان کی خرابیاں

i) اس کے دل میں نعمتوں کی قدر نہیں ہوتی۔

ii) اس کے دل میں اللہ کے لیے محبت کا جذبہ نہیں ہوتا۔

iii) وہ غرور و تکبر میں مبتلا ہوتا ہے۔

iv) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے ۔

v) انعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے۔

# انفاق فی سبیل اللہ

**طریقہ تدریس؛**

**پہلا دن: (صفحہ نمبر ۵۵ ابتدائیہ انفاق) دورانیہ: ۳۰ منٹ**

**آمادگی:** طلبہ کو صفحہ نمبر ۶۰ پر موجود تحریر کہانی کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کی جائے جس کے بعد اس سے متعلق چند سوالات کیے جائیں گے۔

س: فیصل کیسا تھا؟ فیصل اور عامر میں کیا فرق تھا؟ فیصل کی اچھی اچھی چیزیں دیکھ کر عامر کے دل میں کیا خیال آیا؟

☆ اللہ تعالیٰ نے کسی کو امیر اور کسی کو غریب کیوں بنایا ہے؟

☆ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

☆ اس میں امیر کی آزمائش ہے اور غریب کی آزمائش کیا ہے؟

ان سوالات کے بعد صفحہ نمبر ۶۱ پر تحریر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۵۷ پڑھ کر سنائیں اور وضاحت کریں کہ جن بندوں کو انکی ضرورت سے زیادہ دیا ہے اس میں غریبوں کا بھی حصہ ہے تا کہ وہ ان لوگوں کی مدد کریں جو محروم ہیں اور اس میں بندوں کی یہ آزمائش بھی ہے کہ وہ اس مال کو اپنا حق سمجھتے ہیں یا اللہ کی امانت

☆ انفاق کے معنی و مفہوم طلبہ کو بتائے جائیں اور تختہ سیاہ پر تحریر کیے جائیں۔

☆ انفاق، صدقہ، خیرات اور زکٰوۃ کی اصطلاحات کی وضاحت کریں۔

☆ جب آپ کسی غریب کو دیکھتے ہیں تو کیا سوچتے ہیں؟

☆ آپ کا دل کیا چاہتا ہے؟

☆ خود کو اس کی جگہ رکھ کر سوچیں کہ اگر آپ کی بہت ساری ضرورتیں ہوں اور وہ پوری نہ ہو سکتی ہوں تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟

ان سوالات کے ذریعے انفاق کی ضرورت اور اہمیت بھی واضح کر دی جائے اور دوسروں کی مدد کرنے کا فطری جذبہ بھی بیدار کیا جائے۔ اگر ذہن میں یہ ہو کہ ہم اپنا مال دوسروں پر کیوں خرچ کریں تو اس کا ازالہ ہو سکے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر ا (i) ، (ii)

**دوسرا دن: انفاق کی صورتیں**

**آمادگی: سوالات کے ذریعے**

☆ ہم کہاں کہاں اپنے پیسے خرچ کرتے ہیں؟

☆ ہمارے امی ابو کہاں کہاں پیسے خرچ کرتے ہیں؟

طلبہ کے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔

☆ ان میں سے کون سے اخراجات انفاق فی سبیل اللہ ہیں جس کا اجر ملے گا؟

☆ انفاق کی مدات کو علیحدہ لکھیں اور طلبہ سے پوچھ کر انفاق کی مزید صورتیں بھی اس میں شامل کر دیں۔ پھر فہرست کو انفاق کی تین مختلف صورتوں میں تقسیم کر دیں۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ انفاق کی مختلف صورتیں ہیں اور ان تمام جگہوں پر خرچ کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

☆ انفاق کی صورتوں کی وضاحت کے بعد طلبہ کو پہلی صورت گھر والوں پر خرچ کرنا کی اہمیت بتانے کے لیے سبق میں دیے گئے نکات سمجھائے جائیں۔

صفحہ ۶۲ پر تحریر حدیث کی وضاحت کریں کہ گھر والوں اور اہل و عیال پر خرچ کرنا تو بہترین صدقہ ہے لیکن ناجائز خواہشات اور عیاشی کی خاطر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا کسی طور جائز نہیں ہے۔ اس کی مزید وضاحت کے لیے درج ذیل کہانی سنائی جائے اور کہانی کے آخر میں سوالات دریافت کیے جائیں۔

کہانی نمبر ا:

احمد صاحب کا اپنا کاروبار ہے۔ گھر میں دو گاڑیاں ہیں۔ آمدنی اچھی ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی خاص مشکل تو نہیں ہوتی لیکن ان کے گھر کے اخراجات کافی زیادہ ہیں جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان رہتے ہیں۔ پچھلے ماہ ہی ان کے بیٹے نے والدہ کی گاڑی میں نہ جانے کی ضد باندھ لی جس پر انہیں بیٹے کو ایک موٹر سائیکل دلانی پڑی۔ اس ماہ اپنی چھوٹی بیٹی

کوانتہائی مہنگا موبائل دلایا جو اس کی دوست جیسا ہے۔ آئندہ ماہ ان کی کوشش یہ ہے کہ کسی طرح اپنی بڑی بیٹی کی علیحدہ گاڑی لینے کی خواہش کو پورا کردیں جس کے لئے وہ کافی دنوں سے ضد کر رہی ہے۔ احمد صاحب ان تمام اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بے حد فکر مند رہتے ہیں لیکن اندر سے مطمئن بھی کہ وہ اپنے گھر والوں پر دل کھول کر خرچ کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔

۱۔احمد صاحب کے گھر کے اخراجات کس قسم کے ہیں؟

۲۔احمد صاحب کے بچوں کا گزارہ ان چیزوں کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ کیا پہلے ان کی ضروریات پوری نہیں ہو رہی تھیں؟

۳۔کیا احمد صاحب کے یہ اخراجات صدقہ ہوں گے؟

۴۔ہم کس طرح اپنی ضروریات کے اخراجات کو بھی صدقہ بنا سکتے ہیں؟

ان سوالات کے ذریعے طلبہ کو یہ سوچنے کی طرف آمادہ کے کیا جائے کہ اخراجات اور ذاتی ضروریات کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ انسان جب ایک چیز حاصل کر لیتا ہے تو دوسری کی طلب کرنے لگتا ہے لہٰذا یہ بے حد ضروری ہے کہ اپنے اوپر جائز ضروریات کے حوالے سے خرچ کیا جائے اور جہاں کہیں بھی کسی سے مقابلے یا دکھاوے کے لیے خواہشات پیدا ہوں سمجھ جائیں کہ یہ اخراجات ناجائز ہیں۔ اسلام میں جائز ضروریات پر خرچ کرنا ہی صدقہ ہے۔

☆اس کے بعد صفحہ ۶۲ کا دوسرا نکتہ ضرورت مندوں کی امداد کے حوالے سے سورۃ المعارج کی آیت نمبر ۲۴، ۲۵ تختہ سیاہ پر تحریر کی جائیں۔

طلبہ سے پوچھا جائے کہ:

☆ہمارے مالوں میں کس کا حق ہے؟ ☆یہ حق کیوں رکھا گیا ہے؟ ☆پسندیدہ چیز سے کیا مراد ہے؟

☆طلبہ کو کتاب میں تحریر حضرت طلحہؓ کا باغ کا واقعہ کہانی کے انداز میں سنائیں۔ اس واقعہ کے بعد طلبہ کو ایک کہانی اور سنائیں اور اس کے بعد طلبہ سے سوال کریں۔

کہانی نمبر ۲:

وقار صاحب کی رہائش گاہ سے کچھ فاصلے پر غریبوں کی ایک بستی وقع ہے جہاں سے کچھ لوگ وقار صاحب ے محلے میں کام کرنے بھی آتے ہیں۔ اس بستی کے مردوں کے علاوہ خواتین اور بچوں کو بھی کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کا گزارہ کسی ایک فرد کی قلیل آمدنی سے نہیں ہوسکتا ہے۔ وقار صاحب کے گھر اسی بستی سے ایک عورت اور اس کا دس سالہ بچہ بھی کام کرنے آتے تھے جن کو انتہائی قلیل تنخواہ پر ملازم رکھا گیا تھا۔ وقار صاحب نے اس تنخواہ کے علاوہ نہ کبھی ان کے حالات جاننے کی کوشش کی تھی نہ کسی ہمدردی اور مدد کی۔ کافی دنوں سے وقار صاحب کو بچے کے متعلق سستی اور کاہلی کی شکایات دوسرے ملازمین کے ذریعے مل رہی تھیں۔ آخر ایک دن انہوں نے غصے میں آکر بچے کو اس کی ماں کو نوکری سے نکال دیا اور ان کی اس ماہ کی تنخواہ بھی ضبط کر لی۔ عورت فریاد کرتی رہ گئی کہ ہم نے اپنے کاموں میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور یہ ظلم ہے لیکن وقار صاحب نے ایک نہ سنی۔ دسرے دن وقار صاحب کو پتہ چلا کہ بچے کو گذشتہ دو دنوں سے بخار تھا جو کہ چڑھتا اور اترتا تھا۔ بچہ اسی حالت میں سارے کام کرتا تھا اور نڈھال ہو کر تھوڑا بہت ستا لیتا تھا۔ اب انہیں یاد آیا اس کی ماں نے کافی دفعہ ان سے بچے کے علاج کے لیے پیسے بھی مانگے مگر ہر بار انہوں نے انکار کر دیا تھا۔

☆آپ کے خیال مین وقار صاحب کا عورت اور اس کے بچے کے ساتھ کیسا روّیہ تھا؟

☆عورت اور بچے کو نوکری سے نکالا جانے اک فیصلہ درست تھا؟

☆وقار صاحب کس فرض سے غافل تھے؟

☆آپ اس جگہ ہوتے تو بچہ اور عورت کی کس طرح مدد کرتے؟

☆ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا اسلام میں کیا حکم ہے؟

اس کہانی کے بعد بچوں کو یہ بات بتائی جائیکہ ہمارے اردگرد گھروں میں مستحق اور ضرورت مند افراد ہوتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی ضروریات سے غافل رہتے ہیں ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے مال کا ایک حصہ ان کے لئے ضرور نکالیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ۱ (iii) سوال نمبر ۳

**تیسرا دن: جہاد میں خرچ کرنا+اعادہ**

**آمادگی:** سورہ الحدید آیت نمبر ۱۱ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

اس آیت پر تبادلہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ کس سے قرض مانگ رہے ہیں؟ کیوں مانگ رہے ہیں؟ وضاحت کریں کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اشاعت کے لئے مال خرچ کرنے کو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ قرض قرار دیتے ہیں۔

جہاد کے لفظی معنی کیا ہیں؟ (کوشش) س: جہاد سے مراد کیا ہے؟ (اسلام کی سربلندی کی ہر ممکن کوشش) جہاد کس کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ (زبان سے، ہاتھ سے، قلم سے، مال سے)

☆ طلبہ کو درج ذیل کہانی سنائیں اور پھر سوالات کریں۔

طلحہ کے ابو ہر ماہ محلّے کی مسجد کے امام صاحب کو گھریلو اخراجات کے لیے کچھ رقم دے دیتے ہیں۔اس کا علم کسی کو نہیں ہے لیکن ان کے گھر والے اس بات کو جانتے ہیں اور ان کے خیال میں امام صاحب کو رقم دینے سے کوئی نیکی حاصل نہیں ہو رہی کیونکہ وہ فارغ اوقات میں کوئی کام کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکے۔لیکن طلحہ کے ابو کا کہنا ہے کہ امام صاحب سارا دن دین کی تبلیغ کے سلسلے میں کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں اور کوئی مستقل کام نہیں کر سکتے لہٰذا ان کی مدد ہر لحاظ سے کرنا درست ہے اور جہاد کے زمرے میں ہے۔

☆ طلحہ کے ابو کا کہنا درست ہے یا ان کے گھر والوں کا؟ دونوں میں وجہ بتا کر جواب واضح کریں کہ کیوں؟

☆ اگر کوئی دینی کتب کی اشاعت کے لیے رقم دینا چاہے تو وہ انفاق کی صورت ہوگی؟

طلبہ کو وضاحت سے بتائیں کہ تبلیغ دین کرنا، ان کے گھر والوں کی کفالت کرنا، ان اداروں کی مدد کرنا جو دین پھیلانے کا کام کرتے ہوں اور دینی کتب کی اشاعت کرنا اور میدانِ جنگ میں کیے جانے والے تمام اخراجات میں مال ڈالنا دراصل جہاد ہے۔

☆ طلبہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر عمرؓ کا گھر کا آدھا سامان دینا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا گھر کا پورا سامان دینے کا واقعہ اور حضرت عثمانؓ غنی کا سینکڑوں لادے ہوئے اونٹ دینا غریب صحابی کا رات بھر مزدوری کر کے مٹھی بھر کھجوریں کما کر آدھی کھجوریں دینے کے واقعات سنائیں۔

☆ چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے پورے سبق کے علمی مواد کا اعادہ کرائیں مثلاً انفاق کا، مطلب کیا ہے۔صدقہ اور خیرات میں کیا فرق ہے؟ انفاق اور زکوٰۃ میں کیا فرق ہے؟ ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا کیا اجر ہے؟ اس بارے میں رسول ﷺ کی کیا ہدایت ہے؟ ہم ضرورت مندوں پر کس کس طرح خرچ کر سکتے ہیں؟ اگر سب امیر لوگ ایسا کرنے لگیں تو کیا اجر ہوگا؟ اللہ کو قرض دینا کون سا انفاق ہے؟

جہاد کی راہ میں کس کس طرح خرچ کر سکتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ مزید سوالات بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

☆ سوال ۴ کلاس میں کرنے کی ہدایت کریں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۲

**طریقہ تدریس:**

**چوتھا دن: (صدقہ وخیرات+صدقہ جاریہ)**

**آمادگی: بذریعہ کہانی**

چھ سالہ کامران شدید بیمار تھا۔ بخار تھا کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔والدین، ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج کرا کرا تھک چکے تھے ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اپنے بچے کو کون سا ایسا تریاق دے دیں کہ وہ پہلے کی طرح چاق و چوبند ہو جائے۔ابھی وہ اسی پریشانی میں غرق تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور ان کے قریبی دوست نے کامران کا حال پوچھا۔کامران کے ابو نے سارا حال کہہ سنایا۔

انہوں نے سن کر کہا کہ آپ ایک بکرا صدقہ کر دیں تو کامران ٹھیک ہو جائے گا۔۔کامران کے ابو کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی لیکن ان کے دوست نے کہا کہ صدقہ کا بکرا کرنے سے وہ بیماری کامران سے ہٹ کر اس بکرے کی صورت میں ختم ہو جائے گی۔

اتنی کہانی سنا کر کلاس سے کہا جائے کہ آپ کے خیال میں یہ درست ہے کہ صدقہ سے بیماری ہٹ کر صدقہ کی ہوئی چیز پر آجاتی ہے؟

اس سوال کا مقصد دراصل طلبہ کے ذریعے معاشرے کے عمومی نظریات کا اندازہ لگانا ہے تاکہ غلط خیال کی نشاندہی کے ذریعے اسلامی نظریہ بتایا جاسکے۔

سوال کے جواب میں طلبہ کو صدقہ وخیرات کے اسلامی مفہوم سے آگاہ کیا جائے جو کہ کتاب کے صفحہ نمبر پر درج ہے۔

صدقہ جاریہ کے مفہوم کوواضح کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کہانی سنائی جائے۔
احمد صاحب پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں گزشتہ دنوں کچھ ڈاکٹروں کا ایک گروپ تھر گیا۔اس گروپمیں احمد صاحب بھی شامل تھے۔تھر سندھ کا ریگستانی علاقہ ہے جہاں پانی کی شدید قلت ہے اس کوے علاوہ غربت بھی بہت ہے۔ڈاکٹر کے اس گروپ نے تھر میں ایک میڈیکل کیمپ لگایا، جس میں غریبوں کو علاج کے لئے مفت مشورے، معائنہ اوردوائیں بھی دی گئیں۔احمد صاحب کا جہاں قیام تھا وہاں آس پاس بہت ساری بستیوں میں کراچی کے نیک دل آدمی نے بہت سارے کنویں کھدوائے تھے۔جب بھی احمد ساحب لوگقن کی ایک بڑی تعداد کو نان کنوں سے پانی حاصل کرتے دیکھتے تو انہیں اس بات پر بڑا رشک آتا تھا کہ جس فرد نے یہ نیک کام کیا وہ وہاں موجود تو نہیں۔لیکن اس کی اس نیکی کا اثر یہ ہے کہ لوگ خوش ہوکر اس دعائیں دیتے ہیں اور دور سے لوگ پانی حاصل کرنے آتے ہیں۔احمد صاحب نے سوچا کہ ایسی نیکی جس سے لوگ عرصے تک فائدہ اٹھائیں اور نیکی کرنے والے کے حق میں دعائیں کریں تو زندہ رہنے والی نیکی ہے۔اسی وقت انہاں نے بھی عزم کیا کہ کچھ ہو نہ ہو وہ بھی علاقے میں ایک ایسی ڈسپنسری کا قیام ضرور عمل میں لائیں گے جس سے اس علاقے کے لوگوں کو علاج معالجے کی سہولت علاقے ہی میں میسر آجائے گی۔
اس کہانی کے ذریعے طلبہ کو بتایا جائے کہ سدقہ ریہ کسے کہتے ہیں۔(کتاب میں موجود تمام مثالیں طلبہ کو سمجھائیں)
☆صدقہ جاریہ کی شکلیں طلبہ سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھی جائیں۔
تفویض کار: سوال نمبر۲، سوال نمبر۳

**پانچواں دن: (نفاق اور انسانی ضروریات)**

آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

☆اللہ کی راہ میں کتنا خرچ کیا جائے؟

☆کیا انفاق کی کوئی مقدار ہے؟

اس کے جواب میں طلبہ کو بتایا جائے کہ اس خرچ کی کوئی مقدار نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتا دیا ہے۔

**ترجمہ: وہ پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو۔ سورۃ البقرۃ :۲۱۹**

بچوں سے پوچھا جائے کہ ذاتی ضروریات کی کیا حد ہے؟
معلم جوابات سننے کے بعد یہ بات واضح کرے کہ ذاتی ضروریات کی کوئی حد نہیں۔انسان کی فطرت ہے کہ ایک چیز حاصل کرنے کے بعد دوسری کی جدوجہد کرتا ہے لہٰذا اس کی حد خود ہی بنانا پڑتی ہے ورنہ فضول خرچی کی وجہ سے نہ تو اپنی ضروریات کبھی پوری ہوتی ہیں اور نہ کبھی انفاق کے لئے مال بچتا ہے۔
طلبہ سے سوال کیا جائے کہ کیا یہ نیکی صرف امیر لوگوں کے کرنے کی ہے؟
اس خیال کی بھی نفی کی جائے کہ زیادہ پیسے ہونے کی صورت ہی میں انفاق کیا جاسکتا ہے۔انسان اپنی محدود آمدنی میں بھی اس قابل ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔
☆ بچوں سے پوچھا جائے کہ آپ میں سے کس بچے کو سب سے زیادہ (پاکٹ منی) جیب خرچ ملتا ہے۔بچوں کو اس مثال کے ذریعے سمجھایا جائے کہ جس کو زیادہ پیسے ملتے ہیں وہ زیادہ جگھوں پر خرچ کرے گا اور جس کو کم پیسے ملتے ہیں وہ خرث بھی کم کرتا ہے۔۔اسی طرح جو زیادہ خرچ کرتا ہو وہ حساب دینے میں بھی اتنی ہی دیر کرے گا جبکہ کم کرچ کرنے والا جلدی سے حساب دے کر فارغ ہوجائے گا۔
طلبہ کو حضرت علیؓ کا واقعی سنایا جائے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں دو کھجوریں دین دیگر صحابہ کو زیادہ مال دیا اور پھر اگلے دن گرم پتھر پر دھوپ میں کھڑا کر کے حساب لیا۔سب کو دیر لگی مگر حضرت علیؓ نے حساب فوراََ دے دیا کہ میں نے کھائی اور ایک فاطمہ کو دی۔
تفویض کار: سوال نمبر۴، سوال نمبر۵

**چھٹا دن: (انفاق اور شیطانی وسوسے، انفاق فی سبیل اللہ کے فوائد)**

**آمادگی: بذریعہ کہانی**

فاطمہ کو ہر ایک معقول رقم اپنے جیب خرچ کے لیے ملتی ہے جس سے وہ اپنی چھوٹی موٹی چیزیں لیتی رہتی ہے۔فاطمہ کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے ہے امی ابو دونوں ہی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔فاطمہ کی امی ہر ماہ اچھی خاصی رقم انفاق کرتی ہیں۔فاطمہ کے ابو کے کسی بیرونِ ملک دورے کی وجہ سے دو ماہ سے گھر کے خرچ کی ماہانہ رقم بروقت نہ مل سکی جس کی بنا پر فاطمہ کی امی نے فاطمہ سے کہا کہ بیٹی تم کچھ رقم فی الحال دے دو تا کہ جن لوگوں کی امداد ہم کرتے ہیں انہیں مایوسی نہ ہو تمہاری یہ رقم تو پھر جمع ہوجائے گی، فاطمہ نے پہلے

تو کچھ نہ کہا لیکن یہ بات اسے بالکل پسند نہ آئی کہ وہ اپنے جمع کیے ہوئے پیسے کسی اور کو دے دے۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ امی میرے پیسوں سے جن لوگوں کی مدد کریں گی ان کے حالات کون سے میرے پیسوں سے بدل جائیں گے اور میرے ابو جو اتنی محنت کرتے ہیں کیا ان کا مقصد یہ ہی ہے کہ اپنے بجائے دسروں کے اوپر خرچ کریں۔ فاطمہ نے سوچا ویسے بھی اسے اس مرتبہ کچھ نئی کتابوں کی اشد ضرورت ہے لہٰذا وہ یہ پیسے نہیں دے سکتی۔

طلبہ سے پوچھا جائے کہ

۱۔ فاطمہ کے دل میں کون کون سے خیالات آئے؟ (ان کو نکات دار کو تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے)

۲۔ انفاق کرتے وقت ایسے خیالات ذہن میں کیوں آتے ہیں؟ (کیوں کہ شیطان کے وسوسے ہمیں اس نیک کام سے دور رکھنے کے لیے ذہن میں ڈالتا ہے)

۳۔ ہماری ساری دولت کس کی عطا کردہ ہے؟ ہم جو کچھ کماتے ہیں اس کی طاقت کس نے ہمیں دی ہے؟

☆ اس کے ذریعے طلبہ کو ایک بار پھر یہ یاد دہانی کرائی جائے کہ ہمارا سارا مال، ساری صلاحیت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے تو اللہ کی عطا کردہ چیزیں اللہ کی مخلوق پر خرچ کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث بنے گا۔

اس دوران سورہ لقمان: ۲۶ آیت تختہ سیاہ پر تحریر کردی جائے۔

اس تبادلۂ خیال کے بعد طلبہ کو چار چار کے گروہ میں تقسیم کردیا جائے اور ہر گروہ کو مندرجہ ذیل موضوع پر تبادلہ خیال کرنے کے بعد نکات تحریر کرنے کے لیے کہا جائے۔

**موضوع: انفاق فی سبیل اللہ کے فوائد**

پانچ منٹ کے بعد گروہ کو اپنے اپنے نکات کلاس میں پیش کرنے کے لیے کہا جائے۔ اہم نکات معلم تختہ سیاہ پر تحریر کرتا جائے۔

تفویض کار: سوال نمبر ۶

**ساتواں دن (انفاق کا اجر ضائع کرنے والے عوامل، گروپ ڈسکشن)**

**آمادگی: (اعلان بذریعہ گروپ ورک)**

طلبہ کو چھ گروپ میں تقسیم کر کے ہر گروہ کو انفاق کا اجر ضائع کرنے والے عوام کا ایک ایک نکتہ ڈسکس کر کے وضاحت کرنے کو کہا جائے۔

☆ ڈسکشن کے وقت کے بعد تمام گروہوں سے ان کے نکات سن لئے جائیں۔ اس کے بعد گروپ ڈسکشن نمبر ۱ انفاق کرنے والے معاشرے کی خوبیاں پہلے تین گروہ کو دی جائیں اور باقی تین گروہوں کو ڈسکشن نمبر ۲ انفاق نہ کرنے والے معاشرے کی خرابیاں تبادلہ خیال کر کے تمام نکات جماعت کے سامنے پیش کرنے کو کہا جائے۔

☆ خیال رہے کہ ہر گروہ کو الگ الگ صفحات پر تبادلہ خیال کر کے اپنے نکات جماعت میں پیش کرنے کو کہا جائے۔

☆ تبادلہ خیال کے لیے پانچ تا دس منٹ کا وقت مناسب ہے۔ تبادلۂ خیال کا وقت ختم ہو جانے کے بعد ہر گرو کے نکات سے باری باری نمائندہ بلوا کر ان کے نکات سن ئے جائیں

۔

☆ طلبہ کے نکات سننے کے بعد معلم تشریح طلب نکتوں کی احادیث کے ذریعے وضاحت کریں تاکہ تمام نکات کا وسیع تر مفہوم طلبہ کو سمجھ آسکے۔

تفویض کار: سوال نمبر ۱

**مشقی کام :**

س ۱۔ انفاق کے لفظی معنی خرچ کرنے کے ہیں۔ انسان اپنا مال اللہ کی خوشنودی کے لیے اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر خرچ کرتا ہے تو اس خرچ کو نفاق فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔

(ii) انفاق فی سبیل اللہ کو خیرات بھی کہا جاتا ہے اور احادیث میں اس کو صدقہ کا نام دیا گیا ہے۔

(iii) اپنی اور اپنے گھر والوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنا بھی انفاق فی سبیل اللہ کہلاتا ہے۔

س ۲۔ فیصل اور عامر ایک ہی اسکول میں پڑھتے ہیں۔

اس نے دل میں سوچا کہ کیا بات ہے اللہ میاں ہر چیز ایک ہی کو کیوں دے دیتے ہیں؟ اس بات سے عامر کا دل بہت اداس ہوا اور وہ پورا دن اسی بات پر کڑھتا رہا۔ دوسرا دن اسلامیات کے پیریڈ میں استاد صاحب نے تمام بچوں کو انفاق فی سبیل اللہ کا سبق پڑھایا۔ سبق کے دوران جماعت کے تمام طلبہ نے مختلف مثالوں کے ذریعے انفاق کے احکامات پڑھے اور اس بات کا عہد کیا کہ وہ ان تمام اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ فیصل بھی دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ اب تک جو وہ کرتا چلا آیا ہے وہ روّیہ درست نہیں ہے

اوراس سے یقیناً دوسروں کے دل کو تکلیف پہنچتی ہوگی۔ یہ سوچتے ہی اسے اپنے قریبی دوست عامر کا خیال آیا اور فیصل دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ جیسے ہی اسلامیات کا پیریڈ ختم ہوا فیصل نے عامر کو اپنے ساتھ لنچ کی دعوت دی۔ عامر نے پہلے تو اس کی دعوت رد کر دی لیکن فیصل کے بے حد اصرار پر آخر کار اس نے فیصل کے ساتھ لنچ کی دعوت قبول کر لی۔ رفتہ رفتہ فیصل نے عامر اور دوسرے ہم جماعتوں کے ساتھ اپنی دوستی مضبوط کر لی۔ وہ اپنی چیزوں کو کبھی تحفہ میں بھی دے دیا کرتا اور استعمال کے لیے خوش دلی سے پیش کش کرتا اس طرح عامر اور دوسرے ہم جماعتوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت و ہمدردی کے جذبات نے جگہ لے لی۔

**سوال نمبر۳۔**(i) (ii)

(iii) خرچ کرنے سے انسان کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس مال میں اور برکت عطا فرماتا ہے۔

(iv) غریب اور بے سہارا لوگوں کا ہمارے مال پر ایک مقررہ حصہ ہے اور انفاق کے ذریعے ہم اس حصے کو ادا کرتے ہیں کوئی احسان نہیں کرتے۔

(v) معاشرے کے ہر فرد کو اپنے مال سے انفاق کرنا ضروری ہے جو کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق کرے۔

(vi) غریب مومن مالدار مومن کے مقابلے میں جنت میں پہلے داخل ہو جائے گا۔

(vii) (viii) (ix) (x)

س۴۔(i) (iii) (iv) (v)

س۵۔ i) **انفاق**: انفاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خرچ کرنے کے ہیں۔ جب انسان اپنا مال اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر خرچ کرتا ہے تو اس خرچ کو انفاق فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اسی کو صدقہ کہا گیا ہے۔

**(ii) خیرات**: خیرات کے لغوی معنی نیکی کے ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کو خیرات بھی کہا جاتا ہے یعنی خیر کا کام۔ ہمارے معاشرے میں خیرات غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لیے استعمال ہوتا ہے جس سے اللہ خوش ہو جائے۔ اسلام کی رو سے خیرات کا یہ تصور انتہائی محدود ہے۔

**(iii) صدقہ**: صدقہ کے معنی نیکی کے ہیں۔ احادیث میں انفاق فی سبیل اللہ کو صدقہ بھی کہا گیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں صدقہ اس خرچ کو سمجھا جاتا ہے جو کسی مشکل یا بیماری کو دور کرنے کے لیے دیا جاتا ہے اور کچھ لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صدقہ کرنے سے وہ پریشانی یا بیماری صدقہ دینے والے پر آجاتی ہے۔ ا
سلام کی رو سے یہ تصور درست نہیں ہے۔

**(iv) صدقہ جاریہ**: صدقہ جاریہ اس انفاق کو کہتے ہیں جس میں ایسے کاموں پر رقم خرچ کی جائے جس کے اثرات بہت عرصے تک جاری رہیں۔ ایسے کاموں پر خرچ کرنے والے کو مرنے کے بعد بھی اس کا اجر ملتا رہتا ہے۔ جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ مثلاً مسجد کی تعمیر کروانا،
اسکول یا مدرسے بنوانا، ہسپتال یا پل تعمیر کروانا، کنواں کھدوانا، سایہ دار اور پھلدار درخت لگوانا، اچھی کتابیں لکھنا انہیں شایع کروانا۔

**(v) زکوٰۃ**: زکوٰۃ بھی انفاق کی ہی ایک شکل ہے مگر اس کا ذکر علیحدہ کیا گیا ہے کیونکہ یہ اسلام کا بنیادہ رکن ہے اور ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

س۶۔ ۱۔ جہاد فنڈ ۲۔ صدقہ خیرات ۳۔ مسجد کی تعمیر کے لیے

نوٹ طلبہ کو بتایا جائے کہ وہ اپنی عمر اور وسائل کے حساب سے ان تین صورتوں میں کیا کر سکتے ہیں۔ مثلاً جہاد فنڈ میں اپنی پاکٹ منی خرچ کی جا سکتی ہے۔

س۷۔

(i) انسان کے دل میں بات ڈالنا کہ خرچ کرنے سے اس کا مال کم ہو جائے گا۔

(ii) انسان کو اپنی نئی نئی ضروریات یاد آنے لگتی ہیں۔

(iii) اللہ کے دیے گئے مال کو اپنی محنت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

(iv) اپنی ضروریات اہم اور دوسروں کی غیر اہم لگتی ہیں۔

(v) دوسروں کو کم تر اور حقیر سمجھ کر انہیں اپنے قابل نہیں سمجھتا ہے۔

س۸۔ انفاق کا اجر ضائع ہونے سے بچانے کے تین نکات

i) انفاق حرام اور ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ مال سے نہ کیا جائے۔

ii)انفاق اپنی شہرت اور تعریف کے لیے نہ کیا جائے۔

iii)انفاق کرنے کے بعد دوسروں کو اپنے سے کم تر نہ سمجھا جائے۔

**گروہی تبادلہ خیال: (ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں)**

i۔

(i)انفاق کرنے والے معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔

(ii)ایسے معاشرے میں ہاتھ پھیلانے کو برا اور گناہ تصور کیا جاتا ہے ۔

(iii)معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

(iv)نیکی کے کام کا دستور عام ہوتا ہے۔لوگ ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار رہتے ہیں۔

(v)مال کو اللہ کی دی ہوئی نعمت سمجھ کر اللہ کی رضا کے مطابق خرچ کرنے کا شوق ہوتا ہے۔

(vi)فضول دکھاوے اور عیاشی پر مال اڑانے کا رجحان نہیں ہوتا۔

(vii)اس سے معاشرے میں لوگوں میں جرائم ار رجحان نہیں ہوتا۔

(viii)غربت کی وجہ سے پیدا ہونے والی معاشرتی خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں۔(حسد ،بغض ، کینہ ، وغیرہ)

ii۔

(i)انفاق نہ کرنے والے معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کو کم تر اور حقیر سمجھتے ہیں ۔

(ii)معاشرے میں لوگوں کی جائز ضروریات پوری نہیں ہو پاتیں تو گداگروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے ۔

(iii) ۔مال حاصل کرنے کے لیے لوگ ایک دوسرے کا حق مارتے ہیں۔

(iv)چوری رشوت اور انہی جیسی دوسری خرابیاں عام ہو جاتی ہیں۔

(v)معاشرے میں لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا تعلق ختم ہو جاتا ہے اور ہر فرد کو صرف اپنی فکر ہوتی ہے۔

(vi)ایک طبقے میں فضول خرچی اور دوسرے میں جرائم پیدا ہوتے ہیں۔

## امر بالمعروف و نہی عن المنکر

**طریقہ کار:**

**پہلا دن:**

**آمادگی: صفحہ نمبر ۶۵ پر موجود ایلس، سیتا اور پیٹر کی کہانی کا خاموش مطالعہ کرایا جائے گا۔**

❖ خاموش مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں۔

۱۔ایلس، سیتا اور پیٹر کے اعمال کیوں ضائع ہو جائیں گے؟

۲۔ان لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتانا کس کا کام تھا؟

۳۔دنیا میں اسلام کا پیغام کس نے پہنچایا؟

۴۔انبیاء کا سلسلہ ختم ہو جانے کے بعد کون اس کام کو آگے بڑھائے گا۔

۵۔اس کام کی ذمہ داری اب کس پر ہے؟

مندرجہ بالا سوالات کے ذریعے طلبہ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لگائی گئی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری کی طرف مبذول کروائی جائے گی۔

☆ تختہ سیاہ پر سورۃ آل عمران آیت ۱۰ کا ترجمہ لکھا جائے گا۔

☆اس آیت کی وضاحت کی جائے گی کہ مسلمان بہترین امت ہیں۔بہترین اس وجہ سے کہ ان کے ذمہ ہے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا کام لگایا گیا ہے اور ان کو تمام

لوگوں ے فائدے کے لیے بنایا گیا ہے اور مسلمان امت کو بہترین امت قرار دینے کی وجہ یہ ہی ذمہ داری بتائی جائے گی۔

☆ سوال نمبر ۵ پر تبادلہ خیال کرلیا جائے۔

☆ طلباء کو بتایا جائے کہ زندگی جیسی نعمت دینے کیے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمت محض دنیاوی ضروریات تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ بھی ہمیں بتایا جس کے لیے وقتاً فوقتاً انبیاء کرام تشریف لاتے رہے لیکن انبیا کرام کے سلسلے کو حضرت محمد ﷺ پر ختم کرنے بعد اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا دنیا کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے یہ ہماری یعنی مسلمان امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ فریضہ انجام دے جس کی ہم سے روزِ محشر گواہی لی جائے گی۔

☆ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے معنی ومفہوم پر تبادلہ خیال کیا جائے۔

☆ طلبہ سے دریافت کیا جائے کہ نیکی کے کام کون کون سے ہوسکتے ہیں۔ فہرست بنائیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کن کاموں کو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کی بھی فہرست بنائیں۔

دونوں طرح کی فہرست بنوانے کے بعد طلباً کو بتایا جائے کہ نیکیاں بہت سی ہیں چھوٹی سے چھوٹی بھی اور بڑی سے بڑی بھی۔ اسی طرح برائیاں بھی چھوٹی بڑی بے شام رہیں مگر دراصل دین، اسلام پر عمل کرنا نیکیوں کی جڑ ہے۔ تختہ سیاہ پر ایک خاکہ بنایا جائے۔ یہ دراصل برائی کا پودا ہے جس کی جڑ دینِ اسلام پر عمل نہ کرنے پر ہے۔

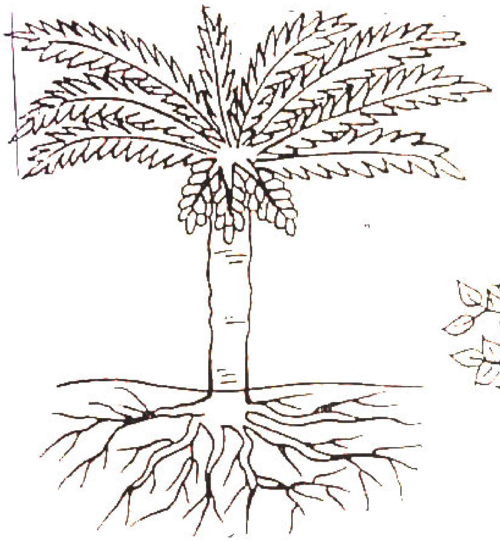

یہ دراصل برائی کا پودا ہے جس کی جڑ دین اسلام پر عمل نہ کرنے پر ہے

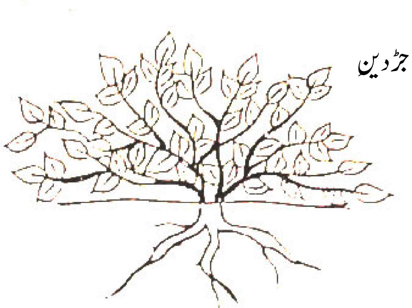

اس خاکے کے زریعے بچوں کو واضح کیا جائے کہ دین اسلام میں نیکیوں کی ہدایات ہیں جو دنِ اسلام پر عمل کرتا ہے وہ اللہ کے بتائے ہوئے راست پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح برائی اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلنے کا نام ہے لہٰذا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا دراصل دینِ اسلام کی طرف لوگوں کو بلانے کا کام ہے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر (i) (ii) (iii)

**دوسرا دن: امت مسلمہ کی حیثیت، مسلمان معاشرہ اور اس کی اصلاح**

**آمادگی:** سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۳ کا ترجمہ تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے اور لفظ امت مسلمہ، لوگوں پر گواہ ااور رسول ﷺ پر گواہ کو خط کشید کیا جائے۔ طلبہ سے خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کروائی جائے۔ وضاحت کے بعد سے سوال کیا جائے کہ

۱۔ اس آیت میں حضور اکرم ﷺ اپنی امت پر کون سی گواہی دیں گے؟

۲۔ مسلمان امت کو کس بات کی گواہی دینی ہوگی؟

☆ ان سوالات کے بعد سورۃ الصّف کی آیت ۱۴ ترجمے کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ اس آیت پر تبادلہ خیال کریں

س: اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟ س: کس کو حکم دیا ہے؟ س: اللہ تعالیٰ کس کام کے یے مدد کا مطالبہ کررہے ہیں؟ س: اللہ کے مددگار کون ہیں؟

☆ دونوں آیات سے حاصل ہونے والی معلومات کا لبِ لباب بیان کریں۔

☆ مسلمان معاشرہ اور اس کے اصلاح کی سرخی کے تحت دیے گئے تحریری مواد کا خاموش مطالعہ کرائیں۔ مطالعہ کے لیے تین منٹ دیں۔

خاموش مطالعہ کے بعد سے سوال کیا جائے کہ؛

اسلام کا دائرہ عرب سے نکل کر ساری دنیا تک کیسے پھیلا؟

امتِ مسلمہ میں برائیاں کیسے پیدا ہونا شروع ہوئیں۔

مسلمان معاشرے میں امر بالمعرف ونہی عن المنکر کی ضرورت کیوں ہے؟

طلبہ کوان سوالات کے ذریعے اس بات کی اہمیت بتائی جائے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا دراصل مسلمان معاشرے میں اصلاح کا کام انجام دینا ہے۔جس سے معاشرے میں برائیاں کم اور نیکیاں کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

طلبہ کو مثال دی جائے کہ شہر کی ایک بستی کے کچھ لوگوں نے مل کر سوچا اور یہ بات طے کی کہ ہماری بستی میں ہر گلی صاف ستھری رہے گی اور اس کام کو کرنے میں سب لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ کچرا پھیلانے والے کو منع کیا جائے گا اور کوئی بھی گلی یا محلے میں کچرا نہیں پھیلائے گا۔اس طرح کچھ ہی عرصے میں بستی شہر کی سب سے ساف ستھری بستیوں میں شمار ہونے لگی۔ محلے کے لوگ اپنی مدد آپ کے تحت صفائی کا کام کرتے اور صفائی کو برقرار بھی رکھتے تھے۔ محلے کا ہر فرد ہر گلی کو اپنے گھر کا حصہ سمجھتا تھا اسی طرح پانچ سال مزید گزر گئے۔اس عرصے میں صفائی کے اس کام کے مرکزی کردار محسن صاحب بیرونِ ملک منتقل ہو گئے۔ محلے کے کچھ اور لوگ بھی دوسری جگہوں میں چلے گئے۔ اسطرح نئے لوگوں کی آمد سے نئی نئی باتیں سامنے لگیں۔ رفتہ رفتہ لوگ ایک دوسرے کو صفائی کی یاد دہانی کرانا بھولتے چلے گئے۔ ہر فرد اپنے ذاتی کام میں ہی مصروف رہا گلیوں میں کچرا جمع ہوتا رہا۔کسی نے توجہ نہ دی کیوں کہ سب کے خیال میں ان کے گھر تو صاف تھے اسی طرح لوگ بھی بھول گئے کہ کچرا کس طرح پھینکنا ہے۔انہوں نے گلیوں میں ہی کچرا ڈالنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے گلیوں میں گٹر کچرے سے بھرنے لگے۔ جب بستی کا ایک گٹر بند ہوا اور گندہ پانی بہنے لگا۔ گندہ پانی جمع ہوتے ہوتے تالاب کی شکل اختیار کر گیا اور پائپ کے رسنے کی وجہ سے پینے کے پانی کی لائین میں مل گیا۔لوگوں کو طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہونے لگیں۔ ہر کوئی بیمار، گلیاں بدبودار اور علاقے کا سب سے صاف محلّہ گندے ترین محلے کا منظر پیش کرنے لگا جو لوگ محلّہ بدل سکتے تھے وہ اپنے گھر بیچ کر دوسرے علاقے میں جانے لگے لیکن مسئلہ جوں کا توں ہی رہا۔

اس مثال کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

☆ محلے کی صفائی کی کیا وجہ تھی؟

☆ لوگ ایک دوسرے کو صفائی کی تلقین کیوں کرتے تھے؟

☆ ایک دوسرے کو یاد دہانی کرانے سے کیا فائدہ ہوا۔

☆ محلے میں گندگی کیسے شروع ہوئی؟

☆ مین ہول کے بہنے میں لوگوں کا کیا قصور تھا؟

☆ کیا محلّہ چھوڑ کر جانے سے گندگی کا مسئلہ حل ہو گیا؟

☆ اصل کرنے کا کام کیا تھا؟ لوگوں نے کس چیز سے غفلت اختیار کی؟

☆ آپ وہاں ہوتے تو کیا کرتے؟

یہ سوالات دراصل اس بات کا احساس پیدا کریں گے کہ دین پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بار بار ایک دوسرے کو یاد دہانی کرائی جائے تا کہ معاشرے میں اسلام کا رنگ غالب رہے، اور نیکی کرنا آسان تصور کریں۔

کچرے کی مثال دے کر سمجھائیں کہ جس طرح کچرے کی صفائی نہ کرنے سے گندگی بڑھ جاتی ہے جراثیم اور بیماریاں پھیلتی ہیں اسی طرح نیکی کا حکم نہ دینے اور برائی سے نہ روکنے سے معاشرہ برائی کا گڑھ بن جاتا ہے اور نیکیاں گھٹنے لگتی ہیں جس کی مثال ہم اپنے موجودہ معاشرے سے لے سکتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی طلبہ کو معاشرے میں بے پردگی اور حیا سوز فلموں کے پھیلتے ہوئے رجحان کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا جائے کہ آپ کے خیال میں جب شروع شروع میں خواتین نے پردہ ترک کیا تو لوگوں نے اس عمل کو کیا سمجھا ہو گا؟

☆ خواتین کی ایک بڑی تعداد ہمیں بے پردہ کیوں نظر آتی ہے؟

☆ اس برائی کے پھیلنے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

☆اس طرح حیا سوز بے ہودہ فلموں کا پھیلتا ہوا رجحان آج معاشرے کے لیے ناسور بنا ہوا ہے۔کیبل کے ذریعے گھر گھر میں بے حیائی موجود ہے۔تمام لوگ ان باتوں کو غلط خیال بھی کرتے ہیں۔ناپسند بھی کرتے ہیں لیکن معاشرے سے اس کا خاتمہ نہیں ہوتا ہے۔

☆طلبہ سے دریافت کیا جائے کہ وہ کیا وجوہات اور عوامل ہیں جن کی بنا پر برائیاں معاشرے میں زہر کی طرح سرایت کرتی چلی گئیں؟

☆طلبہ کی گفتگو کو تبادلہ خیال کے ذریعے واضح کیا جائے۔ان کو سوچنے پر مجبور کریں کہ اس فریضے کے ادا نہ ہونے سے لوگ برائیوں کو برا جانتے ہوئے بھی اس کی عادی ہوتے چلے گئے اور اس کے خلاف کوئی مزاحمت نہیں کی جس طرح کوئی مریض اپنے علاج سے لاپرواہی اختیار کرتے ہوئے اور اپنے مرض کو بگاڑنے کا خود ذمہ دار ہوتا ہے اسی طرح معاشرے کی تباہی میں ہمارا حصہ بھی شامل ہے۔

تفویض کار: سوال نمبر ۱: (iv) (v) سوال نمبر ۲: ۲

**تیسرا دن: (اس فرض کی ادائیگی)**

**آمادگی بذریعہ کہانی**

کہانی: جمعۃ المبارک کا بابرکت دن تھا۔ محلے کے تمام لوگ جوق در جوق جامع مسجد کی جانب بڑھ رہے تھے۔مسجد میں نمازی بڑی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔امام صاحب خطبہ دینے پہنچے تو انہیں لوگوں کا ایک سمندر نظر آیا۔جمعۃ المبارک کے خطبے میں امام صاحب نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے خطاب کیا۔احادیث وآیات وواقعات کی وجہ سے خطبہ بے حد اثر انگیز ثابت ہوا۔امام صاحب نے لوگوں کو باور کرایا کہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی برائیوں کا روزِ جزا ہم مسلمانوں سے حساب لیا جائے گا۔تمام امتِ مسلمہ پر جس بات کی گواہی لی جائے گی اسکی ادائیگی میں ہم کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔امام صاحب کی جذبات سے بھری تقریر سن کر لوگوں نے عہد کیا کہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کام کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔نماز کے اختتام پر بھی امام صاحب نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اس کام کو کرنے کی مدد طلب کی۔تمام نمازیوں کی آنکھیں بھی پرنم تھیں اور ہر دل میں فرض کی ادائیگی کا جذبہ تھا۔مسجد سے نکلنے والے بہت سارے لوگوں مین ایک طالب علم حامد، ایک استاد شاہد صاحب، ایک مزدور اور ایک کمپنی کے مینجر بھی شامل تھے۔خطبہ نے ان لوگوں کے دلوں میں بھی بے حد اثر تھا۔یہ تمام لوگ سوچ رہے تھے کہ ہم کس طرح یہ فرض ادا کر سکتے ہیں اور اس کی ادائیگی کے لیے ہمیں کس قسم کی تیاری کرنی ضروری ہے کیا ہم اس قابل ہیں کہ اس کام کو کر سکیں؟

یہ سولات بظاہر تو پریشان کن ہیں لیکن ہر سوال کا جواب موجود ہے۔

☆طلبہ کو کہا جائے کہ آپ ان تمام افراد کو تجاویز دیں کہ اس فرض کی ادائیگی کے لیے کیا تیاری کیا جائے اور کس طرح اس کو ادا کیا جائے۔

☆طلبہ کے چار چار گروہ بنا کر ہر گروہ کے ایک فرد کے بارے میں تجاویز تحریر کرنے کو کہا جائے مثلاً

گروپ نمبر ۱: طالب علم

گروپ نمبر ۲: استاد

گروپ نمبر ۳: مزدور

گروپ نمبر ۴: مینجر

☆بچوں کی تجاویز کلاس میں پیش ہونے کے بعد طلبہ سے مرحلہ وار سوالات کیے جائیں۔

(ا) دین سیکھنے کے بنیادی ماخذ کون سے ہیں؟ (قرآن وسنت)

(ii) جس کے پاس دین کا علم نہ ہو وہ کیا کرے گا؟

(iii) دین کا علم حاصل ہونے کے بعد کیا کرنا ضروری ہے؟ (عمل کرنا)

(iv) دینِ اسلام غیر مسلموں تک پھیلانے کے لیے کس چیز کا علم ہونا ضروری ہے۔(ان کے مذاہب کا اور اسلام کے بارے میں شبہات اور اعتراضات کا)

(v) غیر مسلموں تک دین کا علم کس طرح پھیلایا جا سکتا ہے؟

☆ دین کو پھیلانے کے لیے کون کون سی صلاحیتیں استعمال ہو سکتی ہیں؟ (لکھنے، پڑھنے، بولنے و تقریر کرنے کی)

طلبہ کو مثال دی جائے کہ اگر کسی محفل میں لوگ اللہ کی حدود کی نافرمانی کر رہے ہوں مثلاً شراب پی رہے ہوں یا ناچ رہے ہوں یا ناچ گانے میں مصروف ہوں تو اس کے خلاف آواز اٹھانے سے پہلے آپ کیسا محسوس کریں گے؟ کیا آپ بہت آرام سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر منع کرنا شروع کر دیں گے؟

☆ لوگ آپ کی بات آسانی سے مان لیں گے؟

بچوں سے کہا جائے کہ اس کے برعکس اگر اس محفل میں آپ کا پورا خاندان آپ کے ہمراہ ہو، آپ کے دوست جو سب کے سب آپ کے ہم خیال ہیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فرض جانتے ہوں تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟

آپ کو خوف محسوس ہوگا؟

طلبہ کو بتایا جائے کہ دین کا یہ کام جماعت بنا کر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے بھی دیا ہے کیونکہ منظّم کوشش سے نہ صرف قوت حاصل ہوتی ہے بلکہ خیر اور برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔

بچوں کو بتایا جائے کہ اوپر والی مثال میں اگر ایک اکیلا بچہ اس محفل سے نکل کر بھی آجائے تو لوگ اسے اہمیت نہیں دیں گے لیکن اگر اس محفل سے لوگوں کی اچھی خاصی تعداد باہر نکل آئے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ محفل میں خراب کام کرنے والے لوگوں کو بہت سارے لوگوں نے ناپسند کیا ہے اور یہ پیغام جو کہ برائی کو ناپسند کرنے کا ہے یہ بھی دراصل نہی عن المنکر میں آتا ہے۔ اسی طرح بچوں کو دوسری مثال دی جائے کہ جب ٹی وی پر کافی بے ہودہ اور ناچ گانے کے پروگرام چلنا شروع ہوئے تو حامد نے خط لکھے لیکن پروگرام اسی طرح چلتا رہا۔ تنگ آکر اس نے فون یا تو ٹی وی والوں کی طرف سے جواب ملا کہ اس پروگرام سے صرف آپ ہی کو تکلیف ہے ورنہ تمام افراد اس پراگرام کو پسند کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں تو اس کے خلاف کوئی بھی تبصرہ نہیں مل رہا ہے۔ حامد نے سوچا کہا اگر یہ ہی کام مین کچھ لوگوں کو ملا کر کروں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس نے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنایا اور رائے معلوم کی پتہ چلا کہ تقریباً تمام لوگ ہی ناچ گانے اور بے حیائی پھیلانے والے پروگراموں کے مخالف ہیں لیکن خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ حامد کی کوششوں سے تمام لوگوں نے خطوط لکھے، فون کیے تو لوگوں کا یہ ردِّعمل دیکھ کر تھوڑے عرصے کے بعد ہی اسی پروگرام کو بند کرنا پڑا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اکیلے کام کرنے سے زیادہ منظّم اور نتیجہ خیز کام ہمیشہ جماعت بنا کر کام کرنے سے ہوتا ہے۔

تفویض کار: س وال نمبر۴

**چوتھا دن: فرض کی ادائیگی سے غفلت کا انجام**

صفحہ نمبر ۶۹ میں موجود بنی اسرائیل کی بستی کا واقعہ خاموشی سے پڑھنے کو کہا جائے۔

☆ خاموش مطالعے کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

i) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کیا حکم دیا تھا؟

ii) لوگوں نے اس حکم کی کس طرح خلاف ورزی کی؟

iii) لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کیوں کرتے تھے؟

iv) نیک بندوں نے خلاف ورزی پر کیا کیا؟

v) عذاب سے بچنے والے وگ ون سے تھے؟

vi) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے لوگوں پر عذاب کیوں آیا؟

طلبہ کو جواب دینے کا موقع دیں۔ مزید وضاحت کے لیے طلبہ کو بتائیں کہ دراصل اس وقت بھی قوم تین گروہ میں تقسیم ہو چکی تھی۔

گروہ نمبر : نافرمانی کرنے والے لوگ

گروہ نمبر۲: نیک لوگ، برائی سے منع کرنے والے لوگ

گروہ نمبر۳: عبادت گذار لوگ دین کی خلاف ورزی دیکھ کر بھی خاموش رہنے والے لوگ

عذاب دراصل گروہ نمبر ۱ اور گروہ نمبر ۳ پر آیا کیونکہ جو لوگ برائیاں دیکھ کر خاموش ہیں دراصل وہ بھی برائیوں کو پھیلانے میں مددگار ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرض سے غفلت کرنے والے ہوتے ہیں لہٰذا جب کبھی بھی اللہ پکڑ کرتا ہے تو نافرمانوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی بھی پکڑ کرتا ہے جو کہ برائیوں کے خاموش مددگار ہوتے ہیں۔

اسی کے ساتھ صفحہ نمبر ۹۷ پر موجود حدیث بھی پڑھ کر سنائی جائے کہ اس غفلت کا انجام کتنا دردناک ہے۔

**جماعت کا کام: عملی کام ۳**

☆ طلبہ کو چار چار گروہ میں تقسیم کر کے یوم سبت کا قانون توڑنے والی قوم کے قصے سے ملنے والے پانچ سبق لکھنے کو کہیں۔

☆ تبادلہ خیال کے بعد طلبہ کے ہر گروہ سے نکات کی پیش کش کروائی جائے۔

☆گروہی پیش کش کے بعد عملی کام نمبر۲ پر کام کیا جائے۔

☆منتخب کیا جانے والا منصوبہ کمرہ جماعت میں پوسٹر شیٹ پر تحریر کر کے آویزاں کیا جائے تا کہ ہر بچہ ان عملی اقدامات پر عمل کر سکے

**تفویض کار:** سوال نمبر۳، عملی کام : نمبر۱

**مشقی کام :**

س ۱۔( i ) نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا اور اسلام کی تبلیغ میں کوئی فرق نہیں ہے۔دونوں ایک ہی کام ہیں۔اسلام نے جس بات کا حکم دیا وہی نیکی ہے اور جس کام سے روکا وہی برائی ہے۔اسلام کی تبلیغ کا مطلب ہے اسلام کو دسروں تک پہنچانا۔یہی کام نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔

(ii) اسلام کی تبلیغ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔دنیا کے تمام انسانوں تک اس کی دعوت ضرور پہنچنی چاہیے۔اسلام کی دعوت کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا اب انسانوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام اور سچا دین پہنچانا مسلمان امت کی ذمہ داری ہے۔اس کے علاوہ مسلمانوں میں بھی برائیاں پھیل چکی ہیں اور وہ دین سے دور ہو گئے ہیں لہٰذا مسلمان معاشرے میں بھی اسلام کی تبلیغ کی ضرورت ہے۔

(iii) تبلیغ اسام تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔وہ عورت ہو یا مرد، جوان ہو یا بوڑھا، امیر ہو یا غریب، کم پڑھا لکھا ہو یا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہر مسلمان پر اسلام کو پھیلانا اور دوسروں تک پہنچانا ضروری ہے۔

(iv) مسلمانوں میں امر بالمعروف ونہ عن المنکر کا کام بہت ضروری ہے۔اگر یہ کام نہیں کیا جائے گا تو مسلمان معاشروں میں برائیاں اور اللہ کی نافرمانیاں پھیلتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ کوئی بھی ان سے بچ نہ سکے گا اور پھر نیکی کرنا اور برائی سے بچنا بہت مشکل ہو جائے گا اور جب برائیاں بہت زیادہ پھیل جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے۔

(v) امتِ مسلمہ سے مراد پوری امت ہے یعنی کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والے اور کسی بھی زمانے یا دور کے تمام افراد جو اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے۔

س۲

(i) تبلیغ دین: اللہ کے دین کی تعلیمات دوسرے انسانوں تک پہنچانا

(ii) خیر امت: بہترین امت، یہ وہ لقب ہے جو مسلمان امت کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

(iii) حزب اللہ: اللہ کی جماعت یا گروہ۔اس سے مراد ان مخلص مسلمانوں کا گروہ ہے جو اللہ کے دین کا نمائندہ اور اس کو پھیلانے والا ہو

(iv) انصار اللہ: اللہ کے مددگار۔اللہ نے ہدایت پہنچانے کی ذمہ داری لی تھی۔اللہ کا یہ ام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مددگار قرار دیا ہے۔پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت نبیوں کے ذریعے پہنچائی اب کوئی نبی نہیں آئے گا اور اب جو اللہ کا پیغام اللہ کیے بندوں تک پہنچائے گا وہ ہے اللہ کا مددگار۔

(v) امت وسط درمیانی امت: اللہ تعالیٰ نے مسلمان امت کو امت وسط کا خطاب دیا ہے اس سے مراد متوازن امت بھی ہے اور درمیانی امت بھی

(vi) امر بالمعروف ونہی عن المنکر: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔اس سے مراد اللہ کے دین کو دوسروں تک پہنچانے اور اللہ کے دین کی بالادستی قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرنا ہے جہاں ہر برائی کو روکا اور ہر نیکی کا حکم دیا جا سکے۔

س۳۔

(i) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس — تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو

(ii) یا ایھا الذین اٰمنو کو نو انصا ر اللہ — اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بنو

(iii) و کذالک جعلنکم امۃ وسطاً لتکو نو شھدا ء علی الناس — اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو

س۴۔ پیاری دوست مارگریٹ

آداب

میں خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئی ہوں اور تم کو بہت یاد کر رہی ہوں۔میں گئی تو اپنی خالہ کے گھر تھی مگر تمہارے ساتھ بھی میں نے بہت اچھا وقت گزارا۔تم ایک اچھی دوست اور ذہین لڑکی ہو۔تم مجھ کو اچھی لگیں اسی وجہ سے میں تم کو اپنے دین اسلام کے بارے میں کچھ باتیں بتانا چاہتی ہوں۔

اسلام کی بنیاد ایک اللہ کے معبود ماننے پر ہے۔ایک اکیلا اللہ ہی سب کا پیدا کرنے والا مالک ہے۔وہی معبود ہے اس نے انسانوں کو ہدایت دینے کے لیے اپنے نبی بھیجے اور اپنی کتاب دی۔اسلام بھی سیدھا سادا اور آسان دین ہے۔یہ صرف ایک اللہ کی اطاعت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔اس میں پوری زندگی کے لیے ہدایت موجود ہے۔اس کی تعلیمات

بالکل محفوظ اور درست ہیں۔کسی انسان نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔اسلام بتاتا ہے کہ ایک دن یہ دنیا ختم ہوجائے گی اور پھر تمام انسانوں کے کاموں کا حساب لیا جائے گا۔ جس نے اللہ کی اطاعت کی ہوگی اس کو ہمیشہ کی جنت ملے گی اور جو اللہ کا نافرمان رہا ہوگا۔وہ ہمیشہ جہنم میں جلے گا۔اگر تم اسلام کے بارے میں اور کچھ معلوم کرنا چاہتی ہوتو میں تم کو قرآن پاک کا ترجمہ بھیج سکتی ہوں۔تم اس کو ایک مرتبہ پڑھ کر تو دیکھو کہ یہ کیسی کتاب ہے۔کیا کہتی ہے۔قرآن پاک بالکل خالص اللہ کے الفاظ ہیں۔اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اپنے بارے میں تفصیل سے لکھنا اور میری بات کا جواب ضرور دینا۔

فقط

تمہاری دوست ( ا،ب،ج )

س۵۔

(i) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لیے نکالی گئی ہے۔تم نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(ii) یہاں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں سے مخاطب ہے۔

(iii) یہاں لوگوں سے مراد تمام دنیا کے انسان ہیں۔

(iv) امت کی تشکیل کا مقصد نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بتایا گیا ہے۔

(v) اس آیت کی رو سے امت مسلمہ کا مقصد تمام دنیا کے انسانوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔

(vi) مسلمان امت بہترین امت ہے کیونکہ

۱۔ صرف مسلمان امت کی کتاب اور ان کا دین محفوظ اور درست حالت میں موجود ہے۔

۲۔مسلمان امت کو اللہ نے اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور اس کو بہترین امت اور متوازن امت کا لقب دیا ہے۔

۳۔اب نبی نہیں آئیں گے اور نبیوں کا کام مسلمان امت کو سونپا گیا ہے۔

# نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل

**طریقہ تدریس:** اس سبق کی تدریس کے لیے تحقیقی منصوبہ Research Project بہتر رہے گا۔اس طریقہ کار کے تحت طلبا کے گروپ بنا کر ہر گروپ کو تحقیق کا ایک موضوع دے دیا جاتا ہے۔طلبا اس موضوع پر تحقیق کر کے مواد جمع کرتے اور پھر اس مواد کی کلاس کے سامنے پیشکش کی تیاری کرتے ہیں۔

اس طریقہ کار کی کامیابی کے لیے

☆ مطلوبہ موضوع اور اس کی حدود کا واضح ہونا۔

☆ تحقیق کے سلسلے میں واضح رہنمائی اور کتب کا مہیا ہونا۔

☆ مؤثر پیش کش کے لیے مدد رہنمائی ہونا ضروری ہے۔

**منصوبہ بندی:**

**پہلا دن: تحقیقی منصوبہ کا اعلان اور تیاری**

**آمادگی: بذریعہ سوالات**

س: رسول ﷺ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ آپ ﷺ کے خاندان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

آپ ﷺ کا کیسا ماحول تھا؟ آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت عرب کی کیا حالت تھی؟ آپ ﷺ سے پہلے کا دور کیا کہلاتا ہے؟

☆ تختہ سیاہ پر لکھیں ''دورِ جاہلیت''

☆ دورِ جاہلیت کی اصطلاح کی وضاحت کریں۔

☆ تحقیقی منصوبہ بندی کا اعلان کریں کہ ہم دور، جاہلیت کے حالات کی تحقیق کریں گے۔چار گروپ بنا کر ان کو

۱۔عرب ۲۔ یورپ ۳۔ایران ۴۔ہندوستان، کا موضوع دیں

☆ دنیا کا نقشہ دکھا کر یہ چاروں خطے دکھائیں۔امریکہ، آسٹریلیا، چین اور افریقہ کے بارے میں صفحہ نمبر ۸۷ پر دی گئی وضاحت کریں۔

☆ موضوع کو واضح کرتے ہوئے بتائیں کہ ان خطوں کی مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی صورت حال کے بارے میں معلومات جمع کریں۔

☆ تحقیق کے لیے ذرائع کی نشاندہی کریں اور کتب مہیا کرنے کی کوشش کریں۔اس ضمن میں یہ کتب معاون ہوسکتی ہیں۔

❁ ہمارے رسول ﷺ از طالب ہاشمی

❁ تاریخ اسلام (لائبریری میں موجود کوئی بھی کتاب)

❁ حیات طیبہ از محمد عبدالحی اسلامک پبلیکیشنز

☆ طلبہ کو پیشکش کے طریقوں کے بارے میں بتائیں کہ وہ لیکچر، تصاویر، چارٹس اور رول پلے کے ذریعے اپنے موضوع کو پیش کر سکتے ہیں

☆ بقیہ وقت طلبہ کو تحقیقی کام کے لیے دیا جائے۔ان کے کام کے دوران استاد خاموش نگرانی اور رہنمائی کرے۔

☆ بتایا جائے آئندہ کون سے دو گروپ اپنے موضوع کی پیشکش دیں گے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱، (i)

**دوسرا دن**

☆ طلبہ کو پیشکش کے طریقہ کار اور نمبروں کے بارے میں بتایا جائے۔

☆ نمبروں کی تقسیم اس طرح ہوگی

۱۔ موضوع سے متعلق مواد ۵ نمبر ۲۔موضوع کی وضاحت ۵ نمبر

۳۔امدادی اشیا کا ستعال ۵ نمبر ۴۔سوالات پر وضاحت ۵ نمبر

☆ ہر گروپ کے پاس پیشکش کے لیے ۱۲ سے ۱۳ منٹ ہوں گے۔

☆ پہلا گروپ اپنے موضوع کی پیشکش دے گا۔

☆ اس دوران بقیہ طلبہ صرف سنیں گے۔

☆ پیشکش مکمل ہونے کے بعد بقیہ طلبہ اس گروپ سے سوالات کر سکتے ہیں۔

☆ اس کے بعد اسی طریقہ کار کے مطابق دوسرا گروپ اپنے موضوع کی پیشکش دے گا۔

☆ اس تمام کارروائی کے دوران استاد خاموش مشاہدہ کر کے نمبر دے اور جہاں نظم وضبط اور کارروائی کو روانی سے چلانے کے لیے مداخلت کی ضرورت ہو صرف وہاں مداخلت کرے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۴

**تیسرا دن:** گزشتہ دن کے طریقہ کار کے مطابق بقیہ دو گروپ اپنے موضوع کی پیش کش کریں گے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۲، ۳

**چوتھا دن:**

**آمادگی:** دنیا کے نقشے کے ذریعے

دنیا کے نقشے پر مختلف خطوں کی نشاندہی کر کے پوچھیں کہ رسول ﷺ کے آنے سے پہلے کیسے حالات تھے؟ حالات کا مختصراً اعادہ کرنے کے بعد پوچھیں۔ کون سی برائیاں ہر جگہ موجود تھیں؟ مجموعی طور پر پوری دنیا کے حالات کیسے تھے۔ ان حالات اور برائیوں کی وجہ کیا تھی؟ (صفحہ نمبر ۸۳ کا خاموش مطالعہ کر کے اس کا جواب معلوم کرنے کی ہدایت کریں) طلبہ کے جوابات سننے کے بعد اس کی مزید وضاحت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ کر انسانوں کے قانون پر چلنے سے فساد اور ظلم کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دورِ جاہلیت کا دور کہلاتا ہے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا۔

س: رسول ﷺ کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

☆ طلبہ کے جواب سننے کے بعد دونوں مقاصد تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆ وضاحت کریں کہ پہلے نبیوں کی بعثت صرف ایک علاقے کے لیے ہوتی تھی مگر اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بعثت تمام دنیا کے لیے تھی کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کو بھیجنے کے لیے عرب کو ہی کیوں چنا؟ طلبہ کی جانب سے آنے والے جوبات کو نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱ (ii)، (iii)، (iv)

**مشقی کام:**

س ۱: (i) دورِ جاہلیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے کا دور جبکہ دنیا میں کہیں بھی اللہ کی ہدایات و احکامات پر عمل نہیں ہو رہا تھا اور سب ے سب جاہلیت میں مبتلا تھے۔

(ii) رسول ﷺ کو عرب میں اس لئے مبعوث کیا گیا کیونکہ عرب کی سرزمین دنیا کے نقشہ میں مرکز میں ہے۔ عرب میں کسی بادشاہ کی حکومت نہیں تھی۔ اس وجہ سے یہاں کے لوگ کسی کے غلام نہیں تھے۔ یہ لوگ بہادر اور زبان کے پکے تھے اس کے علاوہ عربی زبان وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ آسان بھی تھی۔

(iii) نبی ﷺ کی آمد سے پہلے دنیا میں چار نمایاں خطے تھے۔ ہندوستان، ایران، یورپ یا رومی سلطنت اور عرب۔

اان چاروں خطوں کی مذہبی حات درج ذیل ہے۔

۱۔ ہندوستان

یہاں زیادہ تر ہندو مذہب کے ماننے والے آباد تھے۔ یہاں بُت پرستی ہوتی تھی، ہزاروں دیوتا پوجے جاتے تھے۔ مذہبی طبقہ برہمن سب سے زیادہ عزت والا سمجھا جاتا۔ یہ لوگ اپنے فائدے کے قانون بناتے اور دوسرے طبقوں پر ظلم کرتے تھے۔ یہاں مذہب کے نام پر انسانوں کی قربانی دی جاتی اور بہت سے بے حیائی کے اور ظالمانہ کام ہوتے تھے۔

۲۔ ایران: ایرانیوں کا مذہب آتش پرستی تھا۔ یہ لوگ آگ کو پوجتے تھے۔ ان کے ہاں دو خداؤں کا تصور تھا۔ یہ اپنے بادشاہ کو بھی اپنے خدا کا جلوہ قرار دیتے اور اس کو سجدہ کرتے تھے۔

۳۔ یورپ: یورپ میں زیادہ تر رومیوں کی حکومت تھی جن کا مذہب عیسائیت تھا۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے مگر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار

دے کر تین خداؤں کا عقیدہ اپنالیا تھا۔ان کے مذہبی افراد حکومت کے ساتھ ہوئے تھے اور عام عوام پر بہت ظلم کرتے تھے اور اپنے مخالفین کو جادوگر اور شیطان قرار دے کر زندہ جلا دیا کرتے تھے۔

۴۔عرب: عرب میں کئی مذاہب تھے۔زیادہ تر افراد بت پرست تھے۔ہر قبیلہ کا الگ بت تھا۔خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے۔یہاں کچھ آتش پرست اور ستارہ پرست بھی تھے اور کچھ یہودی قبیلے بھی آباد تھے۔

(iv) دور جاہلیت میں ویسے تو ہر خطہ زمین میں فساد اور خرابیاں پھیلی ہوئی تھیں مگر جو خرابیاں ہر جگہ موجود تھیں وہ یہ ہیں۔

۱۔امیر اور حکمران افراد شاہانہ انداز اور عیش سے رہتے تھے۔یہ غریب افراد پر ظلم پر ظلم کرتے اور اپنی دولت کو اپنے عیش و آرام پر خرچ کرتے تھے

۲۔امیر اور حکمران بدکردار، بے رحم اور ظالم تھے۔

۳۔مذہبی افراد اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا سمجھتے اور اپنی من مانی کرتے۔

۴۔غریب افراد بہت غریب تھے ان کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتی تھیں۔

۵۔غریب افراد پر ہر طرح ظلم کیا جاتا اور اس کو کہیں انصاف نہیں ملتا تھا۔

۶۔بے حیائی عام تھی

۷۔امن و امان کی صورت حال ہر جگہ خراب تھی۔چوروں ڈاکوؤں سے بچنا مشکل تھا۔جان اور مال کو خطرہ رہتا تھا

س۲: (i) عرب (i) ذات پات کا نظام (ii) ایران (ii) دو خداؤں کا تصور (iii) زندہ لڑکیوں کو دفنانے کا رواج

(iii) یورپ (iv) جبری مشقت کا رواج

(iv) ہندوستان (v) قبائلی فخر و غرور (vi) ستی کی رسم

س۳۔ (i) قیصر (ii) ایران (iii) عیسائیت (iv) پارسی مذہب (v) 571ء (vi) عرب (vii) ایران

س۴: یہ سوال ہر طالب علم کو اپنے تصور اور صوابدید کے مطابق کرنا چاہیے۔

گروہی تبادلۂ خیال:

تبادلہ خیال کے ممکنہ نکات یہ ہوسکتے ہیں

اللہ تعالیٰ کو بھولنے سے دنیا میں بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔انسان دوسرے انسانوں پر ظلم کرتے ہوئے ذرا نہیں ڈرتا۔

۲۔دولت اور طاقت والا یہ سمجھتا ہے کہ میں دوسروں سے برتر ہوں اس لئے دوسروں کو حقیر سمجھتا اور ان پر حکم چلاتا ہے۔

۳۔امیر سمجھتا ہے کہ یہ دولت میری ہے مجھ سے کوئی حساب نہیں لے گا اور وہ اپنی تمام دولت اپنے عیش آرام اور تفریح پر اڑاتا ہے۔

۴۔کسی کے حساب دینے یا پکڑنے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے چوری ڈاکے اور غلط ذرائع سے پیسہ حاصل کرتے ہیں۔

۵۔کمزور لوگ، طاقت وروں اور حکمرانوں کی ہر بات ماننے میں ہی اپنی سلامتی سمجھتے ہیں اور ان کے تابعدار بن جاتے ہیں۔

۶۔لوگ سمجھتے ہیں یہی دنیا سب کچھ ہے اس کے بعد کوئی دنیا نہیں اس لئے دنیا کے عیش و آرام کے لیے ہر غلط کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

# نبی اکرم ﷺ کا بچپن اور جوانی

**منصوبہ بندی: پہلا دن: (ابتدائیہ + کوئز کی تیاری)**

**آمادگی: (بذریعہ سوالات)** س: اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنے نبی بھیجے؟

س؛ کون کون سے؟ وجاحت کریں ہمیں صرف ۲۸ نبیوں کے نام معلوم ہیں جو ہمیں قرآن میں بتائے گئے ہیں۔

س: ان ۲۸ نبیوں میں سے ہمیں حالات زندگی کس کس کے معلوم ہیں؟ س: مکمل حالاتِ زندگی کس نبی کے معلوم ہیں؟ (حضرت محمد ﷺ کے)

س: اس کی وجہ؟

☆ وضاحت کریں کہ پیدائش سے وفات تک مکمل حالاتِ زندگی اور مکمل تفصیلات صرف اللہ کے آخری نبی ﷺ کے معلوم ہیں۔ دوسرے نبیوں کے صرف کچھ حالات اور واقعات معلوم ہیں۔ س: ا کی وجہ کیا ہے؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد وضاحت کریں کہ دوسرے نبیوں کی نبوت ایک خاص وقت تک کے لیے ہر نبی نے بعد میں آنے والے نبی کی خبروں جبکہ رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کی ہدایات اور اسوۂ کا محفوظ کیا جانا ضروری تھا تا کہ بعد میں آنے والے ہدایت حاصل کر سکیں۔ اسکے لیے اللہ تعالیٰ نے خصوصی انتظام کیا اور صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے تین سو سال کی بے مثال محنت کے بعد رسول ﷺ کی ہر ہر بات کو کتابوں میں محفوظ کیا۔ آج مسلمان رسول ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں جو کچھ معلوم کرنا چاہیں معلوم کر سکتے ہیں۔

☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں کہ ہم سیرت کا مطالعہ کیو ں کریں؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد وجاحت کریں کہ مسلمانوں کو رسول ﷺ کیی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلمان سیرت کا مطالعہ صرف آپ ﷺ کی پیروی اور اطاعت کے لیے کرتا ہے۔ ☆ کوئز کا اعلان کریں۔

☆ تین تین یا چار چار کے گروپ بنا کر ہر گروپ کو ان موضوعات میں سے ایک پر سوالات بنانے کا کام دیں۔

۱۔ رسول ﷺ کا خاندان ۲۔ پیدائش ۳۔ پرورش ۴۔ حضرت آمنہ کا انتقال سے چچا کی سرپرستی تک

۵۔ لڑکپن ۶۔ سفر تجارت ۷۔ نکاح ۸۔ حجر اسود کی تنصیب ۹۔ غور و فکر میں اضافہ ۱۰۔ نبوت

☆ طلبہ کو سیرت کی کتب حاصل کرنے اور لانے کی ہدایت کریں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱ ، (i)

**دوسرا دن: خاندان سے چچا کی سرپرستی تک)**

**آمادگی: (کوئز کے اعلان کے ذریعے)**

☆ استاد کوئز کا طریقہ کار واضح اور جامع انداز میں بتائے کہ پہلا گروپ تمام کلاس سے اپنے موضوع سے متعلق سوالات کرے گا۔

☆ سوالات مکمل ہونے کے بعد اس گروپ کا کوئی ممبر پورے موضوع کو ترتیب وار بیان کرے گا۔

☆ اس کے بعد دوسرا گروپ سوالات کرے گا پھر تیسرا گروپ

(استاد طلبہ کے تیار کردہ سوالات کلاس میں پوچھے جانے سے پہلے خود دیکھ لے۔)

**تفویض کار:** سوال نمبر ۲، (ii) سوال نمبر ۶

**تیسرا دن: (لڑکپن سے حجر اسود کی تنصیب تک)**

☆ گزشتہ دن کے طریقہ کار کے مطابق چار گروہوں کو سوالات کرنے کا موقع دیں۔

☆ سوالات اور وضاحت مکمل ہونے کے بعد استاد بحیرہ راہب سے ملاقات کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بتائے یا کسی کتاب سے تفصیلی پڑھ کر سنائے۔ اس مقصد کے لیے کتاب محمد عربی ﷺ از محمد عنایت اللہ سبحانی (اسلامک پبلیکیشنز) مناسب رہے گی۔

☆ طلبہ اس واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱ (iii) ، (iv)

**چوتھا دن: (غور و فکر سے اختتام)**

☆ گزشتہ دن کے طریقہ کار کے مطابق بقیہ دو گروہوں کو سوالات کرنے کا موقع دیں۔

☆ سوالات اور وضاحت مکمل ہونے کے بعد استاد پہلی وحی کا واقعہ تفصیل سے سنائے۔

☆ طلبہ کی لائی ہوئی سیرت کی کتب گروپ میں تقسیم کردی جائیں اور ان کی کتب کی مدد سے سوال نمبر ۴ کلاس میں کرائیں۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۳، ۴، ۵

**مشقی کام؛**

س ۱ (i) یہ انتظام اس وجہ سے کیا گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا اور آپ ﷺ کی نبوت قیامت ت کے لیے تھی بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لیے آپ ﷺ کا اسوہ اور ہدایات کا محفوظ رہنا ضروری تھا۔

(ii) برے ماحول کے باوجود رسول ﷺ کے پاکیزہ کردار کی وجہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خاص حفاظت تھی کیونکہ للہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا نبی بنانے کے لئے چن لیا تھا۔

(iii) نبوت سے پہلے رسول ﷺ کی مکہ میں بہت اچھی شہرت تھی۔ سب لوگ آپ ﷺ کی سچائی کا اعتراف کرتے اور آپ ﷺ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ آپ کمزورون کی مدد کرنے والے حق کا ساتھ دینے اور رشتہ داروں کا حق ادا کرنے والے تھے۔

(iv) حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی ایمان داری اور اچھے اخلاق کو دیکھتے ہوئے آپ ﷺ سے شادی کا ارادہ کیا۔

س ۲: (i) والد کا انتقال (ii) قبیلہ بنو سعد میں رہنا (iii) والدہ کا انتقال

(iv) چچا کی سرپرستی میں آنا (v) پہلا سفر تجارت (vi) نکاح (vii) قبائل کا جھگڑا نمٹانا (viii) پہلی وحی کا نزول

س ۳: (i) ۵۷۱ء (ii) قریش۔ بنو ہاشم (iii) عبدالمطلب

(iv) بنو سعد (v) چھ (vii) میسرہ (viii) پچیس

(ix) صادق، امین (x) چالیس

س ۴: اس سوال کا مقصد طلبہ میں تحقیق کا شوق پیدا کرنا ہے۔ اسے طلبہ کہیں سے پڑھ کر یا بڑوں سے معلوم کر کے کریں۔ ہر شخصیت کے بارے میں چار پانچ جملے لکھنا کافی ہوں گے

س ۵: آپ ﷺ بچپن میں خوش اخلاق تھے، نرم مزاج تھے، سمجھ دار تھے صلح جو یعنی مل کر رہنے والے تھے، تمیز دار تھے، ہمدرد اور دوسروں کا خیال رکھنے والے مدد کرنے والے تھے۔

# دعوت اور اس کا ردِ عمل

منصوبہ بندی

پہلا دن: (سورہ مدثر کا حکم + خفیہ دعوت + خاندان اور اعلانیہ دعوت)

آمادگی: گروپ ڈسکشن کے اعلان کے ذریعہ

☆تختہ سیاہ پر سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات کا ترجمہ تحریر کریں۔

☆مختصر وضاحت کریں کہ پہلی وحی کے بعد کچھ عرصہ وحی نہیں آئی اور پھر اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں دیے گئے گروپ ڈسکشن کے دونوں سوالات پر تبادلہ خیال کر کے نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔

☆ اس کام کے لیے پانچ منٹ دیں۔

☆تبادلہ خیال مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے نکات سن لئے جائیں۔

☆وضاحت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو کتنا بڑا کام سپرد کیا تھا اور اس وقت کیا حالات تھے جن میں یہ کام اور مشکل تھا۔

☆طلبہ کو درسی کتاب سے دعوت اور خاندان کو دعوت کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تا کہ اس میں سے سوالات کیے جائیں۔

☆خاموش مطالعہ کے لیے ۲ سے ۳ منٹ دیں۔

☆مطالعہ کے بعد چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعہ اس میں دی گئی معلومات کا اعادہ کریں مثلاً نبی کریم ﷺ نے اسلام کی دعوت کی ابتداً کیسے کی؟

سب سے پہلے کون ایمان ایا؟ ان ایمان لانے والوں نے کیا کیا؟ ان افراد کی کوششوں سے کون کون مسلمان ہوا؟ وغیرہ وغیرہ

☆سورۃ الحجر آیت نمبر ۹۵ کو ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں اور وضاحت کریں کہ اس کے بعد آپ ﷺ کو کیا حکم دیا گیا اور اس حکم پر عمل کے لیے آپ ﷺ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

☆تصوراتی سرگرمی کرائیں جس کے لیے طلبہ سے کہیں کہ وہ سب آنکھیں بند کرلیں اور خاموشی سے استاد کی آواز کو سنیں اور وہ سب کچھ تصور میں لائیں۔

☆استاد کوہ صفا سے دعوت کا واقعہ اس طرح سنائے جیسا کہ سب کچھ ہو رہا ہے اور ہم وہاں موجود ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

(اس کے لیے کسی مستند کتاب سے اس واقعے کی تفصیلات پڑھ کر تیاری کی جائے)

☆واقعہ مکمل ہونے کے بعد طلبا سے اس پر گفتگو کریں اور بتائیں کہ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے اسلام کی دعوت کیسے پھیلائی؟

تفویض کار: سوال ا(iv)

دوسرا دن: (مخالفت + روکنے کی کوشش + مظالم)

آمادگی: بذریعہ سوالات

س: کوہ صفا سے پکارنے کا کیا ردِ عمل ہوا؟ س: اس کے بعد رسول ﷺ نے اسلام کو پھیلانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

س: آپ ﷺ کی کوششوں کے جواب میں مکہ کے کافر کیا کرتے تھے؟ س: انہوں نے آپ ﷺ کو کس کس طرح ستایا؟

☆طلبہ کے جوابات کو نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆جب ستانے اور ظلم کے باوجود آپ ﷺ اسلام کی دعوت پھیلانے سے نہ رکے تو کافروں نے کیا کیا؟ کس کس طرح آپ ﷺ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔

☆متعلقہ واقعات طلبہ سے سنے جائیں یا پھر خود سے سنائے جائیں۔

س: کافروں نے مسلمانوں کو اسلام سے روکنے کے لیے ان پر کیا کیا ظلم کیے؟

☆حوالہ جاتی کتب کی مدد سے زیادہ سے زیادہ واقعات اور تفصیل کے ساتھ سنائے جائیں۔

☆ان مظالم پر اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کا ردِ عمل کیا تھا؟

☆مسلمان تو کوفروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے مگر پھر بھی انہوں نے مسلمانوں پر اتنا ظلم کیوں کیا تھا وضاحت؟

☆اس موضوع پر تفصیلی تبادلہ خیال کریں اور طلبہ کی بتائی گئی وجوہات کو نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

**تفویض کار:** سوال (i) ، (ii) تحقیقی کام: (الف)

**تیسرا دن:(ہجرت حبشہ + قوت میں اضافہ + شعب ابی طالب)**

**آمادگی: دنیا کے نقشے کے ذریعے**

طلبہ کو دنیا کے نقشے پر عرب اور حبش دکھایا جائے۔

☆ وضاحت کریں کہ جب کافروں کے مظالم بڑھ گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی۔

☆ہجرت حبشہ کے واقعات تقریری انداز میں بیان کریں۔

☆وضاحت کریں کہ ان سخت حالات میں دو اہم افراد ایمان لائے جس سے اسلام کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔

☆حضرت حمزہؓ کے ایمان لانے والے واقعہ کی بلند خوانی کروائیں۔

☆سیرت کی کسی بھی کتاب سے حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ پڑھ کر سنائیں۔

☆واقعات سنانے کے بعد ان پر تبادلہ خیال کریں کہ اس کے کیا کیا اثرات ہوئے۔

☆درسی کتاب میں سے ابی طالب کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں۔

☆اس کام کے لیے ۲ سے ۳ منٹ دیں۔

☆مطالعہ مکمل ہونے کے بعد کتابیں بند کروا کر چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے پورے پورے واقعے کا اعادہ کرائیں۔

☆سوال نمبر ۵ کلاس میں کرائیں۔

**تفویض کار:** سوال ۱ (iii) ، سوال (v)

**چوتھا دن:(عام الحزن+سفر طائف)**

**آمادگی؛اعادے کے سوالات کے ذریعے**

☆طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم رسول اللہ صلہ اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے پڑھے گئے واقعات کا ترتیب کے ساتھ اعادہ کریں گے۔

☆رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے ابتدا کریں اور ترتیب وار واقعات پوچھتے جائیں۔

☆ان واقعات کو نکات کی شکل میں ترتیب سے تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں تا کہ طلبہ کے ذہنوں میں واقعات منتشر شکل میں نہ رہیں بلکہ تسلسل کے ساتھ ایک واضح نقشہ آجائے۔

☆سوال نمبر ۴ ساتھ ساتھ کروائیں۔

☆اسکے بعد عام الحزن سے متعلق معلومات تقریر (Lecture) کی شکل میں بیان کریں۔

☆ان معلومات سے متعلق طلبہ کے کوئی سوال ہوں تو ان کا جواب دیا جائے۔

☆رسول اللہ ﷺ کے سفر طائف کی غرض کی وضاحت کریں۔

☆سیرت کی کسی کتاب سے سفرِ طائف کا واقعہ تفصیل کے ساتھ سنائیں۔

☆واقعہ سنانے کے بعد اس پر تبادلہ خیال کریں۔

☆سوال نمبر ۴ اور تحقیقی کام کا حصہ 'ب' کلاس میں کرایا جائے۔

**تفویض کار:** سوال ۲، ۳

**مشقی کام:**

(i) مکہ میں چند سرداروں کی حکومت تھی۔انہیں خطرہ تھا کہ سب لوگ ایک اللہ کی عبادت کرنے لگے تو ان کی بڑائی اور حیثیت ختم ہو جائے گی اور ان کا حکم نہیں چلے گا۔کچھ لوگوں کے دلوں میں اپنے بتوں کی محبت بسی ہوئی تھی اور ان کا خیا ل تھا اگر ان بتوں کو کچھ کہا تو یہ ہمیں نقصان پہنچ سکتے ہیں۔اس لئے انہوں نے اسلام کی مخالفت کی۔

(ii) کا فروں نے رسول ﷺ کو اسلام پھیلانے سے روکنے کے لیے بہت کوشش کیں۔سب سے پہلے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا، آپ ﷺ کی بے عزتی کرنے کی کوشش کی۔آپ

ﷺ اپنے کام سے نہ رکے تو آپ ﷺ پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ کو بدنام کیا۔ آپ ﷺ کو جادوگر، دیوانہ اور کاہن قرار دیا۔ آپ ﷺ پر غلط الزام لگائے۔ مگر آپ ﷺ نے سب برداشت کیا اور اسلام پھیلاتے رہے۔ پھر آپ ﷺ و مال و دولت اور سرداری کا لالچ دے کر روکنا چاہا۔ آپ ﷺ پر آپ کے چچا کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ سے سودے بازی اور سمجھوتے کی کوشش کی۔ غرض کہ کفار نے آپ ﷺ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(iii) جب کافروں کے مظالم بہت بڑھ گئے اور مسلمانوں کے لیے مکہ میں رہنا مشکل ہو گیا تو رسول ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی کیونکہ وہاں ایک عادل بادشاہ کی حکومت تھی۔

(iv) اعلانیہ دعوت کے لیے رسول ﷺ نے پہاڑ سے پکارنے کا طریقہ اس لئے اختیار کیا کہ اس زمانے میں عرب میں لوگ قبیلوں کی شکل میں رہتے تھے۔ قبائل کے درمیان جنگیں ہوتی رہتی تھیں اگر کبھی دشمن اچانک حملہ کر دیتا یا حملے کا خطرہ ہوتا تو لوگوں کو فوری طور پر خطرہ سے آگاہ کرنے اور خبردار کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ خبردار کرنے والا کسی اونچی جگہ چڑھ کر ''یا صباحاہ'' کا نعرہ لگاتا۔ یہ آواز سن کر لوگ اپنے سارے کام چھوڑ کر فوراً لپکتے اور جمع ہو جاتے اور پھر خبردار کرنے والا خبر دیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہی طریقہ اختیار کیا تاکہ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کی بات کی اہمیت کو سمجھیں اور دراصل آپ ﷺ نے دنیاوی خطروں سے بڑے خطرے سے ہی آگاہ ﷺ کیا تھا۔

(V) جب مکہ کے تمام قبائل نے یہ فیصلہ اور آپس میں معاہدہ کر لیا کہ کوئی بنو ہاشم سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے گا نہ ان سے کوئی لین دین کرے گا نہ کچھ خریدے گا اور نہ کچھ بیچے گا اور نہ ہی بات چیت کرے گا تو بنو ہاشم ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں چلے گئے۔

س۲: (i) تین سال (ii) نجاشی (iii) ایتھوپیا (iv) چھ سال بعد

(v) دارارقم میں (vi) کوہ، صفا سے (vii) حضرت عمرؓ

(viii) حضرت جعفر طیارؓ (ix) تین سال (x) ساٹھ میل

س۳: اس سوال کا مقصد طلبہ میں تحقیق اور اضافی مطالعہ کا شوق پیدا کرنا ہے۔ یہ سوال طلبہ کو اپنی معلومات اور استعداد کے مطابق کرنے دیں۔

سوال۴: پہلی وحی

| خفیہ تبلیغ | خفیہ دعوت | دعوت | اعلانیہ دعوت | ہجرت حبشہ |
|---|---|---|---|---|
| پہلا سال | دوسرا سال | تیسرا سال | چوتھا سال | پانچواں سال |

| حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہ ایمان لانا | شعب ابی طالب میں محصور ہونا | مقاطعہ ختم ہوا محصور رہے | عام الحزن سفر طائف | |
|---|---|---|---|---|
| چھٹا سال | ساتواں سال | آٹھواں سال | نواں سال | دسواں سال |

س۵: (i) رسول اللہ ﷺ نے کوہِ صفا سے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے مکہ کے لوگوں سے کہے۔

(ii) یہ الفاظ حضور ﷺ کے چچا ابو طالب نے مکہ کے کافروں کی شکایت پر رسول ﷺ سے کہے۔

(iii) یہ الفاظ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کو واپس کرنے کے مطالبے کا جواب دیتے ہوئے مکہ کے لوگوں سے کہے۔

(iv) یہ الفاظ حضرت حمزہؓ نے ابو جہل سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدتمیزی کا بدلہ لینے کے بعد کہے۔

(v) یہ الفاظ مکے کے لوگ حج کے موقع پر تمام عرب سے آنے والے افراد سے کہتے تھے۔

**گروہی تبادلۂ خیال** : نکات یہ ہو سکتے ہیں۔

i۔ ۱۔ اللہ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم دیا۔

۲۔ لوگوں کو آخرت اور جزا سزا سے خبردار کرنے کا حکم دیا۔

۳۔ پاکیزہ رہنے کا حکم دیا
۴۔ ہر قسم کی گندگی سے بچنے کا حکم دیا۔
۵۔ یہ تمام کام صرف اللہ ہی کے لیے کرنے کا حکم دیا۔
۶۔ اللہ ہی کے لیے صبر کرنے اور اپنے کام میں جمے رہنے کا حکم دیا۔

(ii) ا۔ ہمیں بھی اللہ کی بڑائی بیان کرنا چاہیے۔ ۲۔ آخرت کو یاد رکھنا اور اس سے لوگوں کو خبردار کرنا چاہیے۔
۳۔ پاک رہنا چاہیئے۔ ۴۔ ہر قسم کی گندگی سے بچنا چاہیے۔
۵۔ تمام کام اللہ ہی کے لیے کرنا چاہیے۔ ۶۔ دین کے کاموں میں مشکلات پر اللہ کے لیے صبر کرنا چاہیے۔

## ہجرت

منصوبہ بندی:

پہلا دن: معجزہ تحقیقی منصوبہ بندی کی تیاری

آمادگی: فرضی صورتحال سنا کر

استاد طلبہ سے کہے آج مجھ کو دیر ہوگئی تھی اس لئے کہ میں ہوا میں اُڑ کر اسکول آیا۔ اس پر طلباء کا ملا جلا ردِّعمل ہوگا۔ استاد کہے۔ اس میں ہنسنے یا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ کل میں نیویارک گیا تھا اور پرسوں ملائشیا سے ہو کر آیا۔ یقین کیوں نہیں کرتے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے؟ ہمارے پیارے نبی ﷺ تو ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس گئے، وہاں سے آسمان پر اور پھر واپس آ گئے۔

☆ اس ابتدائی گفتگو کے بعد بتائیں کہ رسول ﷺ کا یہ سفر تو معجزہ تھا اور ہمارے عمومی سفر معجزات نہیں۔

☆ تختہ سیاہ پر لکھیں 'معجزہ کیا ہوتا ہے؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد معجزہ کی تعریف تختہ سیاہ پر لکھیں اور وضاحت کریں کہ بغیر کسی ذریعہ کے اتنا طویل فاصلہ طے کرنا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ خود نہیں کیا تھا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے کرایا تھا۔ اس لیے یہ معجزہ ہے۔

س: دوسرے نبیوں کو کون کون سے معجزے دیے گئے؟

س: نبیوں کو معجزے کیوں دیے جاتے ہیں؟

☆ ان دونوں سوالات پر تبادلہ خیال کے بعد منصوبہ بندی کا اعلان کریں۔ کلاس کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ایک کو معراج اور دوسرے کو ہجرت کے موضوع پر معلومات جمع کرنے کا کام دیں۔

☆ طلبہ کی آسانی کے لیے ہر گروہ میں چار چار سب گروپ بنا کر ہر گروپ کو علیحدہ موضوع پر تحقیق کا کام دے دیں۔

☆ موضوعات یہ ہو سکتے ہیں۔

☆ معراج

ا۔ سفر معراج ۲۔ جنت دوزخ کا مشاہدہ
۳۔ اللہ کی بارگاہ میں + معراج کی بشارتیں ۴۔ لوگوں کا ردِّعمل

☆ ہجرت

ا۔ بیعتِ عقبہ ۲۔ ہجرت کی اجازت + کفار کی سازشیں
۳۔ رسول ﷺ کی ہجرت ۴۔ رسول ﷺ کی حکمت عملی

☆ وضاحت کریں کہ ہر گروپ کو اپنے موضوع سے متعلق معلومات جمع کرنی اور کلاس کے سامنے پیش کرنی ہیں۔ ہر گروپ کو اس کے نمبر دیے جائیں گے۔

☆ تحقیق کے لیے ذرائع کی نشاندہی اور حوالہ جاتی کتب مہیا کرنے کی کوشش کریں۔

☆ طلبہ کی پیشکش کے سلسلہ میں رہنمائی کریں کہ وہ پیشکش کے لیے اپنے میں سے دو یا تین طلبہ کا انتخاب کرلیں اور نقشہ، چارٹ اور تصاویر کی مدد لے سکتے ہیں۔

☆ بقیہ وقت طلبہ کو تحقیقی کام کے لیے دیا جائے۔ اس دوران استاد نگرانی اور رہنمائی کا کام انجام دے۔

☆ بتا دیا جائے کہ آئندہ کلاس میں سفرِ معراج سے متعلق موضوعات کی پیشکش (Presentation) ہو گی۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱ (i)، (ii)

**دوسرا دن: سفرِ معراج**

**آمادگی:** پیشکش کے اعلان کے ذریعہ

☆ طلبہ کو مختصراً مگر واضح طور پر پیشکش کے طریقہ کار اور نمبروں کے بارے میں بتائیں کہ ہر گروپ کو کتنا وقت ملے گا۔ پیشکش کے دوران کسی طالب علم کو مداخلت کی اجازت نہیں ہو گی۔ پیشکش کے بعد بقیہ طلبہ کو اس گروپ سے سوالات کرنے کی اجازت ہو گی۔

☆ نمبروں کی تقسیم بتائیں۔ ۱۔ موضوع سے متعلق مواد ۵ نمبر ۲۔ موضوع کی وضاحت ۵ نمبر

۳۔ امدادی اشیاء کا استعمال ۵ نمبر ۴۔ سوالات کے جوابات ۵ نمبر کل نمبر ۲۰

☆ گروپ کو ملنے والے نمبر گروپ میں تقسیم نہیں ہوں گے بلکہ گروپ کے نمبر ہی ہر انفرادی نمبر ہوں گے۔

☆ سفرِ معراج سے متعلق تحقیق کرنے والے چاروں گروپ ایک ایک کر کے اپنی پیشکش دیں نمبر ☆ اس تمام کارروائی کے دوران استاد خاموش مشاہدہ کر کے نمبر دے اور اگر نظم و ضبط قائم رکھنے اور کارروائی کو روانی سے چلانے کے لیے مداخلت کی ضرورت ہو تو مداخلت کرے یا طلبہ کی پیشکش میں کوئی ابہام یا خلا ہو یا کوئی غلط بات آئے تو اس کی فوری تصحیح کر دے۔

**تفویض کار:** سوال نمبر ۱: (iii) (iv)، (v)

**تیسرا دن: ہجرت**

گزشتہ دن کے طریقہ کار کے مطابق ہجرت کے موضوع سے متعلق تحقیق کرنے والے گروپ اپنی اپنی پیشکش دیں۔

**تفویض کار:** س ۳

**چوتھا دن: اعادہ**

**آمادگی:** سیرت کوئز کے اعلان کے ذریعے

کوئز کے لیے پہلے سے پیدائش نبوی ﷺ سے ہجرت تک کے سوالات اس ترتیب سے بنالیں کہ تمام واقعات ترتیب سے آجائیں۔ ''3x3' کے کارڈ بنا کر ہر کارڈ پر نمبر اور ایک سوال لکھ دیں۔ ان سولات کے جوابات استاد نمبر کے لحاظ سے اپنے پاس رکھے۔

☆ کارڈ کلاس میں تقسیم کر دیں۔ پہلے کارنمبر ایک والا طالب علم اٹھے اور سوال پڑھ کو اس کا جواب دے پھر کارڈ نمبر دو اور پھر کارڈ نمبر تین والا۔ اس طرح ترتیب وار سوالات کے جواب آتے رہیں۔

☆ اس دوران استاد تختہ سیاہ پر اہم واقعات نکات کی شکل میں لکھتا جائے۔

کوئز مکمل ہونے کے بعد سیرت نبوی ﷺ کا اعادہ بھی ہو جائے گا اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مراحل ترتیب سے تختہ سیاہ پر لکھے جا چکے ہوں گے۔

☆ طلبہ کو سوال نمبر ۲ اور ۴ کرنے کی ہدایت کریں۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں دیے گئے گروپ ڈسکشن کے سوالات پر تبادلہ خیال کر کے نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔

☆ اس کام کے لیے سات سے دس منٹ کا وقت دیں۔

☆ وقت مکمل ہونے کے بعد تبادلہ خیال روک کر ہر گروپ سے دو دو نکات سن لیں۔

**تفویض کار:** س ۵

**مشقی کام:**

س:۱ (i) عام قانون فطرت سے ہٹ کر کسی چیز کا ہونا جس کو کرنے سے عام انسان عاجز اور بے کس ہو معجزہ کہلاتا ہے۔

(ii) قرآن پاک معجزہ ہے کیونکہ ایسی کتاب کوئی انسان نہیں بنا سکتا۔ اس کا ہر حرف محفوظ ہے۔ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔

آج تک اس کی کوئی بات غلط ثابت نہیں ہوئی۔ اس پر آج بھی اسی طرح عمل ہوسکتا ہے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ اسے ہر علاقے ہر زمانہ اور ذہنی سطح کا انسان ہدایت لے سکتا ہے۔ یہ اتنی آسان ہے کہ اس کی بات معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے اور اتنی ضخیم اور گہری بھی کہ کوئی بڑے سے بڑا آدمی یہ نہیں کہ سکتا کہ میں نے اس کو مکمل طور پر سمجھ لیا ہے۔ اس کو یاد کرنا بے حد آسان ہے۔ اس کو چھوٹے بچے بھی پوری طرح حفظ کر لیتے ہیں۔

(iii) ہجرت کی کئی وجوہات تھیں مثلاً

ا۔ مکہ میں کافی عرصہ سے اسلام کی مزید دعوت دی جا رہی تھی جس کے جواب میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور مخالفین نے اس کو روکنے کا ہر حربہ آزمایا

اب یہاں اسلام کی مزید دعوت دینا فائدہ مند نہیں تھا۔

۲۔ مکہ میں کافی عرصہ سے اسلام کے احکام نازل ہوئے تھے۔ ان احکام پر عمل کے لیے ایسی آزاد فضا کی ضرورت تھی جہاں کسی ظالم حکمران کی طاقت کا زور نہ چلے۔

۳۔ مکہ کے لوگوں کو بہت آزمایا گیا۔ ان کو بہت موقع دیا گیا، یہ اپنی حکمرانی کو چھوڑ کر اللہ کی حکمرانی کو ماننے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ تو انہیں دوسرے علاقے اور دوسرے لوگوں کی یہ ذمہ داری دی جانی چاہیے تھی۔

۵۔ اسلام کو تو پھیلنا تھا۔ مکہ کے سرداروں نے اسکو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی اور اس کو پھیلنے نہیں دیا تو اسلام کا مرکز بننے کے لیے دوسری جگہ کو منتخب کر لیا گیا اور ہجرت کا حکم دے دیا گیا۔

(iv) کافروں نے رسول ﷺ پر مل کر حملہ کرنے کا فیصلہ اس لیے کیا کہ عرب معاشرے میں قبائلی عصبیت بہت زیادہ تھی۔ اگر کوئی ایک قبیلہ رسول ﷺ پر حملہ کرتا تو قریش اس قبیلے سے ضرور بدلہ لیتا اور قریش ایک معزز، بڑا اور طاقت ور قبیلہ تھا۔ اس کا مقابلہ آسان نہ تھا لہذا انہوں نے ہر قبیلے کا یک فرد لے کر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ مجرم ہر قبیلہ کا ہو اور قریش تمام قبائل سے مقابلہ نہ کر سکیں اور بدلہ نہ لے سکیں۔

(v) رسول ﷺ نے سفرِ ہجرت میں کافروں سے بچنے کے لیے راستہ بدل دیا۔ مدینہ مکہ سے شمال کی سمت واقع ہے مگر آپ ﷺ نے شمال کے بجائے جنوب کی جانب رخ کیا اور اس سفر سے پہلے تین دن تک ایک غار میں رہے تا کہ کافر تلاش کر کے تھک جائیں۔

س۲:(i) حضرت اسماءؓ (ii) براق (iii) تین (iv) بلندی، سیڑھی (v) شمال

(vi) سدرۃ المنتہیٰ (vii) یثرب (viii) دارالندوۃ (ix) ابوجہل (x) تیرہ

س۳: اس آیت میں رسول ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غار ثور میں چھپے رہنے کا واقعہ ذکر ہے۔

مکہ کے جنوب میں تین میل دور ثور نامی پہاڑ ہے۔ دونوں ساتھی اس پہاڑ کے ایک غار مین چھپ گئے تھے۔ ادھر کافروں نے آپ ﷺ کے بستر پر حضرت علیؓ کو سوتے پایا تو حیران رہ گئے۔ وہ سمجھ گئے کہ رسول ﷺ ان کے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی تلاش کے لیے ہر طرف آدمی دوڑا دیے۔ کچھ آدمی غار ثور کے منہ پر بھی پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ ان کی آہٹ پا کر گھبرا گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کی قدرت کہ وہ کافر آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے اور واپس چلے گئے۔ آپ ﷺ تین دن اور تین رات غار ثور میں رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کیے ہوئے غلام عامرؓ بن فہیرہ ہر روز بکریاں چراتے چراتے وہاں آجاتے اور آپ ﷺ کو بکریوں کا دودھ دے جاتے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ ہر روز کھانا پہنچا دیتیں۔ تین دن کے بعد دونوں ساتھی غار سے نکلے، عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیا اور اونٹ پر جن کا انتظام حضرت ابوبکرؓ نے پہلے سے کر رکھا تھا سوار ہو کر یثرب روانہ ہو گئے۔

س۴: (i) درست ہے

(ii) رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ میں معلم اور مبلغ بنا کر بھیجا۔

(iii) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واقعہ معراج حالت بیداری میں پیش آیا

(iv) درست ہے

(v) رسول ﷺ کے چلے جانے کی خبر پر کافر گھبرا گئے اور دیوانہ وار آپ ﷺ کو تاش کرنے لگے

(vi) مدینہ کے لوگوں نے رسول ﷺ کو مدینہ آنے اور مستقل قیام کرنے کی دعوت دی۔

(vii) درست ہے

(viii) رسول ﷺ نے حضرت علی کو امانتیں لوٹانے کے لیے مکہ میں رکنے کی ہدایت کی

(ix) درست ہے۔

(x) معراج کی شب رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی مگر دیکھا نہیں

س۵: (i) آیت کا ترجمہ

کہو اے رب مجھ کو جہاں بھی لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے۔

(ii) رسول ﷺ نے یہ دعا مکہ سے مدینہ ہجرت فرمانے کے وقت مانگی۔

(iii) سچائی کے ساتھ نکالنے اور سچائی کے ساتھ داخل کرنے کا مطلب ہے کہ کسی عمل میں ناحق یا غلط مقاصد شامل نہ ہوں۔ کسی جگہ سے نکلیں تو سچائی کی خاطر اور کسی جگہ داخل ہوں تو صرف سچ کے لیے۔

گروہی تبادلۂ خیال: (i) سفرِ معراج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۱۔ انسان نیک لوگوں کی بات مانیں یا نہ مانیں۔ ان کی عزت کریں یا ان پر ظلم کریں اللہ اپنے نیک بندوں کی عزت افزائی اور قدر دانی کرتا ہے۔

۲۔ وقت اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اللہ چاہے تو وقت کو روک سکتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو وہ چیزیں بھی دکھا دیتے ہیں جو غیب میں ہیں اور کسی انسان نے نہیں دیکھیں۔

۴۔ رسول ﷺ تمام نبیوں سے افضل ہیں اور تمام نبی بھی آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی شریعت کو اس لیے مانتے ہیں کیونکہ سب نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی

۵۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور افضل ترین بندے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے سوا اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی انسان کو اس طرح اپنے پاس آسمانوں پر بلا کر بات نہیں کی

(ii) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی مدد اس طرح فرمائی۔

۱۔ گھر سے نکلتے ہوئے کافر آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔

۲۔ غارِ ثور کے دہانہ پر آنے کے باوجود کافر آپ ﷺ کو نہ پا سکے۔

۳۔ سراقہ بن مالک بن جعشم کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔

۴۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عامر بن فہیرہ کفار کی نظروں میں آئے بغیر غارِ ثور تک آتے رہے۔

۵۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو حکمت سکھائی کہ تین دن غارِ ثور میں رہیں اور پھر مخالف راستہ اختیار کریں۔

(ii)۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ

1۔ اللہ چاہتا تو فرشتے بھیج کر اپنے نبی ﷺ کو مدینہ پہنچا دیتا مگر اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تمام انسانوں کو فیصلے کا اختیار اور عمل کی آزادی دیتا ہے تاکہ نیک اور بد دونوں کو پورا پورا آزمایا جا سکے۔

۲۔ اللہ اطاعت کرنے والوں اور توکل کرنے والوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا بلکہ ان کی ضرور مدد کرتا ہے۔

۳۔ اللہ کی مدد کبھی تدابیر سمجھانے کی شکل میں، کبھی دشمنوں کے دل میں رعب ڈال کر، کبھی آنکھوں سے اوجھل کر کے اور کبھی کسی اور طریقہ سے ہوتی ہے۔

۴۔ سخت حالات میں بھی اپنے فرائض کا خیال رکھنا اور امانت داری کرنا چاہیے۔